دیدارِ مصطفوی اور زیارتِ نبوی ﷺ سے شرف یاب کرانے والی ایک منفرد کتاب

# آئیں دیدارِ مصطفیٰ ﷺ کر لیں

تصنیفِ لطیف

شیخ حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر حضرمی

ترجمہ و تحقیق

مولانا محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ


نعمانی بک ڈپو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خواب و بیداری میں دیدارِ مصطفوی ﷺ کے فیوض و برکات
کے نسخہ ہائے کیمیا بانٹنے والی اپنی نوعیت کی منفرد کتاب

وہ جنھیں دیکھ کے مہتاب بھی شرما جائے!
کاش! خوابوں میں کبھی جلوہ گری فرماتے

# آئیں دیدارِ مصطفیٰ کرلیں

-: تصنیف لطیف :-

شیخ حسن محمد عبد اللہ شداد بن عمر باعمر حضرمی رحمہ اللہ ورضی عنہ

-: ترجمہ وتحقیق :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

بِأبِي أنتَ و أمِّي صَلَّى اللّٰهُ عَلَيکَ أيُّهَا النَّبِيُّ الأمِّيُّ

# تفصیلات


کتاب : كيفية الوصول لزيارة سيدنا الرسول ﷺ

ترجمہ : آئیں دیدارِ مصطفیٰ کرلیں

مولف : شیخ حسن محمد شداد بن عمر باعمر حضرمی

مترجم : ابو رِفقہ محمد افروز قادری چریاکوٹی..........

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، ساؤتھ افریقہ

afrozqadri@gmail.com

نظر ثانی : علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری-مدظلہ النورانی-

تحریک : فضیلت مآب محمد ثاقب رضا قادری عطاری ضیائی

صفحات : ایک سو اَسّی (۱۸۰)

اشاعت : ۲۰۱۲ء - ۱۴۳۳ھ

قیمت : /روپے

طباعت :


o رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إنَّکَ أنْتَ السَّمِيْعُ العَلِيْمُ o

# شرفِ انتساب

## اُس چہرۂ والضحیٰ کے نام

## جوایک ایسی تابندہ حقیقت ہے

## کہ خواب میں بھی نظر آجائے

## تو عین حقیقت ہے۔

تو ئی تسکینِ دل، آرامِ جاں، صبر و قرارِ من
رُخِ پرنور بنُما بے قرارم یارسول اللہ

-: مشتاقِ جمالِ نبوی :-

محمد افروز قادری چریاکوٹی

# فہرست مضامین

# روے سخن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَصَلِّ اللّٰهُمَّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

خواب میں وہ جو نظر آئیں تو آنکھیں نہ کھلیں
ایک مدت سے یہ منصوبہ بنا رکھا ہے

یہ ایک تاریخی سچائی ہے کہ کل کائنات کی بادشاہت' دولتِ دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتی۔ جن اِقبال مندوں کو مکین گنبدِ خضرا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شرفِ غلامی نصیب ہوگیا، وہ نہ شاہانِ زمانہ کے سامنے جھکے، نہ سرمایہ دارانہ نظام کے ہاتھوں بکے؛ بلکہ آفتابِ رسالت کی کرنوں کی خیرات لے کر پھلتے پھولتے چلے گئے، اور کرۂ گیتی پر ہر سمت چھاگئے۔

جن بخت آور آنکھوں کو اُس چہرۂ والضحیٰ کی ایک جھلک نصیب ہوگئی، حسن کائنات کی ساری دلربائیاں اُن کے روبرو ہیچ پڑ گئیں۔ کروڑوں سلام ہو ایسے مبارک چہرے والے مصطفےٰ جانِ رحمت ﷺ پر۔ تاجدارِ کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخِ روشن کی بات کرتے ہوئے اِک قلندر کی گوہر پاشیاں پڑھیے اور وجد میں سر دھنیے :

'چہروں کی کائنات میں ہر چہرہ ایک الگ کائنات ہے۔ ہر چہرہ الگ مضمون ہے الگ صفت ہے۔ چہرہ مظہرِ اَنوار بھی ہے، حدتِ نار بھی...... چہرہ فرشتہ صفت بھی ہے، شیطان صورت بھی...... چہرہ رحمانی بھی، حیوانی بھی......شیر کی طرح دلیر چہرہ، سہما ہوا بزدل چہرہ...... آئینہ رو چہرہ، بے کیف پتھر چہرہ......خوش خبر چہرہ، بدشگون چہرہ......محتاج چہرہ، غنی چہرہ......

خوش حال چہرہ، پائمال چہرہ...... آسودہ چہرہ، آزردہ چہرہ...... دل میں بسنے والا گلاب چہرہ، آنکھوں میں کھٹکنے والا خار چہرہ...... مشتاق چہرہ، بے زار چہرہ...... اپنا چہرہ، بیگانہ چہرہ......کافر چہرہ، مومن چہرہ......کرگس چہرہ، شہباز چہرہ......گلنار چہرہ، بیمار چہرہ......خوابیدہ چہرہ، شب بیدار چہرہ......غرضیکہ ہر چہرے کی ایک صفت ہے اور ہر صفت کا ایک چہرہ؛ لیکن خوش شکل چہرہ قدرت کی طرف سے عطا ہونے والا ایک پاکیزہ رِزق ہے۔

چہروں کی کائنات میں سب سے زیادہ حسین چہرہ اُس مقدس ہستی کا ہے جس پر اللہ اوراس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک صورتِ حق کا آئینہ ہے۔ آپ ﷺ کا روئے اَنور اتنی حقیقت ہے کہ خواب میں بھی نظر آئے تو عین حقیقت ہے۔ جس نے آپ ﷺ کے چہرے کو دیکھا اُس نے چہرۂ حق دیکھا۔

آپ ﷺ کا چہرۂ مبارک دیکھنے کے لیے اگر اللہ آنکھ عطا فرمائے تو بات ہے؛ ورنہ ہر آنکھ کی رسائی اُس چہرے کی رعنائی تک کہاں؟۔ ہر مسلمان کی مرتے وقت آخری خواہش یہی ہوتی ہے کہ میرے مولا! مجھے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ دکھا، رحمت وشفقت، اور اَنوار و برکات سے بھرپور چہرہ، جو موت کی دہشت و کرب ناکیوں سے ہمیں محفوظ کر جائے۔

نہ اُس چہرے سے بہتر کوئی چہرہ ہے، نہ اُس چشم حق بیں سے بہتر کوئی آنکھ۔ آپ ﷺ نے چہرۂ حق دیکھا اور چشمِ حق میں بس آپ ﷺ ہی محبوب ہیں۔ پس سلام و درود ہو والضحیٰ والے چہرے کے لیے، اور تعظیم وسجدہ آپ ﷺ کے بنانے اور چاہنے والے احسن الخالقین کے لیے۔(۱)

وصف رخِ اَنور اور توصیفِ حسن پیغمبر کے حوالے سے سب سے اچھی اور فیصلہ کن بات حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے کی ہے؛ مگر پھر بھی 'حق تو یہ ہے کہ حق اَدا نہ ہوا'۔

(۱) دل دریا سمندر، واصف علی واصف: ۹۱، ۹۲۔

وَ أحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِیْ ☆ وَ أجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقْتَ مُبَرَّأً مِّنْ کُلِّ عَیْبٍ ☆ کَأنَّکَ قَدْ خُلِقْتَ کَمَا تَشَاءُ

یعنی آپ سے زیادہ حسن وکشش رکھنے والا پیکر کبھی میری آنکھوں نے دیکھا ہی نہیں۔آپ سے بڑھ کرحسین وجمیل مولود کبھی کسی ماں نے جنا ہی نہیں۔آپ ہر عیب ونقص سے پاک ہیں، گویا آپ اپنی من چاہی صورت میں پیدا کیے گئے۔

اِس مفہوم کوحسان الہند محدثِ بریلوی نے کیا خوب نبا ہا ہے ۔

وہ کمالِ حسن حضور ہے کہ گمانِ نقص ' جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اور مردِ سیالکوٹ اپنے عارفانہ رنگ میں یوں گہر باری کرتا ہے ۔

'رخِ مصطفیٰ' ہے وہ آئینہ کہ اَب ایسا دوسرا آئینہ
نہ کسی کے چشم وخیال میں نہ دکانِ آئینہ ساز میں

ایک عربی شاعر نے بھی مدحت رخِ مصطفیٰ کا عجیب مضمون باندھا ہے ۔

**وجهک المحمود حجتنا ☆ یوم یأتي الناس بالحجج**

یعنی چہرۂ ساقی کوثر' بروزِ محشر ہمارے لیے بہت بڑی دلیل کا کام دے گا؛ جس دن لوگ اپنی اپنی دلیلیں لے کر حاضر ہوں گے۔

یہ خوبصورت اِقتباسات یہاں اس لیے نقل کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی کہ یہ کتاب دراصل اُسی چہرۂ والضحیٰ کو دیکھنے کے فوائدووظائف پر مشتمل ہے۔ وہ چہرہ آج بھی والضحیٰ کی تابانیاں لیے ہوئے ہے، اوروہ سرگیں آنکھیں آج بھی 'مازاغ' کی اَمین ہیں۔ دیکھنے والی آنکھوں کے سامنے کوئی پردہ نہیں ہوتا، وہ ہر رنگ میں محبوب کو پہچان لیتی ہیں۔ اور چشمِ گستاخ کے لیے پردہ ہی پردہ ہے، اور حجاب ہی حجاب !۔

ع : کافر کی نظر اور ہے مومن کی نظر اور

ایک دیکھنے والی آنکھ وہ بھی تھی جو حجابِ موت کے پَرے سے بھی آفتابِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیابار کرنوں کو ہر شب دیکھتی رہی۔(۱) اور بے نور آنکھیں تو اُس وقت بھی چہرۂ حق نما دیکھنے سے محروم رہیں جب وہ مہرِ نبوت ٹھیک خطِ نصف النہار پر تھا۔

دلِ بینا رکھنے والوں کا عالم تو یہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی لذتِ دید سے اُن کی آنکھیں سرشار ہیں، اور ایک لمحے کے لیے بھی اُس چہرۂ دل رُبا سے دوری کا عذاب برداشت نہیں کرسکتیں، اور بے تابانہ کہہ اُٹھتی ہیں کہ 'اگر وہ رخِ روشن ایک لمحے کے لیے بھی ہماری نگاہوں سے اُوجھل ہو جائے تو ہم اُس لمحہ خود کو مؤمن تصور نہ کریں'۔(۲)

دِل کے آئینے میں ہے تصویرِ یار ☆ جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بلکہ اہلِ نظر اور دیدہ ور کے نزدیک تو معاملہ اِس سے بھی آگے کا ہے، وہ تو حالتِ بیداری ہی میں اُس مکین گنبدِ خضرا کی زیارت سے شرف یاب ہوتے رہتے ہیں؛ مگر کور چشموں اور ظاہر بینوں کو کوئی کیسے سمجھائے اور سمجھائے۔ شاعرِ مشرق عاشقِ صادق علامہ اِقبال نے اپنے ایک خط میں اِس راز سے پردہ اُٹھایا ہے، وہ رقم طراز ہیں:

> حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک ہو، اس زمانہ میں یہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ میرا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زندہ ہیں، اور اِس زمانے کے لوگ بھی آپ کی صحبت سے اسی طرح مستفیض ہو سکتے ہیں جس طرح صحابۂ کرام ہوا کرتے تھے؛ لیکن اِس زمانہ میں اِس قسم کے اِعتقاد کا اِظہار بھی اکثر دماغوں کو ناگوار ہوگا؛ اس لیے خاموش رہتا ہوں۔(۳)

---

(۱) الذخائر المحمدیہ، سید علوی مالکی: ۲۔

(۲) لواقح الانوار فی طبقات الاخیار، معروف بہ طبقات کبریٰ، امام شعرانی: ۱۳/۲۔ صاحب واقعہ شیخ احمد ابوالعباس المرسی علیہ الرحمہ ہیں۔

(۳) مکاتیب اقبال بنام نیاز الدین خان، خط نمبر: ۱۲ صفحہ: ۴۰ بحوالہ بیداری میں زیارتِ مصطفیٰ: ۱۹۔

اس عقدے کی تشفی بخش تحلیل شیخ الاسلام والمسلمین اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت امام احمد رضا محدث بریلوی کے ملفوظات میں یوں ملتی ہے، وہ فرماتے ہیں :

> انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی حیات حقیقی، حسی اور دنیاوی ہے۔ وعدۂ الٰہی کے مطابق اُن پر محض ایک آن کے لیے موت طاری ہوتی ہے، اور فوراً بعد ان کو حیات عطا فرمادی جاتی ہے۔ اس حیات پر وہی اَحکاماتِ دنیاوی ہیں: ان کا ترکہ نہ بانٹا جائے گا، ان کی اَزواج کو نکاح حرام، نیز اَزواجِ مطہرات پر عدت نہیں، وہ اپنی قبور میں کھاتے پیتے ہیں، نمازیں پڑھتے اور حج کرتے ہیں، مٹی اُن کو نہیں کھاسکتی، اللہ تعالیٰ ان کو حیاتِ ابدی کے ساتھ زندگی بخش دیتا ہے یعنی ان کی یہ حیات دنیا کی سی ہے۔(۱)

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
مرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں بھی وہ پاکیزہ اور تاب دار آنکھیں عطا کرے جو خواب کے کینوس پر دیدارِ نبوی کی سعادت بخشنے کے ساتھ ساتھ جیتے جی بھی جمالِ یار کے دیدار سے بہرہ ور کرسکیں۔ آمین یارب العالمین۔

**صاحب کتاب** : سرزمین یمن اپنی گوناگوں خصوصیات واِمتیازات کے باعث صدیوں سے اہل محبت کے دلوں کی دھڑکن بنی ہوئی ہے۔ اور اہل یمن سے محبت وشیفتگی اہل ایمان کے جذبۂ دروں کا اَٹوٹ حصہ ہے۔ پیارے آقا رحمت سراپا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ '(اے باشندگانِ یمن!) میں تم میں سے ہوں'۔(۲)

---

(۱) ملفوظات شریف:۳۲/۳۔

(۲) سنن ترمذی:۱۲۲/۱۴حدیث:۴۳۲۸......جامع الاحادیث سیوطی:۴۳۹/۱۰ حدیث:۹۹۹۲......مسند احمد بن حنبل:۱۲۹/۴حدیث:۱۷۲۰۶......مسند ابویعلی موصلی:۱۹۳/۱۵حدیث:۷۲۲۲۔

اور بسا اُوقات مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یمن کی جانب روے مبارک کر کے فرمایا کرتے تھے کہ ''میں یمن کی طرف سے رحمت کی ہوا آتی ہوئی محسوس کرتا ہوں''۔

کچھ شخصیات' جگہوں سے پہچانی جاتی ہیں جب کہ کچھ جگہیں ایسی بھی ہیں جن کی شناخت شخصیتوں سے کی جاتی ہیں۔یمن یقیناً ایسی ہی جگہوں میں شامل ہے جسے عاشق صادق، محبِّ رسول حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے قدموں کے لمس نے جگ جگ روشن ومشہور کردیا ہے۔'حضرموت' اُسی یمن کا ایک عظیم شہر ہے جہاں سے علم وفن اور فضل وکمال کے بہت سے آفتاب و ماہتاب طلوع ہوکر ایک دنیا کونورو سرور کی خیرات بانٹ گئے ہیں۔مصنف کتاب علامہ شیخ فقیہ حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر علیہ الرحمہ کا تعلق خیر سے اسی مردم خیز اور علم نواز خطے سے ہے۔وہ شافعی المذہب، اور سلسلہ رفاعیہ کے عظیم شیخ طریقت ہیں،شہرمحبت مدینۃ الرسول میں مدتوں انھیں شرفِ قیام حاصل رہا ہے۔

سالِ گزشتہ علامہ شیخ حبیب عمر بن سالم الحفیظ -مدظلہ العالی- کیپ ٹاؤن تشریف لائے تو ان کے ساتھ کئی ملاقاتیں رہیں، بلکہ ایک محفل میں ان کے خطاب کی انگریزی زبان میں ترجمانی کرنے کا شرف بھی ملا۔پھر عشائیے میں تادیر مختلف موضوعات زیرِ بحث رہے۔شیخ حبیب عمر' شریعت وطریقت میں حضرموت' تریم کی سربرآوردہ شخصیات میں شمار ہوتے ہیں۔عجب اِتفاق کہ موصوف محمود کے توسط سے کچھ فوائد ووظائف بھی اس کتاب کی زینت ہیں،تو دورانِ ترجمہ اُن کی یہ باتیں وہ یادِ ماضی تازہ کرگئیں۔حضرموت، تریم کے اندر موصوف کا مشہور ومعروف اِدارہ 'دار المصطفیٰ' علم ظاہر وفقہ باطن کے فروغ میں ناقابل فراموش خدمات انجام دے رہا ہے۔

شیخ حسن محمد عبداللہ شداد کی کچھ کتابوں کے اَسماے گرامی حسب ذیل ہیں، اِن کتابوں کا آپ صرف نام پڑھیں،تو آپ کو اندازہ ہوچلے گا کہ مصنف محمود کو عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کیسی فنائیت نصیب ہے،اور ایسا لگتا ہے جیسے اُن کا قلم

سیرتِ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہٹ کر چلنا ہی نہیں چاہتا، اور توصیف پیغمبر علیہ السلام کے سوا کچھ رقم ہی نہیں کرنا چاہتا؛ گویا 'جملہ حقوق برائے عشق رسول محفوظ' :

☆ فيض الأنوار في سيرة النبي المختار ﷺ.
☆ خصائص الأسرار في نظم الاستغفار وصلوات على النبي المختار ﷺ
☆ نفحات الفوز والقبول في الصلوٰة على الرسول ﷺ.
☆ الفتح التام للخاص والعام في الصلوٰة والسلام على سيدنا محمد خير الأنام
☆ الرحمة الشاملة في الأربعين الفوائد الحاصلة لمن صلىٰ وسلم عليه
☆ البشر والابتهاج في قصة الإسراء والمعراج
☆ الكنوز المخفية في مدح خير البرية على نمط الهمزية
☆ الصلوٰة مفتاح الجنة فيما جاء في الكتاب والسنة
☆ سر الوصول في الصلوٰة والسلام على الرسول على الحروف المهملة
☆ نيل الشفاء في سيرة المصطفىٰ ﷺ
☆ الغنيمة في المبشرات العظيمة
☆ المسک والطيب في مدائح الحبيب ﷺ
☆ الحبل المتين في المواطن الأربعين في الصلوٰة على النبي الأمين (نظما)
☆ المورد الأهنىٰ في نظم أسماء الحسنىٰ
☆ اللؤلؤ والمرجان في نظم أسماء حبيب الرحمٰن ﷺ
☆ حلية الدنيا والدين في مدح الأولياء والصالحين
☆ النور الراسخ في إسناد الوالد من السادات والمشائخ
☆ الكوكب الساعي في ترجمة وسيرة سيدي أحمد الرفاعي
☆ فوز الدارين في مناقب أبي العلمين
☆ الفضل والإمداد في ترجمة الوالد الشيخ محمد عبد الله شداد .

یہ جملہ گراں مایہ کتابیں اس لائق ہیں کہ انھیں اُردو میں منتقل کیا جائے، اور اُن سے اِستفادے کا دائرہ وسیع کیا جائے۔ ع: مردے از غیب بروں آید و کارے بہ کند.

اِن میں سے بیشتر کتابیں دنیاے نشر و اِشاعت کے معروف مکتبہ 'دار الکتب العلمیۃ' بیروت، لبنان، نیز دیگر مشہور و ممتاز اِداروں سے شائع ہوچکی ہیں۔

اِس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اُن معرکۃ الآرا تقاریظ سے ہوتا ہے جو مقتدر اکابر و اَساطین اُمت نے نثر و نظم میں اِس کتاب کے حوالے سے تحریر فرمائی ہیں: مثلاً شیخ محمد بن علوی المالکی الحسنی ......شیخ عبد القادر بن احمد السقاف......شیخ حبیب احمد مشہور الحداد......شیخ محمد بن احمد بن عمر شاطری، جدہ...... شیخ عبد الرحمٰن بن سالم البیض، جدہ...... شیخ کمال عمر اَمین، مدینہ منورہ...... شیخ عبد القادر جیلانی سالم خرد...... شیخ صالح الشیخ العباسی، شام ......شیخ احمد البدوی شیخ بن شیخ عثمان البراوی، براوہ......شیخ عبد الرحمٰن بن احمد بن عبد اللہ بن علی الکاف الجر انی......شیخ محمد بن سعید بن عبد اللہ بن سالم باعلوی وغیرہ۔ یہ شخصیتیں اپنی ذات میں ایک اِدارے کی حیثیت رکھتی ہیں اور عالم عرب میں اتھارٹی سمجھی جاتی ہیں۔

یہ معرکۃ الآرا کتاب ہمیں برادرِ دینی ویقینی فضیلت مآب محمد ثاقب رضا قادری کی عنایت سے موصول ہوئی۔ پہلی فرصت میں اس کا مطالعہ کیا، اور پھر اس کی اہمیت و وقعت کو دیکھتے ہوئے اسے جامہ اُردو پہنانے کا فیصلہ کرلیا؛ کیوں کہ ایسے موضوعات پر خامہ فرسائی میری ترجیحات میں سے ہے جن سے ذخیرۂ اُردو ابھی تک مالا مال نہیں ہوا۔

قبل اَزیں 'وقت ہزار نعمت' ۔'مرنے کے بعد کیا بیتی ؟' ۔'بچوں کی اَخلاقی تربیت کے لیے کہانیوں کے ساتھ چالیس حدیثیں' وغیرہ کی شکل میں ہم اپنے اس دعوے پر روشن ثبوت فراہم کرچکے ہیں۔ چند ماہ کے اندر ان کتابوں کا پہلا ایڈیشن ختم ہوجانا اور معاً پاکستان میں اُن کتابوں کا اِشاعت پذیر ہوکر تمغۂ قبولیت پالینا یقیناً کرشمہ فضل الٰہی اور عنایت رسالت پناہی ہی ہے۔ فلہ الحمد والمنۃ۔

میری اپنی ناقص معلومات کے تئیں دیدار مصطفیٰ اور زیارتِ نبوی کے وظائف وفوائد کے تعلق سے اُردو میں شاید کوئی مستقل کتاب نہیں۔ بس اِسی اِحساس کو مدنظر رکھ کر کوئی ٹال مٹول کیے بغیر ۱۸ رشوال کو میں نے ترجمے کا آغاز کردیا۔ اس بیچ دیگر مصروفیات بھی رہیں؛

مگر بفضلہٖ تعالیٰ ہفتہ دس دن کے اندر ہی یہ کام مکمل ہوگیا۔

حلقۂ اُردو داں اور بزمِ یارانِ نکتہ داں ہر دو طبقہ کی خدمت میں یہ عاجزانہ کوشش پیش کی جارہی ہے۔ کتاب کے فوائد کو پڑھ کر اگر کوئی مقصود آشنا ہوگیا، اور اسے چہرۂ والضحیٰ کی زیارت وسعادت نصیب ہوگئی تو ہم سمجھیں گے کہ ہماری کوشش ٹھکانے لگ گئی ہے۔

مشکور ہوں اُن شخصیات کا جنھوں نے اس کوشش کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں کسی طرح کا بھی علمی وفکری تعاون پیش کیا، اور میرے ہر قلمی سفر کے دوران حضور نعمانی صاحب قبلہ کی جو شفقتیں اور عنایتیں توشہ وزادِ راہ کا کام کرتی رہتی ہیں اُن کے لیے شکر و سپاس کے جو جذبات درونِ دل پنہاں ہیں حرف وصوت سے اُن کی تعبیر ممکن نہیں، بس اللہ ہی اُن کی بے لوث خدمات کا انھیں بے اِنتہا اَجر عطا فرمائے، اور ان کی سرپرستی کا سحابِ کرم تادیر ہم پر چھائے رکھے۔

اے ربِ مصطفیٰ اور خدائے محمد! ہمیں بھی زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفوی کی دولت بے دار سے ہمکنار فرما، اور بار بار فرما۔ کریم آقا! بہت جی چاہتا ہے کہ کبھی اُس چہرے کو دیکھیں جسے تو نے والضحیٰ کہا، اور اُن زلفوں کی زیارت کریں جنھیں تو نے واللیل کہہ کے یاد فرمایا۔ مولا! وہ چہرہ کتنا عظیم چہرہ ہے کہ جب آسمان کی طرف اُٹھتا ہے تو وحی الٰہی اس کی ناز برداری کے لیے اُتر آتی ہے: قَدْ نَریٰ تَقَلُّبَ وَجْھِکَ فِی السَّمَاءِ۔ پروردگار! اس چہرے کو دکھا کر ہمارے تاریک تن من کو درخشاں اور نور بداماں فرمادے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّي آمَنْتُ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَلَمْ أَرَہُ فَلاَ تَحْرِمْنِي فِي الْجِنَانِ رُؤْیَتَہُ، وَارْزُقْنِي صُحْبَتَہُ وَتَوَفَّنِي عَلیٰ مِلَّتِہٖ وَاسْقِنِي مِنْ حَوْضِہٖ مَشْرَبًا رَوِیًّا سَائِغًا ھَنِیْئًا لاَّ نَظْمَأُ أَبَدًا اِنَّکَ عَلیٰ کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ.

محمد افروز قادری چریاکوٹی

دلاص یونیورسٹی، کیپ ٹاؤن، افریقہ

-یکم ذی قعدہ: ۱۴۳۳ھ۔ مطابق ۳۰؍اکتوبر ۲۰۱۱ء-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلوٰة والسلام علیٰ سید المرسلین سیدنا محمد وعلیٰ آله وصحبهٖ أجمعین، أما بعد!

فإن فضیلة الشیخ حسن محمد شداد من الرجال المخلصین في الدعوة إلی اللّٰہ وجمع القلوب علی الحبیب المحبوب بکتبه وقصائده ومذاکرته .

وقد کان والده رحمه اللّٰہ إماما من الأئمة، وعلما من أعلام السنة، عاش کل عمره داعیاً ومعلما ومرشداً وواعظاً وسائحا في سبیل اللّٰہ .

ولاشک أن ولده حسن ھٰذا من برکة عمله الصالح نسأل اللّٰہ أن یوفقه ویسدد خطاه و أن یوفقه لما فیه رضاه .

وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آله وسلم .

کتبه:

محمد بن علوي المالکي الحسني

مکة المکرمة

# تقریظ جلیل

## محدثُ الحرمین الشریفین حضرت علامہ سید محمد بن علوی مالکی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع

خطبہ مسنونہ کے بعد!

فضیلۃ الشیخ حسن محمد شداد اُن سعادت نصیبوں میں سے ہیں جو خالصۃً لوجہ اللہ الکریم دعوتِ دین کے عمل سے وابستہ ہیں۔ اور اپنی کتب وقصائد اور مجالس ذکر وفکر سے ہر ممکن کوشش کرکے لوگوں کے دلوں کو نقطہ محبت رسول پر جمع فرما رہے ہیں۔

آپ کے والد گرامی رحمہ اللہ کا شماراً کابر ائمہ میں ہوتا تھا۔ اہل سنت کے وہ ایک عظیم ستون تھے۔ ساری عمر داعیانہ گذاری، لوگوں کو زیورِ علم سے آراستہ کیا، راہِ ہدایت سجھائی، پند ونصیحت کی بساط بچھائی، اور فی سبیل اللہ دورے کرتے رہے۔

اُن کا یہ بیٹا حسن محمد شداد بے شک اُن کے عمل صالح کی برکت کا عطیہ ہے۔ خدا کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اِنھیں توفیق خیر سے نوازے، اِنھیں ثبات قدمی نصیب فرمائے، اور اپنی رضا کے کام کرنے کی توفیق اُن کے رفیق حال کردے۔

کتبہ

سید محمد بن علوی مالکی حسنی

مکہ معظّمہ

نوٹ: اِس طرح اجلہ علما ومشائخ کی بیسیوں تقاریظ اس کتاب کی زینت ہیں؛ مگر ہم نے بطورِ برکت صرف ایک کے ذکر پر اکتفا کرتے ہوئے نیز طوالت سے بچتے ہوئے بقیہ کو قصداً حذف کردیا ہے۔ ہاں! ان مقرظین کے اسمائے گرامی لکھ دیے ہیں۔ شائقین حضرات اصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں۔ -چریاکوٹی-

## مقدمہ کتاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمد للّٰه الذي غمر العباد باللطائف والإنعام وعمر القلوب بالتعلق لحضرة صاحب المقام، وغذى الأرواح بذكره المنيف في طول الدوام، حتىٰ انسجمت الأرواح خير الانسجام، وأضاء لها النور التام، وأفضل الصلوٰة وأزكى السلام علىٰ سيدنا محمد خير الأنام، القائل: من رآني في المنام فقد رآني حقا؛ فإن الشيطان لا يتمثل بي .**

**اللّٰهم صل وسلم علىٰ هٰذا النبي العربي الهاشمي اليثربي وعلىٰ آله وأصحابه وأنصاره وأحبابه وأتباعه وأحزابه، الذين تعلقوا به صدقا حتىٰ تلذذوا بلذيذ خطابه، وسقاهم من شرابه، وارتووا من ميزابه، وتخلقوا بأخلاقه، وتأدبوا بآدابه، واعتكفوا حول أعتابه، ووقفوا علىٰ فناء بابه، وتفيئوا تحت ظل رحابه، والتابعين لهم بإحسان إلى يوم الدين، والحمد للّٰه رب العٰلمين .**

تحفہ حمد ونعت پیش کرنے کے بعد عرض ہے کہ کتنے ہی خوش بخت ایسے ہیں جو ہمہ وقت مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت وتعلق کا دم بھرتے، اور دیوانہ وار بابِ نبوت کے پھیرے لگاتے رہتے ہیں۔ رحمت الٰہی ایسے لوگوں کا نہ صرف اِستقبال کرتی ہے بلکہ اُن اِقبال مندوں کے لیے پردے بھی اُٹھا دیے جاتے ہیں (اور پھر وہ کھلی آنکھوں دیدارِ یار سے ہمکنار ہوتے ہیں)۔

کچھ عقیدت مندوں نے مجھ سے دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کی سعادت پانے کے تعلق

سے ایک عمدہ کتاب لکھنے کا مطالبہ کیا، تاکہ اُس کی روشنی میں وہ اپنا گوہرمراد حاصل کرلیں۔ دراصل اُن کا گمان ہے کہ میں علم کا بڑا دھنی شخص ہوں، بلکہ کچھ تو یہاں تک سمجھ بیٹھے ہیں کہ میں علم کا سمندر ہوں؛ حالانکہ میری حقیقت پانی کے بلبلے سے زیادہ نہیں؛ تاہم کسی کے بارے میں حسن ظن رکھنا اچھی خو ہے، خواہ وہ میری ہی بابت کیوں نہ ہو!۔

(پھر کیا تھا!) میں نے اِس تعلق سے جب اِستخارہ کیا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس کارِ خیر کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میرے دل میں فرحت کی ایک لہر سی دوڑ گئی۔ چنانچہ ذاتِ خداوندی پر بھروسہ کر کے اِس کام کو کرگزرنے کا میں نے عزم کرلیا، اِس اُمید پر کہ شاید لوگوں کی نیک دعائیں میری دنیا وآخرت کے کام بنا جائیں۔ اور اَجر وثواب کی توقع محض اللہ جل مجدہ ہی سے رکھی جاسکتی ہے، بے شک وہی بے اِنتہا کرم وعطا کرنے والا ہے۔

تکمیل کتاب اور اپنے مقصد ومراد میں کامیابی عطا ہونے کے بعد میں نے اس کا یہ نام تجویز کیا: 'مغناطيس القبول في الوُصول إلى رؤية سيدنا الرسُول صلى الله عليه وسلم وعلىٰ آلهٖ وصحبه الفحول'. بس دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ میری اِس عاجزانہ کاوِش کو اپنے کریمانہ قبول سے سرفراز فرمائے۔ آمین۔

وصلى الله على سيدنا محمد وعلىٰ اٰلهٖ وصحبهٖ وسلم
والحمد لله رب العالمين .

۱۲ر ربیع الانور ۱۴۰۸ھ

**مصنف**: حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر

**مترجم**: محمد اَفروز قادری چریاکوٹی

(آغازِ ترجمہ: بروزِ جمعہ، ۱۷ر شوال المکرّم ۱۴۳۳ھ۔ مطابق ۱۶ر ستمبر ۲۰۱۱ء)

(اِختتامِ ترجمہ: بروزِ چہارشنبہ، ۲۸ر شوال المکرّم ۱۴۳۳ھ۔ مطابق ۲۷ر ستمبر ۲۰۱۱ء)

## مقدمہ طبع دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**اَلْـحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَانَا لِهٰذَا وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْ لاَ أنْ هَدَانَا اللّٰهُ**
**والصلوٰة والسلام علىٰ برج الكمال في سمآء اللّٰه سيدنا محمَّد**
**بن عبد اللّٰه وعلىٰ آلهٖ وأصحابهٖ ومن والاه...وبعد !...**

جس خوش بخت کو خیر سے کوئی شیریں پنگھٹ نصیب ہوجائے، وہ وہاں سے سیراب ہوکر کیوں نہ اُٹھے!۔ رسولِ گرامی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا خوب فرمایا ہے :

**إنَّمَا الأعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإنَّمَا لِكُلِّ امْرِىءٍ مَّا نَوَى .** (۱)

یعنی اَعمال کا مدار نیتوں پر ہوتا ہے،اور ہر کوئی اپنی نیت کے مطابق پاتا ہے۔

(اس وقت آپ کے ہاتھوں میں ) یہ اِس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے۔اس کتاب کی پذیرائی اور لوگوں میں مقبولیت کا راز اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے اپنے کریمانہ قبول سے بہرہ ور کردیا ہے۔اور وہ مالک ومولا جس پر جتنا چاہے فضل فرما دے،اس کے فضل کی نہ کوئی حد ہے، نہ ٹھکانہ۔

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت وعقیدت کا چراغ لوگوں کے دلوں میں فروزاں کرنے کی غرض سے یہ ایک ادنیٰ سی کاوش تھی؛ (اس کی ضرورت کچھ اس لیے بھی محسوس کی گئی کہ ) عظمتِ نبوت کے گن گائے ،اور محبتِ رسول کے شہد چکھے بغیر نہ کسی

(۱) صحیح بخاری:۱/۳ حدیث:۱......سنن ابوداوٗد:۶/۱۱۸ حدیث:۱۸۸۲......سنن ابن ماجہ:۱۲/۲۷۴ حدیث: ۴۲۱۷......معجم اوسط طبرانی:۱/۴۳ حدیث:۴۰......مسند حمیدی:۱/۲۷ حدیث:۳۱......مسند شہاب قضاعی: ۴/۲۸۰ حدیث:۱۰۸۵......معرفۃ السنن والآثار بیہقی:۶/۴۲۹۔

کا اِیمان کامل ہوسکتا ہے، اور نہ ہی ثمر آور؛ بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ وہ بھی کیا اِیمان ہوا جومحبت وعشق رسول سے خالی ہو!۔

سید محمد سعید بیض نے اس کتاب کی تقریظ میں مندرجہ ذیل مصرعے کے ذریعہ مجھے اس کی بشارتِ قبولیت پیش کی ہے ۔

**'لمغناطیس باعمر القبول'**

یعنی شیخ (حسن محمد شداد) باعمر کی کتاب یقیناً تمغہ قبولیت سے سرفراز ہوگی۔

اِس کتاب کے اندر زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے کیا کچھ جواہر پارے پوشیدہ ہیں وہ قارئین باتمکین پر مخفی نہ ہوگا۔ اور پھر یہ شرف بھی کیسا عظیم شرف ہے!، نہ اِس سے بڑھ کر کسی سعادت کا تصور ہوسکتا ہے!!، اور نہ ہی اِس سے سر بلند کوئی رتبہ!!!۔

اَمر واقعہ یہ ہے کہ اِس کتاب کی برکت سے اہل صدق وصفا کی مراد برآئی۔ اَربابِ عشق ومحبت فلاح یاب ہوئے، اور اِس کے ذریعہ انھیں 'یوسفِ گم شدہ' کا پتا چل گیا۔ پھر کیا ہوا! اُن کے حال اَحوال بدلنا شروع ہوگئے، ظاہر وباطن سنور نکھر گئے، اور اُمیدوں کے دیے جل اُٹھے، جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے محض اپنے فضل سے پردۂ خواب پر دیدارِ محبوبِ کردگار سے اُن کی آنکھیں ٹھنڈی فرمادیں۔

کتاب کا پہلا ایڈیشن طبع ہونے کے بعد میں ملک شام کے دورے پر تھا کہ کچھ اَحباب نے آکر مجھے بتایا کہ اِس کتاب کے فوائد پرعمل پیرا ہونے کے نتیجے میں اللہ جل مجدہ نے انھیں خواب میں دیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دولت بے بہا سے سرفراز کردیا ہے۔

ایک مصنف کے لیے اِس سے بڑھ کر شرف واِعزاز اور کیا ہوسکتا ہے! (اگر اُس کی کاوشوں کے نتیجے میں کسی کی آنکھیں' جلوۂ ماہتابِ نبوت ﷺ کی خیرات پالیں)۔ قابل

مبارک باد ہیں وہ لوگ جن کے نفس، پاکیزہ اوردل کی دہلیز شفاف ہے؛ کیوں کہ ایسے ہی لوگ نوازےاورسرفراز کیے جاتے ہیں۔

مستزاد یہ کہ بعض اَحباب نے اِس کتاب کو(عالمی زبان) انگریزی میں منتقل کرنے کی مجھ سے اِجازت طلب کی؛ تاکہ اِس سے اِستفادے کا دائرہ مزید وسیع ہوسکے تو ہم نے اِفادۂ عام کی غرض سے اس کی منظوری دے دی،اورنیتوں کا حال اللہ ہی جانتا ہے۔

اب اِس دوسرے ایڈیشن میں ہمیں اِحساس ہوا کہ اِس کتاب کا نام کچھ مختصر ہونا چاہیے تو پھر یہ تجویز پایا: **كيفية الوُصول إلى رؤية سيدنا الرسول ﷺ.**

مقصد صرف اِتنا ہے کہ جس طرح خواص نے اِس کتاب سے بھرپور فائدہ اُٹھایا، یوں ہی عوام بھی اس کے فیوض وبرکات سے مالا مال ہوں،اوردور وقریب ہرایک کے لیے اس سے اِستفادہ عام ہو۔اور یقیناً اس کا فیضان ہراُس شخص تک پہنچے گا ’جو صاحبِ دل ہے(یعنی غفلت سے دوری اور قلبی بیداری رکھتا ہے) یا کان لگا کر سنتا ہے(یعنی توجہ کو یکسو اور غیر سے منقطع رکھتا ہے) اور وہ (باطنی) مشاہدہ میں ہے(یعنی حسن اُلوہیت اور جمالِ نبوت کی تجلیات میں گم رہتا ہے)‘۔(۱)

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہماری باتوں پر گواہ ہے،اورراہِ راست کی ہدایت بس اُسی کی طرف سے ہے۔وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔

(۱) سورۂ ق:۳۷/۵۰۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

**الحمدُ للّٰہ ربِّ العٰلمین، والصلوٰۃ والسَّلام علیٰ من أرسلہ اللّٰہ**

**رحمۃ للعٰلمین، سیدنا محمَّد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ أجمعین**

اے میرے پروردگار! تیری حمد وثنا کا سہارا لے کر تیرے ہی مبارک نام سے آغاز کر رہا ہوں......تجھی سے مدد کا طلب گار ہوں...... تیرے ہی محبوب ومکرم رسولِ مقبول علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام نچھاور کرتا رہتا ہوں...... بس تجھی سے ہر خیر اور بھلائی کا اُمیدوار ہوں...... تیری ہی رضا وخوشنودی کے لیے (کارزارِ حیات میں) تگ ودو کر رہا ہوں...... تیرے کرم کے طفیل حتیٰ المقدور نیکیوں پر عمل پیرا ہوتا چلا آ رہا ہوں......تجھی پر میرا ایمان ہے......اور اگر تو نے چاہ لیا تو میرے لیے عذاب سے اَمان ہے......اگر بھروسہ ہے تو بس تجھ پر ہے...... تیری ہی مضبوط رَسّی تھام رکھی ہے...... تیرے دشمنوں سے پناہ مانگتا ہوں...... تیرے فضل واِحسان کا خواستگار ہوں...... تیری ہی رحمت میں مجھے دلچسپی ہے...... تیرے عذاب کا خوف دامن گیر رہتا ہے۔

میں نے ہمیشہ صرف تیرا ہی دروازہ کھٹکھٹایا......اور تیری ہی بارگاہ میں حمد وشکر کے ترانے پیش کیے...... جو کچھ بھی تجھ سے اُمید وآس رکھی ہمیشہ بھرپور ملی......لہٰذا اے میرے پروردگار! آئندہ بھی اپنے فضل ونوال کا یہ سلسلہ میرے لیے قائم ودائم رکھنا......بس تو ہی تو ہمارا رب ہے اور کتنا اچھا رب!......تو ہی مشکلیں چھانٹنے والا، اور ہر لحہ بھروسے کے قابل ہے۔

اے میرے مالک ومولا! تجھ سے بس تیرا سوال ہے...... تجھے تیرے محبوب کا واسطہ! ہم اُن سے اِسی لیے ٹوٹ کر محبت کرتے ہیں کہ تو نے انھیں اپنا محبوب بنایا ہے......اور نہ صرف تو اُن پر درود وسلام بھیجتا ہے بلکہ ہمیں بھی تو نے اُن پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے رہنے کا

حکم اپنی آخری آسمانی کتاب میں اُتار دیا ہے...... اور ایسا کیوں نہ ہو کہ تو نے انھیں اپنے خطاب کی لذت سے مشرف کیا ہے...... تو وہ تیرے محبوب و مقرب ترین ہوئے...... جن کے لیے تو نے اپنی بادشاہت کے دروازے کھول دیے...... رفعتوں کے در کشادہ فرما دیے...... اور اپنی جناب میں حضوری کا شرف عطا کیا...... سو وہ بہ ہزار جان تجھ پر نثار ہوئے...... اور صدق و اِخلاصِ نیت کے ساتھ تیری بارگاہ میں حاضر ہوئے۔

پھر تو نے اُن کی ہر حاجت برلائی...... اُن پر اور اُن کی اُمت پر لطف خاص کا معاملہ کیا...... اور پھر اُن میں، اور اُن کی آل واَصحاب و ذرّیت میں تو نے برکتوں کی نہریں بہادیں...... اُن کی کل اُمت کو تو نے شرف و منزلت سے ہمکنار کیا...... اور پھر اپنے محبوبِ عالی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حسن اَخلاق اور اَوصافِ حمیدہ کی خلعت وکرامت سے بہرہ ور کرنے کے بعد اپنی بے پایاں نعمتوں سے بھی مشرف کیا؛ کیوں کہ تیری نگاہ میں اُن کی تعظیم و توقیر اور اِجلال و تکریم بہت زیادہ ہے...... تیرے مقدس کلام' قرآنِ عظیم کے اندر تیرا یہ فرمان موجود ہے :

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o (سورۂ احزاب:۵۶/۳۳)

بیشک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرم ﷺ) پر درود بھیجتے رہتے ہیں اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ وَّعَدَدَ الْاٰلَافِ وَمَلَايِيْنَ الْمَلَايِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهِ الْمَيَامِيْنَ وَالتَّابِعِيْنَ لَهٗ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

کریما، کارسازا، بندہ نوازا، اے رحمٰن و رحیم، اے قدیم الاحسان، اے ذوالفضل

والامتنان، اے فتاح وخلاق ومنان، اے وہ ذات جس پر زمین وآسمان اور زمان ومکان کی کوئی چیز مخفی نہیں!...... اے گنہ گاروں سے بخشش وغفران، ناکاروں سے فضل واِحسان اور قصورواروں سے عطاواِنعام کے ساتھ ملنے والے!...... تیرا جودوکرم سب پر فائق ہے...... تیرا فضل سب پر غالب ہے...... تیرا اِحسان ہر اِحسان سے بلند تر ہے...... اے بندگانِ نیکوکار کو صاحبانِ فضل وعرفان ہونے کی بشارت دینے والے! کہ ہر زمان ومکان میں وہ تیرے مضبوط قلعے میں محفوظ ہوتے ہیں، اور تو نے شیطان رجیم سے کہا تھا: 'میرے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جن پر تیرا بس نہیں چلنے والا!'۔(۱)

تو یقیناً یہ وہی بندگانِ خدا ہیں (جن کی بابت تیرے کلام مقدس میں آتا ہے کہ خدائے) رحمٰن کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ 'سلام' کہتے (ہوئے الگ ہو جاتے) ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (ہمہ وقت حضورِ باری تعالیٰ میں) عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹالے، بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے۔(۲)

قرآن مجید کی سورۂ فرقان کی یہ آیاتِ کریمہ اِنسانوں کو دعوتِ فکر دیتی ہیں؛ لٰہذا اے عقل وشعور رکھنے والے اِنسان! پوری تن دہی کے ساتھ اُن بندگانِ خدا کی تعلیمات وہدایات پر جادہ پیما ہو جا جنھوں نے محسن اِنسانیت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم کی پیروی میں خود کو فنا کردیا تھا۔ وہی تو ہمارے آئیڈیل اور نیر تاباں ہیں جنھیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے کل کائنات کے لیے رحمت سراپا بنا کر مبعوث فرمایا؛ سو ہمیں خود کو اللہ کے اِس فرمان پر وارد دینا چاہیے :

(۱) سورۂ حجر: ۴۲/۱۴...... سورۂ اِسراء: ۶۵/۱۷۔
(۲) سورۂ فرقان: ۶۳/۲۵ تا ۶۵۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا o (سورۂ احزاب:۲۱/۳۳)

فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ (سے ملنے) کی اور یوم آخرت کی اُمید رکھتا ہے اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

اگر آپ اِس آیت کریمہ پر غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اللہ رب العزت نے ہمارا تذکرہ بھی اپنے محبوبِ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اُسوۂ حسنہ کے فوراً بعد فرمایا ہے۔ پھر اگر کوئی تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم کی پیروی ہی نہ کرے، اور آپ کی تعلیمات وہدایات پر جادہ پیا ہی نہ ہو، تو بھلا اُسے ذکر الٰہی کا کیف کہاں نصیب ہونے والا!۔

لہٰذا اس کے معنی ومفہوم کو دل میں بٹھائیں...... اس کے بحر معرفت میں ڈبکیاں لگائیں......اور اُس کے نور کا پوشاک زیبِ تن کر کے اُن لوگوں کی صحبتوں میں آجائیں جو کھلے چھپے ہمہ وقت اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتے رہتے ہیں......اور یہ وہی بخت آور لوگ ہیں جن پر اللہ کا خاص الخاص کرم ہوا...... اور جن کے دل کے کونوں میں محبتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاندنی اُتری ہوئی ہے :

إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُولٰئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّأَجْرٌ عَظِيْمٌ o (سورۂ حجرات:۳/۴۹)

بے شک جو لوگ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی بارگاہ میں (اَدب و نیاز کے باعث) اپنی آوازوں کو پست رکھتے ہیں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوی کے لیے چن کر خالص کرلیا ہے۔ ان ہی کے لیے بخشش اور اجرِ عظیم ہے۔

**قوم كرام السجايا أينما جلسوا**

**يبقى المكان على آثارهم عطرا**

یعنی یہ ایسے کریم خصلت اور شریف الطبع لوگ ہیں کہ جہاں بیٹھ جائیں وہاں اَنوار و برکات کی برسات ہونے لگتی ہے، اور پھر اُن کی جائے نشست اُن کے بعد بھی ہمیشہ کے لیے معطر و معنبر ہوجاتی ہے۔

اِن خوش بختوں نے اپنی ستھری محبت و اُلفت کو دیگر محبتوں کی آلائشوں سے پاک کرکے صرف خواجہ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے خاص کردیا، اور وارفتگی عشق میں اس حد تک پہنچ گئے کہ آفتابِ نبوت کی محبت کے آگے اَولاد، والدین، مال ومنال اور دنیا جہان کی ساری محبتوں کے دیے اُن کے نزدیک بالکل بے نور ہوکر رہ گئے۔ اور محبت کی اس انتہا پر پہنچنے کا سبب کوئی اور نہیں محض سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمانِ عظمت نشان بنا تھا:

**لاَ يُؤمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ .** (۱)

یعنی تم میں کوئی اُس وقت تک مومن ہو ہی نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان ومال، اولاد و والدین اور دنیا جہان کے سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں!۔

تو جب اُن خوش بختوں کی محبت درجۂ کمال کو پہنچ کر دل کے در و بام میں اُتر گئی...... آداب و اَخلاق کی خوشبوؤں میں خود کو رچا بسا لیا...... ان کے نقش قدم پر بک ٹُٹ چل

(۱) صاحب کتاب نے یہاں حدیث کا جو صیغہ 'من نفسه و ماله' کے اِضافے کے ساتھ رقم فرمایا ہے، وہ تو ہمیں اپنے محدود علم کے مطابق ذخائر حدیث میں کہیں نہیں ملا؛ تاہم دو تین حدیثوں کو ملانے کے بعد یہ مفہوم بن جاتا ہے۔ اِس تعلق سے مشہور ومعروف حدیث اِن کتب صحاح میں دیکھی جاسکتی ہے: صحیح بخاری: ۱/۲۴ حدیث: ۱۴ ...... صحیح مسلم: ۱/۱۵۶ حدیث: ۶۳ ...... سنن نسائی: ۱۵/۲۱۱ حدیث: ۴۹۲۷ ...... سنن ابن ماجہ: ۱/۷۶ حدیث: ۶۶۔ -چڑیاکوٹی-

پڑے...... ان کے خطاب کی حلاوت کانوں کے اندر اُتار لیا...... اُن کے سایۂ کرم کے نیچے خود کو چھپالیا...... اور اُن کے درِ جود پر کھڑے ہوکر فریاد کی؛ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی معرفت کے خزانے اُن کے لیے وا فرمادیے...... اور پھر صاف وشفاف خدائی پنگھٹ سے سیراب کر کے انھیں اہل یمین میں سے کردیا۔

پھر سلسلۂ کرم اور آگے بڑھا، اُن پر قیمتی موتیاں نچھاور ہوئیں...... وہ مقامِ بلند پر فائز ہوئے...... انھیں فضل وانعام کی خیرات ملی...... اور پھر سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو اُوڑھنا بچھونا بنالیا...... اَب اُن کے شب وروز اور ظاہر وباطن اُسی رنگ محبت میں رنگے نظر آتے، اور یہی اُن کی منزلِ مقصود بن گئی؛ تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے صلے میں اُن پر وہ بخششیں اور عطائیں کیں کہ جن سے حرف وصوت آشنا نہیں ہوسکتے۔

ڈبکیاں لگانے والے جب اُس بحر محمدی میں غوطہ زن ہوئے تو صدف بن کر باہر نکلے...... پھر اُن کی زندگی کا بس یہی معمول بن کر رہ گیا کہ اپنے محبوب کی سنہری باتیں سنتے، اور دوسروں کو سناتے پھرتے تھے۔ مبارک ہو ایسے خوش بختوں کو یہ سعادتِ ارزانی! اِسے اللہ کریم کے فضل کے سوا اور کیا نام دیا جائے!، بے شک وہ فضل کرنے والا جس پر جب چاہے اور جتنا چاہے فضل فرمادے، کہ وہ تنہا فضل عظیم کا مالک ہے۔

پھر جب تاجدارِ عرب وعجم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق ونسبت کی جڑیں اُن کے دلوں میں پیوست ہوتی گئیں، اور روحِ محمدی اُن کے وجود میں رچ بس گئی تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فضل وکرم کے سوغات کے طور پر انھیں پردۂ خواب پر زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفوی سے شادکام فرمادیا۔ اور پھر 'یہ شرفِ باکمال ملا جس کو مل گیا'!۔ ایک عاشق صادق کی اِس سے بڑھ کر نہ کوئی خواہش ہوسکتی ہے اور نہ تمنا!!۔

ایک سچے دردِ عشق رکھنے والے سے پوچھیں تو وہ یہی کہے گا کہ جان ومال بلکہ جہان کی بادشاہت فدا، اگر وہ آمنہ کا لعل جلوہ دکھا جائے، اور اگر وہ محبوبِ سبحانی اپنا دیدار کرا

جائے۔دنیا کی کسی چیز کو اُن کے بالمقابل نہیں لایا جاسکتا!۔

ایک عاشق اُن کی محبت کے بدلے کائنات کی ہر چیز کو اِشارۂ اَبرو پر قربان کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتا ہے۔ جب نوبت یہاں تک پہنچ جائے تو سمجھ لیں کہ اُسے معراجِ ایمان کی سند نصیب ہوچکی ہے......اس کا پلڑا بھاری، اس کا دعویٰ دلیل آشنا، اور اس کا مرتبہ ومقام ثریا نشان ہوچکا ہے۔

ظاہر ہے اَب اُس کے معاصرین اُسے للچائی نگاہوں سے نہ دیکھیں تو کیا کریں!، اس کے دوست آشنا اُس کی منزلت پر اَب صرف رشک ہی کرسکتے ہیں!!۔

بخت آور ہے وہ شخص جسے اُس کا یوسف گم شدہ مل گیا، جسے دیکھ کر اس کی آنکھیں حقیقی معنوں میں ٹھنڈی ہوگئیں۔کاش! کوئی اِس فرمانِ سعادت نشان پر عمل پیرا ہوکر تو دیکھے :

لَا یُؤمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی أَکُوْنَ أَحَبَّ إِلَیْهِ مِنْ نَّفْسِهٖ وَمَالِهٖ وَوَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِیْنَ .

یعنی تم میں کوئی اُس وقت تک مومن ہو ہی نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کی جان ومال، اولاد و والدین اور دنیا جہان کے سارے لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہوجاؤں!۔

## خواب میں دیدارِ مصطفےٰ - اِک سعادتِ عظمیٰ

اللہ سبحانہ وتعالیٰ جب ایسے خوش بختوں کو خواب میں دیدارِ محبوبِ کردگار علیہ السلام سے مشرف فرماتا ہے تو پھر یہ عروج وکمال کے کس مقام پر ہوتے ہیں اَندازہ نہیں کیا جاسکتا!۔اب وہ پورے اِنہماک واِتباع اور توجہ وآداب کے ساتھ درود وسلام کی کثرت کرتے ہیں۔پھر کیا ہوتا ہے کہ مولائے کریم کا فضل عظیم جو بنوں پر ہوتا ہے اور وہ خواب میں دیکھنے والی مبارک ہستی کو کھلی آنکھوں دیکھنے کا شرف بھی پا جاتے ہیں۔اب آپ خود

سوچیں کہ جسے یہ سعادتِ عظمیٰ نصیب ہوجائے اُس کے مقدر کی یاوری اور مرتبے کی بلندی کا کیا کہنا!۔

کتنے خوش بخت ہیں وہ لوگ جنھوں نے محنت کی، تو کامیابی ہاتھ لگ گئی۔ فصل لگائی، تو وہ لہلہا اُٹھی، اور وہی کاٹی جو بوئی تھی۔ یقیناً اِسے اللہ جل مجدہ کے بے اِنتہا کرم ہی سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ جب خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کرنے والوں کے مقام ومرتبہ کا اَندازہ نہیں کیا جاسکتا تو پھر بیداری میں اِس سعادت سے بہرہ ور ہونے والوں کی رفعت ومنزلت کا اندازہ کہاں ہوسکتا ہے!۔ وہ خواب کے پردے پر نظر آئیں پھر بھی تاجدارِ کائنات اور اشرف المرسلین ہیں، (اُن کا خواب عین حقیقت ہوتا ہے)۔ آپ کا بڑا مشہور فرمان ہے :

مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي حَقاً، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لاَيَتَمَثَّلُ بِي .(۱)

یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے دراصل مجھی کو دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میرا روپ نہیں دھارسکتا!۔

بالکل سچ فرمایا میرے صادق ومصدوق نبی معصوم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے۔ اس کے بعد پھر آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں یہ بشارت سنائی :

مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقْظَةِ، أَوْ فَكَأَنَّمَا رَآنِي فِي الْيَقْظَةِ وَلاَيَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ بِيْ . (۲)

یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا، وہ عنقریب بیداری میں بھی مجھے دیکھنے (کی سعادت حاصل کرے) گا- یا- (خواب میں دیکھنا ایسے ہی ہے) گویا اس نے

(۱) مجمع الزوائد ومنبع الفوائد:۳/۲۵۶......کنز العمال:۱۵/۳۸۳ حدیث:۴۱۴۸۱......موسوعۃ اطراف الحدیث :۱/۲۶۶۴۴۶ حدیث:۲۶۶۲۰۶۔

(۲) صحیح بخاری:۲۱/۳۴۹ حدیث: ۶۴۷۸......صحیح مسلم:۱۱/۳۶۱ حدیث: ۴۲۰۷......سنن ابوداؤد:۱۳/۲۱۱ حدیث:۴۳۶۹......مسند احمد بن حنبل:۴۶/۹۹ حدیث:۲۱۵۵۸......دارمی:۶/۳۸۲ حدیث:۲۱۹۴۔

مجھے بیداری میں دیکھ لیا، اور شیطان کبھی میری شکل نہیں بنا سکتا!۔
اِس حدیث کی شرح وغیرہ آگے ایک خاص باب کے تحت آئے گی۔ اِن شاءاللہ۔

## آمدم برسرِ مطلب

اَزاں بعد میرے بہت سے دوست اَحباب نے مجھ سے کچھ ایسے فوائد ووظائف مرتب کرنے کا مطالبہ کیا جن کی روشنی میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت بے بہا اُن کے لیے ممکن الحصُول ہوجائے؛ کیوں کہ اُن کے گمان میں میں اِس میدان کا شہسوار ہوں، یا اُن لوگوں میں سے ہوں جن کی (علمیت وقابلیت کی) طرف اُنگلیوں سے اِشارے کیے جاتے ہیں؛ حالاں کہ میں کیا اور میری حیثیت کیا!۔ میں کسی طور خود کو اِس کا اہل نہیں پاتا کہ اِس راہ کی صحرانوردی کروں؛ لیکن اُن کے پیہم اِصرار، دیرینہ محبت اور حسنِ ظن کو دیکھتے ہوئے (اَب کچھ نہ کچھ لکھ ہی دینا چاہیے)۔

والمرء ان يعتقد شيئا فليس كما
يظنه لم يخب والله يعطيه

یعنی اگر کوئی شخص کسی کے بارے میں کوئی گمان رکھے، اور وہ اُس کی اہلیت نہ رکھتا ہو تو وہ نامراد نہیں ہونے پاتا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنی رحمت سے اُس شخص کو اُس کا اَہل کردیتا ہے۔

چنانچہ جب میں نے اُن کے صدقِ ارادہ، اور اِخلاصِ نیت پر نگاہ کی تو کچھ کر گزرنے کا عزم لے کر اُٹھ کھڑا ہوا، اِس اُمید پر کہ میرے دینی بھائی، عزیز ہمدم، اور مخلص دوست مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

ہمارا اپنا کوئی رشتہ ناطہ نہیں بلکہ جو کچھ ہے سب نسبت محمدی کی برکات ہے، اور۔ اِن شاءاللہ۔ مجھے اِس نسبت سے یقین کامل ہے کہ مجھے منزل مقصود نصیب ہوگی، اور میری یہ

عاجزانہ کوشش ٹھکانے لگے گی۔ اللہ ہمارے لیے بس ہے، اور کیا ہی اچھا کارساز۔ وہی توفیق دینے والا، اور ہدایت کی راہ پر لگانے والا ہے۔

وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا ومولانا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم .

اللہ کی توفیق اور اس کی مدد سے اَب یہاں سے اَصل کتاب شروع ہورہی ہے۔

## اچھے خواب کے لیے کچھ لوازمات

اس سلسلے میں جو چیز ہر صاحب ایمان کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ آداب واَطوار، کردار وگفتار، اَخلاق وصفات اور حسن سیرت ومعاملات میں اِس اِنسانِ کامل محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھرپور اِتباع وپیروی کی جائے۔ اُن کی حیاتِ طیبہ کے مختلف گوشوں کو زیر مطالعہ رکھا جائے، اور یہ بھی ذہن میں رہے کہ آپ نے اہل وعیال کے ساتھ کیسے وقت گزارا ہے۔ صحابۂ کرام کے ساتھ کیا سلوک روا رکھتے تھے، اور دیگر متعلقین ورفقا کے ساتھ آپ کا برتاؤ کیسا ہوا کرتا تھا۔

مختصر یہ کہ کتاب اللہ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دانتوں تلے دبالیا جائے، اور اپنی پوری زندگی کو اسی سنہرے رنگ میں رنگ دینے کی جی توڑ کوشش جاری رکھی جائے تو اُس خوش نصیب کے دونوں جہان روشن ہوا ٹھتے ہیں جو اِن دونوں کو مضبوطی سے تھام لیتا ہے، اور زندگی کے کسی موڑ پر راہِ راست سے پھسلنے نہیں پاتا۔ آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی سچائی کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے :

تَرَكْتُ فِيْكُمْ اثْنَتَيْنِ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا مِنْ بَعْدِيْ أَبَدًا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ . (۱)

(۱) مستدرک حاکم: ۱/۳۰۷ حدیث: ۲۹۱ ...... سنن کبریٰ بیہقی: ۱۰/۱۱۴ ...... سنن دارقطنی: ۱۰/۴۰۷ حدیث: ۴۶۶۵ ...... کنز العمال: ۱/۱۷۳ حدیث: ۸۷۵ ...... موسوعۃ اطراف الحدیث، رقم حدیث: ۸۱۱۷۹؛ مگر ان کتابوں میں سے کسی میں اثـنتیں کا لفظ نہیں آیا بلکہ کہیں شیـئیں اور کہیں ثـقلین کا لفظ وارد ہوا ہے۔ اللہ ورسولہ اعلم بالصواب۔ - چڑیاکوٹی -

یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں جب تک ان کے دامن سے وابستہ رہو گے میرے بعد کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے: قرآن اور میری سنت۔

پھر اس اِتباع کے نتیجے میں اِنسان کو دنیا و آخرت کے بہت سے فوائد و ثمرات نصیب ہوتے ہیں، اور بہت سے آفاق روشن ہوتے ہیں جن کے روزن سے وہ پھیلتے اَنوار اور چمکتے ستاروں کا مشاہدہ کر لیتا ہے، اور یہی دراصل ہر سعادت وفضیلت کا منبع ہوتا ہے۔

قرآن وسنت کی کامل اِتباع سے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر گامزن رہنے کی توفیق اَرزانی ہوتی ہے۔ اور پھر آپ کی مکمل تابعداری قرآن وسنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کا حوصلہ عطا کرتی ہے، جس کے نتیجے میں اُسے دنیا و آخرت کی سعادت وفلاح نصیب ہوتی ہے، پھر یہ سعادت' دوقدم آگے بڑھ کر دیدارِ مصطفیٰ کی راہ ہموار کر دیتی ہے۔

پھر جب دیدارِ یار کی سعادت میسر آجائے تو تعلق بالمصطفیٰ کی جڑیں عاشق کے قلب وشعور میں پیوست ہونا شروع ہوجاتی ہیں، پھر وہ سفرحضر جہاں کہیں ہو اُسی دھن میں رہتا ہے، نقش کفِ پائے محمدی کی تلاش اُس کا مقصود بن جاتا ہے اور اسی سفر میں خود کو فنا کر دینے کو اپنی زندگی کی معراج سمجھتا ہے۔

آفریں ہے ایسا تعلق اور لگاؤ پیدا کر لینے والے پر؛ کیوں کہ اِس تعلق کے بعد پھر وہ اُس کی صفات وخصائل کا پیراہن اپنے وجود پر چڑھانے کی کوشش کرتا ہے، اور جب یہ رنگ بھی چڑھ جائے پھر وہ اپنی حقیقی مراد پانے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

اے عاشقانِ مصطفیٰ! یہ اس کے مراحل شوق ہیں۔ یاد رکھیں ایک طالب ومحبّ کے لیے تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہر سعادت کا نچوڑ، اور کائنات کے اعلیٰ ترین رتبہ ومنصب سے کہیں بڑھ کر ہے!۔

صحیح بخاری، کتاب المناقب کے باب علامة النبوة:۶/۶۰۴ میں حضرت ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

وَلَيَـأْتِيَـنَّ عَلىٰ أَحَدِكُمْ زَمَانٌ لأَنْ يَّرَانِي أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَّكُوْنَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهٖ وَمَالِهٖ . (۱)

یعنی تم پر ایک ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ تم میں سے ایک آدمی کو میرا دیکھنا اسے اپنی اولاد اور مال سے زیادہ عزیز ہوگا۔

بالکل سچ فرمایا آپ نے اے شاہِ دو عالم رحمت عالم نور مجسم صلی اللہ علیک وسلم !۔

## محبت کے قرینے

برادرانِ گرامی ! محبت کی بہت ساری شرطوں میں سے کچھ یہ ہیں: حسب اِستطاعت کامل اِستقامت و اِتباع، سنت طریقے پر جملہ فرائض اِلٰہیہ کی اَدائیگی کے ساتھ اللہ کی مرضی وخوشنودی کا حصول، سچی نیت، عظیم مقصد، اور منہاجِ نبوت کے مطابق عمل۔ اور صدقِ نیت کے ساتھ تقویٰ و اِستقامت دراصل ہر عمل کی جان ہیں۔

وَ اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ مَآءً غَدَقًا o (سورۂ جن: ۱۶/۷۲)

اور یہ (وحی بھی میرے پاس آئی ہے) کہ اگر وہ طریقت (راہِ حق، طریقِ ذِکرِ اِلٰہی) پر قائم رہتے تو ہم انہیں بہت سے پانی کے ساتھ سیراب کرتے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَـخَـافُـوْا وَلَا تَـحْـزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ o نَحْـنُ اَوْلِيَـآؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَـا

(۱) صحیح بخاری: ۱۱/۴۲۳ حدیث: ۳۳۲۲ ...... مسند احمد بن حنبل: ۱۹/۴۶۱ حدیث: ۹۴۱۸ ...... کنز العمال: ۱۴/۲۰۵ حدیث: ۳۸۴۰۴ ...... مسند جامع: ۵/۴۵ حدیث: ۱۴۷۷۶۔

تَشْتَهِیٓ اَنْفُسُکُمْ وَلَکُمْ فِیْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ٥ نُزُلاً مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ٥

(سورۂ فصلت: ۴۱/ ۳۰ تا ۳۲)

بے شک جن لوگوں نے کہا: ہمارا رب اللہ ہے، پھر وہ (اِس پر مضبوطی سے) قائم ہو گئے، تو ان پر فرشتے اُترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم خوف نہ کرو اور نہ غم کرو اور تم جنت کی خوشیاں مناؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ ہم دنیا کی زندگی میں (بھی) تمہارے دوست اور مددگار ہیں اور آخرت میں (بھی)، اور تمہارے لیے وہاں ہر وہ نعمت ہے جسے تمہارا جی چاہے اور تمہارے لیے وہاں وہ تمام چیزیں (حاضر) ہیں جو تم طلب کرو۔ (یہ) بڑے بخشنے والے، بہت رحم فرمانے والے (رب) کی طرف سے مہمانی ہے۔

اِن آیتوں پر کچھ دیر کے لیے رُک کر غور وفکر فرمائیں......۔ ذرا یہ اِرشادِ باری تو دیکھیں: نَحْنُ اَوْلِیَآئُکُمْ. (ہم تمہارے دوست اور مددگار ہیں) تو جب کوئی بندہ اس مقام پر پہنچ جائے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے اپنا دوست منتخب کر لے، تو پھر اس کی خوش بختی اور فیروز مندی کا کیا عالم ہوگا! اور پھر وہ کسی سے کیوں ڈرنے لگے!، سواَب تو وہ کسی پر ظلم اور کسی کی توہین کا تصور بھی نہیں کرسکتا!۔

اور پھر یہ آیت کریمہ صرف دنیا ہی میں ولایت الٰہی کے بیان پر اکتفا نہیں کرتی بلکہ آخرت میں بھی - اللہ نے چاہا تو - اس کی ولایت کی دھوم ہوگی!۔ اس سے بڑھ کر حمایت اور مراعات وانعامات کسی بندے کے لیے کیا ہو سکتے ہیں!۔

وإذا العناية أدركتک عيونها

نم فالمخاوف كلهن أمان

یعنی جب فضل وعنایت تجھ پر مہربان اور سائبان ہو جائے، پھر تجھے ہر قسم کے خوف وخطر سے بے نیاز ہو کر بالکل چین کی نیند سونا چاہیے۔

# اِتباعِ کامل کے تین فائدے

اِتباع کے تین بڑے زبردست فائدے ہیں۔ ایک تو یہ کہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِقتدا نصیب ہوتی ہے۔ دوسرے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی محبت اُس پر سایہ فگن ہوجاتی ہے۔ تیسرے گناہوں کی بخشش کا سامان ہوجاتا ہے۔ قرآن مجید کی اِس آیت کریمہ میں یہی فلسفہ بیان ہوا ہے :

**قُلْ اِن کُنتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ o** (سورۂ آل عمران: ۳۱/۳)

(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا اور تمہارے لیے تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اور اللہ نہایت بخشنے والا مہربان ہے۔

...**قومٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗٓ o** (سورۂ مائدہ: ۵۴/۵)

...ایسی قوم کو لائے گا جن سے وہ (خود) محبت فرماتا ہوگا اور وہ اس سے محبت کرتے ہوں گے...

... **رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰالِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ o** (سورۂ بینہ: ۸/۹۸)

... اللہ ان سے راضی ہوگیا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہیں، یہ (مقام) اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔

یہ مقام دراصل اُس کا مقدر بنتا ہے جس کے دل میں خوفِ الٰہی نے گھر کرلیا ہو، جو ہمہ وقت مراقبہ اِلٰہیہ میں غرق رہتا ہو، اور جس کے تحت الشعور میں یہ راسخ ہوچلا ہو کہ وہ مالک ومولا نہ صرف جملہ معاملات کی باریکیوں سے بھی واقف ہے، بلکہ مخفی اور پوشیدہ

ترین اُمور پر بھی آ گاہی رکھتا ہے۔

جب کسی بندے کے اندر یہ اِحساس جڑ پکڑ جائے تو وہ مرتبۂ 'اِحسان' پر فائز ہوجاتا ہے۔ پھراس کی بندگی کا رنگ یوں ہوتا ہے کہ جیسے دورانِ عبادت وہ خالق مطلق کا مشاہدہ کررہا ہے؛ ورنہ یہ ضرور سوچتا ہے کہ وہ رب سبحانہ وتعالیٰ ہمہ وقت مجھے دیکھ رہا ہے۔

پھر جب حقیقی معنوں میں اُسے مقام اِحسان حاصل ہوجاتا ہے، تو رحمٰن کا فضل واحسان اُس پر ساون بن کر برستا ہے، اس کے دل میں سکون وطمانیت کی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے، اور شیطان مردود اُسے دیکھ کر کوسوں دور بھاگتا ہے۔ 'بے شک حق ہے کہ رحمٰن کے کچھ بندوں پر اُس کا ایک ذرا بس نہیں چلتا!'۔

## محبتِ مصطفےٰ ہر سعادت کی کلید ہے

جملہ سعادتیں، محبت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہیں۔ (اس سے ہٹ کر کسی سعادت وشرف کا کوئی تصور نہیں کیا جاسکتا!) کسی شاعر نے کتنی پیاری بات کہی ہے۔

فاتباع النبي أكمل حب

للنبي مغـــزاه حاء وباء

یعنی سب سے کامل محبت کا راز نبی کی اِتباع میں پنہاں ہے، جس کا مغز ونچوڑ حرفِ حا، با ہے، (یعنی حب)۔

یہی تو ہمارے حبیب مکرم، اور مقصودِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

هو المقصود في الدنيا

وفي الأخرىٰ فلا تعنى

یعنی دنیا وآخرت ہر جگہ مقصود ومراد انہی کی ذاتِ گرامی ہے؛ لہٰذا اِن سے بے

نیاز ہوجانے کی کبھی بھول نہ کر بیٹھنا!۔

(وہ جہنم میں گیا جواُن سے مستغنی ہوا!

ہے 'خلیل اللہ' کوحاجت رسول اللہ کی)

بھری کائنات میں حضور فخر موجودات صلی اللہ علیہ آلہ وسلم ہی ایک ایسی ہستی ہیں جن کی خلقت واَخلاق دونوں کواللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہر اِعتبار سے کامل واکمل بنایا ہے۔آپ کے اَوصاف وکردار کی کیا تعریف ہو!، یوں کہہ لیں کہ وہ بس لاجواب اوراپنی نظیر آپ ہیں۔ اللہ بھلا کرے حبیب علی بن محمد حبشی کا جو اپنے میلاد نامے میں ابن فارض عمر بن ابوالحسن کے اَشعار نقل کرتے ہوئے بڑی خوبصورت بات کہہ گئے ہیں۔

**كملت محاسنه فلو أهدى السنا — للبدر عند تمامه لم يخسف**

**و علىٰ تفنن واصفيه بحسنه — يفنى الزمان و فيه ما لم يوصف**

یعنی اُن کے محاسن وکمالات سرتاپا مکمل ہی مکمل ہیں۔اگرانھوں نے بدرکامل کواپنا نورعطا فرمایاہوتا توچاندکوکبھی گہن نہ لگتا۔ یوں ہی ان کے حسن وجمال کی مختلف پیرایوں میں تعریف وتوصیف کرنے والا رہتی دنیا تک کبھی بھی کما حقہ اُن کی توصیف کاحق اَدانہ کرسکے گا!؛ کیوں کہ کچھ نہ کچھ اوصاف ایسے ضرور رہ جائیں گے جواس کی حدتوصیف سے بالاتر ہوں گے۔

اللہ برکت عطا کرے، دیبعی نے بھی اپنے مولود میں بڑی عمدہ فکر پیش کی ہے، کہتے ہیں:

اُس مقدس ذات کی مزید تعریف وتوصیف اور کیا ہوسکتی ہے جس کا مداح خودقرآن کریم ہو!۔توریت وزبوراورانجیل وفرقان کے اندربھی اُن کے فضل وکمال کے زمزمے ہیں۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے اِعزازِ دیداراور شرفِ ہم کلامی دونوں سے انھیں نوازا۔ نیز اُن کے نام پاک کواپنے اسم مقدس کے ساتھ ملالیا تاکہ اُن کے مقام ومرتبہ کا اِظہار ہو، اورانھیں کل

کائنات کے لیے رحمت ونور بنا کر مبعوث فرمایا گیا تو پھر بھلا اُن کے میلاد کے وقت دلوں کے اندر کیف وسرور کا سماں کیوں نہ ہو! اور لوگ رنگ ونور میں نہا نہا کیوں نہ جائیں !!۔

یہ ایک بڑا وسیع میدان ہے، اور سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ہر جگہ چمکتا دمکتا دکھائی پڑتا ہے۔ وہ ہر فضیلت کے جامع ہیں۔ اس رنگ محمدی کے آگے سارے رنگ پھیکے ہیں۔ آپ کی رحمت ونور سے دور وقریب ہر شخص نے حصہ پایا۔ اگر آپ کی مدح وتوصیف میں اور کچھ بھی نازل نہ ہوتا تو بس یہ آیت کریمہ آپ کی عزت ووجاہت کے اِظہار کے لیے کافی تھی۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

قَدْ جَآءَ كُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ o يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ... o (سورۂ مائدہ: ۱۵/۵ تا ۱۶)

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آ گیا ہے، اور ایک روشن کتاب (یعنی قرآن مجید)۔ اللہ اس کے ذریعے ان لوگوں کو جو اس کی رضا کے پیرو ہیں، سلامتی کی راہوں کی ہدایت فرماتا ہے۔

جب اللہ سبحانہ وتعالیٰ انھیں 'نور' کہہ کے یاد فرمارہا ہے، اور اس نے خود ہی اُن کی تخلیق فرمائی، اور انھیں رحمت بنا کر مبعوث کیا ہے، تو اب اس کے بعد ( آپ کی توصیف وثنا میں ) کوئی شعر کہنے کی کیا گنجائش باقی رہتی ہے؟۔ 'فیض الانوار فی سیرۃ النبی المختار ﷺ' میں اس مفہوم کو یوں نظم کیا گیا ہے ۔

وماذا يقول المادحون وقد أتى
مديح رسول الله في محكم الذِكر
و قد قرن الله اسمه مع اسمه
وهل بعد هٰذا الفخر ياصاح من فخر!

یعنی شعرا اُن کی مدح وثنا میں کیا کچھ کہہ سکتے ہیں؟ جب کہ قرآنِ مقدس اُن کی مدح وتوصیف کرتا نظر آتا ہے۔

اللہ رب العزت نے اُن کے نام کو اپنے اسم پاک کے ساتھ جوڑ دیا ہے۔تو اے شور بپا کرنے والو! کیا اِس فخر واِعزاز کے بعد بھی کسی فخر کی گنجائش ہے!۔

والدِگرامی -قدس سرہ العزیز- نے بھی بڑی پتے کی بات کہی ہے ۔

یعنی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وتوصیف میں ہر قول معتبر ہے، اور اس کے سوا جو کچھ ہے فضول ہے۔

مخلوق کی مدحِ پیغمبر بھلا کس شمار وقطار میں آئے، جب کہ قرآنِ عظیم کی آیتیں اُن کی تائید وتوصیف کرتی نظر آرہی ہیں۔

ہم نے بھی نعت پیغمبر لکھنے کے لیے کچھ پھول چنے ہیں؛ لیکن زبان کی گرہیں بندھتی چلی جارہی ہیں۔

اگر کوئی میدانِ نعت کے شہسواروں کا پتا لگانا شروع کردے تو نسلاً بعد نسل اس کا شمار کرنا مشکل ہوگا۔

سچی بات یہ ہے کہ اپنی نظموں سے میں محمد عربی ﷺ کی توصیف کا کوئی حق اَدا نہیں کرسکا ہوں، ہاں! اُن کے ذکر کی بدولت میری نظمیں معتبر ہوگئی ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُن پر اپنی رحمتوں کا نزول فرمائے؛ بلاشبہہ وہ اس کے نور ہیں۔

حبیب علی بن محمد حبشی نے ایک مصرعے میں اُن کے 'نور' ہونے کا کیا خوب نقشہ کھینچا ہے :

**هو النور يهدي الحائرين ضياؤه .**

یعنی وہ ایک ایسا 'نور' ہیں جس کی روشنی گم گشتگانِ راہ کو منزلِ ہدایت سے ہمکنار کرتی رہتی ہے۔

یارسول اللہ! آپ ہی تو رؤف ورحیم ہیں، اللہ نے آپ کا مقام کتنا بلند کردیا ہے!۔

لَقَدْ جَاءَ كُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ ٥ (سورۂ توبہ:۹/۱۲۸)

بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (ﷺ) تشریف لائے ۔تمہارا تکلیف ومشقت میں پڑنا ان پر سخت گراں (گزرتا) ہے۔(اے لوگو!) وہ تمہارے لیے (بھلائی اور ہدایت کے) بڑے طالب و آرزومند رہتے ہیں (اور) مؤمنوں کے لیے نہایت (ہی) شفیق، بے حد رحم فرمانے والے ہیں۔

حق تو یہ ہے کہ اُن کا وصف اور بڑائی بیان کرنے والے کرتے رہیں، مدح وثنا کے گل نچھاور کرنے والے کرتے رہیں، اور اہلِ زبان اُن کے اَوصافِ حمیدہ کا لاکھ بیان کرتے رہیں؛ مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں جو مقامات واَسرار، اور اِمداد واَنوار سے سرفراز فرمایا ہے شاید وہ اس کی گرد کو بھی نہ پہنچ سکیں۔ ذرا اِن اِرشاداتِ باری پر تو غور کریں :

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ٥ (سورۂ قلم:۶۸/۴)

اور بے شک آپ عظیم الشان خلق پر قائم ہیں (یعنی آدابِ قرآنی سے مزین اور اَخلاقِ اِلٰہیہ سے متصف ہیں)۔

لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِيْ سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ٥ (سورۂ حجر:۱۵/۷۲)

(اے حبیبِ مکرم!) آپ کی عمر مبارک کی قسم! بے شک یہ لوگ (بھی قومِ لوط کی طرح) اپنی بدمستی میں سرگرداں پھر رہے ہیں۔

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ... ٥ (سورۂ احزاب:۳۳/۶)

یہ نبی (مکرم) مؤمنوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ قریب (اور حقدار) ہیں۔

...لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ... ٥ (سورۂ حجرات:۴۹/۲)

اپنی آوازوں کو نبی (کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے بلند نہ کرنا۔

**مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ ... ٥**
(سورۂ احزاب: ۴۰/۳۳)

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں۔

**وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ... ٥** (سورۂ انفال: ۳۳/۸)

اور (درحقیقت بات یہ ہے کہ) اللہ کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ان پر عذاب فرمائے درآں حالے کہ (اے حبیبِ مکرم!) آپ بھی ان میں (موجود) ہوں۔

**اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ..٥** (سورۂ فتح: ۱۰/۴۸)

(اے حبیب!) بے شک جو لوگ آپ سے بیعت کرتے ہیں وہ اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔

**وَاعْلَمُوْا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ...٥** (سورۂ حجرات: ۷/۴۹)

اور جان لو کہ تم میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) موجود ہیں۔

**لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ... ٥** (سورۂ توبہ: ۱۲۸/۹)

بے شک تمہارے پاس تم میں سے (ایک باعظمت) رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تشریف لائے۔

**يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ٥ وَدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ٥** (سورۂ احزاب: ۴۵/۳۳ تا ۴۶)

اے نبیِ (مکرم!) بے شک ہم نے آپ کو (حق اور خلق کا) مشاہدہ کرنے والا اور (حسنِ آخرت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذابِ آخرت کا) ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اس کے اِذن سے اللہ کی طرف دعوت دینے والا اور منور

کرنے والا آفتاب (بنا کر بھیجا ہے)۔

**اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا o** (سورۂ فتح:۴۸/۱)

(اے حبیبِ مکرم!) بے شک ہم نے آپ کے لیے (اسلام کی) روشن فتح (اور غلبہ) کا فیصلہ فرما دیا (اس لیے کہ آپ کی عظیم جد و جہد کامیابی کے ساتھ مکمل ہوجائے)۔

**وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا o** (سورۂ نساء:۴/۱۱۳)

اور آپ پر اللہ کا بہت بڑا فضل ہے۔

**إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o** (سورۂ احزاب:۳۳/۵٦)

بے شک اللہ اور اس کے (سب) فرشتے نبیِ (مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے رہتے ہیں، اے ایمان والو! تم (بھی) ان پر درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔

**اللّٰھم صل وسلم وبارک علیه وعلیٰ آله وأصحابه وذریته وأتباعه ...**

اِس قسم کی بہت سی آیتیں قرآن مجید کے اندر موجود ہیں، بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ پورا کا پورا قرآن ہی مدح و توصیفِ پیغمبر میں نازل ہوا ہے، اور ہر آیت مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نعت معلوم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اَخلاقِ محمدی کی بابت اِستفسار ہوا تو آپ نے فرمایا تھا: 'اُن کا اَخلاق قرآن تھا'۔ (۱)

(۱) عوارف المعارف میں ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے اس فرمان: 'آپ کا خلق قرآن تھا' میں اخلاقِ ربانیہ کی طرف ایک لطیف اِشارہ ہے۔ اُم المومنین نے بارگاہِ ربوبیت میں یہ کہنے سے حیا محسوس کی کہ 'رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' احکم الحاکمین عزوجل کے اَخلاق سے متصف تھے'۔ تو آپ نے اپنے فرمان: 'کان خلقه القرآن' سے یہ معنی مراد لیا تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی جلالت سے حیا بھی برقرار رہے اور اس لطیف کلام کے ذریعہ حقیقت سے پردہ بھی اُٹھ جائے۔ اور یہ

سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہی اَدب شناس واَدب نواز تھے۔ سخاوت وبردباری اُن میں کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ اوررحم وکرم اورنرمی وشفقت میں وہ اپنی نظیر آپ تھے۔ جب صحابۂ کرام نے آپ کی اِن صفاتِ حمیدہ اورآدابِ وافرہ کودیکھا تو بے ساختہ پوچھ پڑے، یارسول اللہ! ہم آپ کے اندرحسن اَدب کا ایک گلشن آباد دیکھتے ہیں، (یہ کہاں سے آگئے؟)۔ سرکارِدوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**أدبني ربي فأحسن تأديبي .** (۱)

یعنی میرے رب نے مجھے اَدب سکھایا، تو میرے اَدب کو بہت اچھا کردیا۔

صلوٰۃ وسلام ہو اُس میرکاروانِ نبوت اوراُن کی آل واَصحاب وذرّیت پر۔ بلاشبہہ وہ جانِ ہدایت بھی ہیں، اورراہِ راست پر لگانے والے بھی۔

یہ ہم پرفرض کے درجے میں ہے کہ ہم اُس مالک ومولا کے حضورسجدۂ شکر کا خراج پیش کریں جس نے ہمیں اُن کی اُمت میں ہونے کا شرف بخشا۔ دعاہے کہ پروردگارعالم ہمیں اُن کی ملت ہی پر قائم ودائم رکھے، اُن کی سنتوں کو زندہ کرنے کی ہمت وجرأت دے، اُن کے آدابِ جمیلہ واَخلاقِ حمیدہ کے رنگ میں رنگنے کی توفیق مرحمت کرے، اوران کا اُسوہ وسیرت اپنانے، نیزسوتے جاگتے اُن کے چہرۂ والضحیٰ کا دیدارِ مشک بارکرنے کی سعادت اَرزانی فرمائے۔ اوراللہ کے لیے ایسا کردینا کچھ مشکل نہیں۔

الحمدللہ! ہمیں اِس میدان میں کامیابی وسرخروئی نصیب ہوئی، اوردیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سعادت سے ہماری آنکھیں روشن ہوچکی ہیں۔ رسولوں میں سب سے

بقیہ: فرمان' ام المومنین کی اِنتہائی عقلمندی اور بااَدب ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح قرآنِ کریم کے معانی کی کوئی انتہانہیں اسی طرح خاتم الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَخلاقِ عظیمہ پر دلالت کرنے والے اَوصاف کی بھی کوئی حد نہیں؛ کیوں کہ تمام اَحوال میں تاجدارِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمدہ اَخلاق اور اچھی عادات کی نئ جھلک سامنے آتی ہے۔ (عوارف المعارف:۱۳۸ بحوالہ حدیقہ ندیہ:۱۷۹،۱۸۰) -چڑیاکوٹی-

(۱) کنزالعمال، متقی الہندی:۱۱/۴۰۶ حدیث:۳۱۸۹۵ ...... الدررالمنتثرہ فی الاحادیث المشتہرہ:۱/۱۔

عظیم وکریم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں ہونے کا کیا خوب فیضان ہے کہ ہم ساری اُمتوں میں سب سے عظیم وکریم قرار پائے!۔

## پاکیزہ زندگی کا تصور

ایک دعویدارِ محبتِ رسول کے لیے ممکن ہی نہیں کہ وہ اپنی زندگی میں اِس نورِ مبین کو تکنے اوراس کا دیدار کرنے کا آرزومند نہ ہو؛ کیوں کہ ہرخوشی اِسی سعادت کے دروازے سے ہوکر گزرتی ہے۔ جسے یہ سعادت نصیب ہوگئی، سمجھ لیں اُس کی دنیا، برزخ اور عقبیٰ سب درخشاں وتابندہ ہوگئی۔اور پھر اِس سعادت کے حصول کے بعد تاجدارِ اُمم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اس کی محبت اِنتہاؤں کو پہنچ جاتی ہے۔

يا عاشق المختار كيف تنـام — والنوم مع بعد الحبيب حرام

إن كنت مشتاقا فهم في حبه — تبدو لک الخيرات والإنعام

یعنی اے مختارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق کا دم بھرنے والے! تجھے نیند کیسے آجاتی ہے؛ حالاں کہ محبوب کی جدائی میں تو نیند حرام ہوجایا کرتی ہے!۔

اگر تو صحیح معنوں میں اُن کے جمال ووصال کا مشتاق ہے تو ان کے عشق میں فنا ہوجا، پھر دیکھ تجھ پر کیسے کیسے انعام ہوتے ہیں اور تجھے کیا کیا سرفرازیاں ملتی ہیں۔

کسی کی زندگی اس وقت تک خوشگواراور پاکیزہ نہیں ہوسکتی جب تک اس کی سانسوں سے ذکررسول کی مہک نہ پھوٹے، اُن کے لیے دل نہ تڑپے،اور شوقِ فراواں بےقرار نہ کرے؛ لہٰذا جب اُن کا ذکر چھڑ پڑے تو درودوں کے گجرے اُن کی بارگاہ میں پیش کرنا نہ بھول جانا؛ کیوں کہ اس سے سینے ٹھنڈے، دل پرسکون، ضمیر پرکیف،اوراَحوال خوشگوار ہوجاتے ہیں۔

ایک عاشق (عہد رسالت کی) اُس بے جان سی ٹہنی کی کیفیت کو کیوں ذہن میں نہیں لاتا جو فراقِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سسکیاں لینے لگی؛ تو کیا ایک مومن اس سے بھی گیا گزرا ہے! حالاں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تو اسے بہت سوں پر فضیلت وشرف بخشا ہے :

**وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِي آدَمَ** o (سورۂ اسرا:۷۰/۱۷)

اور بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی ہے۔

یہ بات دل کی تختی پر نوٹ کرلیں کہ رسولِ امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری اِس دنیا سے کسی بھی لمحہ بے خبر نہیں، انھیں پل پل کی خبر ہے، اور آفتابِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرنیں ہمہ وقت ہمیں اپنے حصار میں لیے ہوئے ہیں۔ جب وہ نہ تھے تو کیا تھا؟ اور اگر وہ نہ ہوں گے تو پھر کیا ہوگا؟ وہی تو جانِ کائنات، بلکہ اصل کل موجودات ہیں۔ وہی تو بنی نوعِ انسان کے سرور، مالک حوضِ کوثر اور شفیع روزِ محشر ہیں۔

تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تو وہ سب سے پہلے نور ہیں جس کو اللہ نے سب سے پہلے خلق کیا، اور پھر اس سے زمینی وآسمانی کائنات کی تخلیق عمل میں آئی۔ تو بھلا یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ سردارِ کائنات ہوکر کائنات سے کسی لمحہ چھپ جائیں۔

عقیدہ سلامت ہوتو دیکھنے والی آنکھیں اُنھیں ڈھونڈ ہی لیتی ہیں، اور پہچاننے والے دل حسب اِستعداد دور ہی سے اُنھیں پہچان لیتے ہیں؛ بلکہ تعلق ونسبت کی سرفرازیاں رکھنے والے تو اس مقام پر بھی جا پہنچے کہ علی الاعلان کہتے پھرتے تھے :

**لو غاب عني رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ما عددت نفسي من المؤمنين .**

یعنی اگر باعث تخلیق کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (ایک لمحے کے لیے بھی) میری نگاہوں سے اوجھل ہوجائیں تو اس لمحہ میں خود کو اہل ایمان میں سے نہ سمجھوں۔

... رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذَالِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ ٥

(سورۂ بینہ:۹۸/۸)

... اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اُس سے راضی ہیں، یہ (مقام) اُس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔

## دیدارِ مصطفٰی کے فوائد و برکات

صاحب مفاتیح المفاتیح فرماتے ہیں کہ جس نے خواب میں دیدارِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت پائی، تو سمجھیں کہ یہ اُس کے خاتمہ بالخیر کی کھلی علامت ہے۔ اس کی برکت سے بروزِ محشر اسے شفاعتِ مصطفوی نصیب ہوگی، خلد بریں اُس کی رہائش گاہ بنے گی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نہ صرف اُس کی بلکہ اُس کے والدین کی بھی - اگر وہ مسلمان ہوئے - مغفرت فرمادے گا۔ نیز دیدارِ مصطفٰی کرنا بارہ مرتبہ ختم قرآن کرنے کے برابر ہے۔ اللہ کریم موت کی سختیاں اُس پر آسان، عذابِ قبر سے اَمان، اور قیامت کی ہولناکیوں سے نجات عطا فرمادے گا۔ ساتھ ہی دنیا وآخرت کی اُس کی جملہ حاجتیں بھی اپنے لطف وکرم سے پوری کردے گا۔

## دیرینہ آرزو

یوں تو ہر اِنسان اپنے ساتھ آرزوؤں کا ایک جہان رکھتا ہے؛ مگر ایک عاشق رسول جس آرزو کو اپنے دل میں بسائے رکھتا ہے وہ صرف اور صرف دولت دیدارِ مصطفٰی ہے؛ تاکہ اُس کی برکت سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اُس پر فیوض واَنوار کی بارش فرمائے اور سربستہ راز اُس کے لیے منکشف کردے، پھر وہ صبح وشام رحمتوں کی اُسی رم جھم برسات میں نہاتا رہے، اور نوازشِ مولا پاتا رہے۔ خداوند قدوس اپنی رحمت سے جسے چاہتا ہے ایسے فیضان کے لیے خاص کرلیتا ہے، اور وہ مختار ہے جو چاہے کرے!۔

# ترتیبِ فوائد کی حکمت

اے عاشقانِ خیر الوریٰ! آپ کو یہ جان کر یقیناً خوشی ہوگی کہ میں نے اِس کتاب میں ایسے زبردست قسم کے فوائد اِکٹھا کر دیے ہیں جو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرانے میں آپ کے معاون ومددگار رہوں گے۔ اِن فوائد کی تعداد کوئی سو سے زیادہ ہے، جنھیں میں نے متعدد معتبر کتب سے جمع کیے ہیں، جب کہ ان میں آپ کو بعض ایسے فوائد بھی ملیں گے جو میں نے اپنے معاصر مشائخ وصالحین اور معتمد اہل فضل وعرفان کی زبان سے سن کر اس میں شامل کیے ہیں۔

گرچہ کتاب کا حجم چھوٹا ہے؛ لیکن اِس میں کیا کچھ پنہاں ہے وہ تو آپ کو مطالعے کے بعد ہی معلوم ہوگا؛ لہٰذا اِس کے مطالعے میں جٹ جائیں، اور اپنی فکر کو مہمیز لگائیں۔ ایسی بشارتیں آپ کو نصیب سے مل رہی ہیں؛ ورنہ اس دور میں بھلا کون کسی کو ایسے اَسرارِ سربستہ کی خبر دینے لگا!۔ اُس سمیع وبصیر کی ذات پر ہمارا پورا بھروسہ ہے جسے ہماری آنکھیں تو دیکھنے سے قاصر ہیں؛ مگر جملہ آنکھیں (اور سارے لوگ) اس کی نگاہ میں ہوتے ہیں۔ وہ اپنے بندوں پر بڑا ہی لطف فرمانے والا اور پل پل کی خبر رکھنے والا ہے۔

قبل اس کے کہ ہم اُن گراں بہا فوائد کا بیان شروع کریں، اس تعلق سے وارد شدہ صریح آیات اور صحیح اَحادیث کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہیں؛ لہٰذا نصیحتوں کے اِن پھولوں کو دِل کے طاقوں میں سجائیں اور مجھے اپنی نیک دعاؤں میں یاد فرمائیں؛ تاکہ کل وہ میری فوز وفلاح کا سامان بن جائیں جب مال واَولاد کسی کے کچھ کام نہ آئیں گے بجز اس کے کہ جو قلب سلیم لے کر حاضر بارگاہِ اِلٰہ ہوا ہو، اور یقیناً یہی دلِ بینا اِنسان کو صراطِ مستقیم پر گامزن رکھتا ہے۔ (بقولِ عارفِ مشرق۔

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب ☆ آنکھ کا نور دل کا نور نہیں)

# سچے خوابوں کی حقیقت

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مندرجہ ذیل فرمان کی بابت دریافت کیا :

**لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِي الْحَيوٰةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ٥** (سورۂ یونس:۱۰/۶۴)

ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت ومقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت و شفاعت کی-یا- دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)۔

تو سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تونے مجھ سے ایک ایسی چیز کے بارے میں سوال کیا ہے کہ تم سے پہلے میرے کسی اُمتی نے اس کے متعلق نہ پوچھا تھا۔ (تو تمہیں معلوم ہونا چاہیے کہ) اِس سے مراد سچے خواب ہیں جسے ایک شخص خود دیکھتا ہے، یا اُس کے لیے (کسی اور کو) دکھایا جاتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یارسول اللہ! ایک شخص ہے کہ جب کوئی اچھا کام کرتا ہے تو لوگ اُس کی تعریف و توصیف کرنے لگتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (وہ دراصل ایک مومن کا نقد اِنعام ہوتا ہے)۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آیت کریمہ **لَهُمُ الْبُشْرىٰ فِي الْحَيوٰةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ** کے متعلق فرمایا کہ اس سے مراد سچے خواب ہیں جس کے ذریعہ ایک مومن کو بشارت دی جاتی ہے، اور یہ سچے خواب نبوت کا چھیالیسواں ٹکڑا ہوتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ آیت کے تحت سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا یہ فرمان روایت کیا ہے کہ 'دنیا میں اِس سے مراد تو سچے خواب ہیں جسے بندہ خود دیکھتا ہے یا اس کے لیے دوسرے کو دکھایا جاتا ہے۔اور آخرت میں اس سے مراد جنت ہے'۔

اور آپ ہی سے ایک روایت یوں بھی آئی ہے کہ آپ نے فرمایا: سچے خواب اللہ کی طرف سے ایک نوید اور بشارت ہوتے ہیں۔

حضرت اُم کرز کعبیہ سے مروی کہ میں نے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے :

**ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِيَتِ الْمُبَشَّرَاتُ .** (۱)

یعنی سلسلہ نبوت تو بند ہو چکا ہے، البتہ اِلہام و بشارت کا سلسلہ قائم رہے گا۔

تفسیر ابن کثیر کے صفحہ ۴۳۹ پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل ہوئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**لَنْ يَّبْقَ بَعْدِي مِنَ النُّبُوَّةِ إلَّا الْمُبَشَّرَاتُ، قَالُوْا وَ مَا الْمُبَشَّرَاتُ ؟ قَالَ الرُّؤيَا الصَّالِحَةُ ...** (۲)

یعنی میرے بعد نبوت باقی نہیں رہے گی، ہاں! بشارتیں ہوتی رہیں گی۔لوگوں نے پوچھا: یہ بشارتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: سچے خواب۔

---

(۱) سنن ابن ماجہ:۱۱/۳۷۰ حدیث: ۳۸۸۶......مسند احمد:۱۱۷/۵۵ حدیث: ۲۵۸۹۰......سنن دارمی: ۶/ ۳۸۰ حدیث: ۲۱۹۳...... صحیح ابن حبان: ۲۵/ ۱۴۳ حدیث: ۶۱۵۴...... مشکل الآثار طحاوی: ۵/ ۱۶۳ حدیث: ۱۸۱۲......کنز العمال: ۱۵/۳۷۶ حدیث: ۴۱۴۵۳......مسند جامع: ۵۳/ ۱۳ حدیث: ۱۷۷۴۲......تحفۃ الاشراف:۱۱/۴۱۰ حدیث:۱۸۳۴۸...... روضۃ المحدثین:۷/۱۷۱ حدیث:۲۹۴۶۔

(۲) موطا امام مالک: ۶/ ۲۸ حدیث: ۱۵۰۶......کنز العمال: ۱۵/۳۶۸ حدیث: ۴۱۴۰۸......صحیح بخاری:۲۱/ ۳۴۱ حدیث: ۶۴۷۵...... مشکوٰۃ المصابیح: ۲/۵۴۳ حدیث: ۴۶۰۶......معجم کبیر طبرانی: ۳/۲۹۷ حدیث: ۲۹۷۹......شعب الایمان بیہقی: ۱۰/۲۶۷ حدیث: ۴۵۶۳......شرف اصحاب الحدیث خطیب بغدادی: ۱/ ۲۷۳ حدیث: ۲۲۱...... مجمع الزوائد و منبع الفوائد: ۳/۲۵۱...... کشف الخفاء : ۱/ ۴۱۸ حدیث: ۱۳۴۱......مسند جامع: ۵۱/۱۷۵ حدیث: ۱۷۰۷۹......تحفۃ الاشراف: ۱۱/۴۱۰ حدیث: ۱۳۱۶۰۔

# خواب میں زیارتِ نبوی حق ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِرشاد فرمایا :

**مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَتَمَثَّلُ بِي .** (۱)

یعنی جس نے مجھے دیکھا، اس نے دراصل مجھے ہی دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میری مثل نہیں بن سکتا!۔

حضرت انس ہی سے ایک دوسری روایت یوں آئی ہے کہ رحمت عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَزَيا بِي .** (۲)

یعنی جس نے مجھے دیکھا، اس نے یقیناً حق کو دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میرے نزدیک نہیں آسکتا!۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشادفرمایا :

**مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَايَتَكَوَّنُنِي .** (۳)

---

(۱) صحیح بخاری: ۲۱/۳۴۹ حدیث: ۶۴۷۸ ...... صحیح مسلم: ۱۱/۳۶۰ حدیث: ۴۲۰۶ ...... سنن ترمذی: ۸/۲۳۶ حدیث: ۲۲۰۲ ...... سنن ابن ماجہ: ۱۱/۳۷۶ حدیث: ۳۸۹۱ ...... مسند احمد: ۱۴/۴۲۱ حدیث: ۶۸۷۱ ...... مصنف ابن ابی شیبہ: ۷/۲۳۳ حدیث: ۶ ...... مسند ابویعلی موصلی: ۷/۳۱۱ حدیث: ۳۱۹۷۔

(۲) صحیح بخاری: ۲۱/۳۵۳ حدیث: ۶۴۸۲ ...... مسند احمد: ۱۵/۲۷۹ حدیث: ۷۲۳۸ ...... صحیح ابن حبان: ۲۵/۱۵۳ حدیث: ۶۱۵۹ ...... کنز العمال: ۱۵/۳۸۳ حدیث: ۴۱۴۸۵ ...... مسند جامع: ۱۴/۲۹۵ حدیث: ۴۵۶۹۔

(۳) صحیح بخاری: ۲۱/۳۵۳ حدیث: ۶۴۸۲ ...... مسند احمد: ۱۵/۲۷۹ حدیث: ۷۲۳۸ ...... صحیح ابن حبان: ۲۵/۱۵۳ حدیث: ۶۱۵۹ ...... کنز العمال: ۱۵/۳۸۳ حدیث: ۴۱۴۸۵ ...... مسند جامع: ۱۴/۲۹۵ حدیث: ۴۵۶۹۔

یعنی جس نے مجھے دیکھا، اس نے حقیقت میں حق کو دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میری صورت اختیار نہیں کرسکتا!۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ 'شیطان کبھی میرا روپ نہیں دھار سکتا'۔

دراصل مصطفےٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق کے مظہر کامل ہیں، تو جو کچھ اُن کے لب ہائے مبارک سے نکلتا ہے، اور سنا جاتا ہے وہ مبنی برحق ہوتا ہے۔

ایک اور مقام پر مزید وضاحت کے ساتھ آقائے کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا:

مَنْ رَآنِي فَإِنِّي أنَا هُوَ فَإِنَّه لَيسَ للشَّيْطَانِ أنْ يَتَمَثَّلَ بِي .(۱)

یعنی جس نے مجھے دیکھا، تو بلاشبہہ وہ میں ہی تھا؛ کیوں کہ شیطان کی کیا مجال کہ میرا روپ دھار سکے!۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لايَتَخَيَّلُ بِي، وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَّأرْبَعِيْنَ جُزْءاً مِنَ النُّبُوَّةِ .(۲)

یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا، تو اس نے یقیناً مجھی کو دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میری شکل میں نہیں آسکتا!۔ نیز مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں ٹکڑا ہوا کرتا ہے۔☆

---

(۱) سنن ترمذی:۲۴۳/۸ حدیث:۲۲۰۶......کنزالعمال:۳۸۱/۱۵ حدیث:۴۱۴۷۳......مسند جامع:۱۱۰/۴۴ حدیث:۱۴۴۴۴۔

(۲) صحیح بخاری:۳۵۰/۲۱ حدیث:۶۴۷۹......سنن ابن ماجہ:۳۷۷/۱۱ حدیث:۳۸۹۲......مسند احمد بن حنبل: ۴۱۳/۷ حدیث:۳۳۷۸۔

..........................................................................................

(☆) علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ (م۸۵۲ھ) حضرت سیدنا حلیمی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ مذکورہ حدیث پاک میں نبوت کے چھیالیس ٹکڑوں سے نبوت کے چھیالیس خصائص مراد ہیں۔ پھر انھوں نے وہ خصائص درج ذیل ترتیب سے بیان فرمائے ہیں :

۱- بغیر کسی واسطے کے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کلام کرنا۔
۲- بغیر کلام کے اِلہام، یوں کہ کسی حِس اور اِستدلال کے بغیر اپنے دل میں کسی چیز کا علم پانا۔
۳- فرشتے کے ذریعہ وحی ہونا کہ اسے دیکھ کر اس سے کلام کریں۔
۴- فرشتے کا دل میں کوئی بات ڈالنا اور یہ ایسی وحی ہے جو دل کے ساتھ خاص ہے، سماعت کو اس میں دخل نہیں۔ حضرت سیدنا حلیمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کبھی فرشتہ کسی نیک آدمی کے دل میں بھی کوئی بات ڈالتا ہے؛ مگر اس طرح کہ دشمن پر غلبہ کی خواہش دلائے، کسی شے کی رغبت دے اور کسی چیز سے ڈرائے وغیرہ۔ تو اس کے سبب اس نیک آدمی سے شیطانی وسوسہ زائل ہوجاتا ہے، اور یہ اس طرح نہیں ہوتا کہ اس سے احکام، اور وعدہ ووعید کے علم کی نفی ہوجائے؛ کیوں کہ یہ تو نبوت کے خصائص میں سے ہے۔
۵- عقل کا کامل ہونا کہ اس میں انھیں کوئی عارضہ اَصلاً لاحق نہیں ہوتا۔
۶- باکمال قوتِ حافظہ یہاں تک کہ لمبی سورت یکبارگی سن کر یاد کرلینا کہ پھر اس کا ایک حرف بھی نہ بھولے۔
۷- اجتہاد میں خطا سے محفوظ ہونا۔
۸- عقل وفہم کی غیر معمولی ذہانت ہونا جس کے ذریعہ مسائل کے اِستنباط میں انھیں مہارت ہوتی ہے۔
۹- بصارت کا قوی ہونا حتیٰ کہ زمین کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی چیز دیکھ لینا۔
۱۰- سماعت ایسی مضبوط ہونا کہ زمین کے ایک کنارے کھڑے ہوکر دوسرے کنارے کی آواز کو سن لینا جو دوسرے نہ سن سکیں۔
۱۱- سونگھنے کی غیر معمولی قوت ہونا جیسے حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام کا بہت دور سے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص لائے جانے پر ان کی خوشبو سونگھ لینے کا واقعہ ہے۔
۱۲- جسم کی بہت زیادہ قوت، حتی کہ تیس راتوں کی مسافت ایک رات میں طے کرلینا۔
۱۳- آسمانوں کی طرف تشریف لے جانا۔
۱۴- گھنٹی کی آواز کی مثل وحی نازل ہونا۔
۱۵- بکریوں کا ان سے کلام کرنا۔
۱۶- نباتات۔
۱۷- درخت کے تنے۔
۱۸- اور پتھروں کا ان سے بات کرنا۔
۱۹- بھیڑیے کے چیخنے کو سمجھنا کہ اس کے لیے کوئی حصہ مقرر کیا جائے۔
۲۰- اونٹ کے بلبلانے کو سمجھنا۔
۲۱- متکلم کو بغیر دیکھے اس کی بات سن لینا۔
۲۲- جنات کو دیکھنے پر قادر ہونا۔

۲۳- غائب اَشیا کی مثال 'یعنی نقشہ' ان کے سامنے ظاہر کردیا جانا جیسا کہ معراج کی صبح بیت المقدس کا نقشہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منے کیا گیا۔

۲۴- کسی بھی حادثہ کی وجہ جان لینا جیسا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونٹنی کے بیٹھنے کی وجہ جان لی اور فرمایا تھا کہ 'ابرہہ کے ہاتھی کو روکنے والی ذات نے اسے روک دیا'۔

۲۵- نام سے کام پر استدلال کرنا جیسا کہ سہیل بن عمرو حاضر خدمت ہوا تو ارشاد فرمایا کہ 'اللہ تعالیٰ نے تمہارا معاملہ آسان کردیا'۔

۲۶- آسمان کی کوئی چیز دیکھ کر زمین پر واقع ہونے والے کام پر استدلال کرنا جیسے ایک بار بادل کو دیکھ کر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ بادل بنوکعب کی مدد کے لیے برس رہا ہے۔

۲۷- پیٹھ پیچھے کے حالات ملاحظہ کرلینا (جیسا کہ دورانِ نماز ایک شخص کو داڑھی سے کھیلتے ہوئے ملاحظہ فرمایا)۔

۲۸- وصال کر جانے والے کے متعلق کسی بات کی اِطلاع دینا جیسا کہ حالت جنابت میں جامِ شہادت نوش کرنے والے صحابی سیدنا حنظلہ کے متعلق خبر دی کہ 'میں دیکھ رہا ہوں کہ ملائکہ اسے غسل دے رہے ہیں'۔

۲۹- کسی شے کے ظہور سے مستقبل کی فتح پر استدلال کرنا جیسا کہ غزوۂ خندق کے دن ہوا۔

۳۰- دنیا میں رہتے ہوئے جنت ودوزخ کا مشاہدہ فرمانا۔

۳۱- فراست 'یعنی ظاہر سے باطن کو جان لینا'۔

۳۲- درخت کا اِطاعت کرنا حتیٰ کہ ایک درخت جڑوں اور ٹہنیوں سمیت ایک جگہ سے دوسری جگہ آیا اور پھر واپس اپنی جگہ چلا گیا۔

۳۳- ہرن کا قصہ اور اس کا اپنے چھوٹے بچہ کی حاجت کی شکایت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کرنا۔

۳۴- خواب کی تعبیر ایسی بیان کرنا جس میں خطا کا ذرا سا بھی اِحتمال نہ ہو۔

۳۵- درخت پر موجود پکی کھجوروں کا اندازہ کرکے بتادینا کہ 'ان سے اتنے اتنے وزن کے چھوہارے بنیں گے'۔ اور بغیر کمی بیشی کے ویسا ہی وقوع ہونا۔

۳۶- اَحکام کی ہدایت دینا۔

۳۷- دینی ودنیاوی سیاست کی طرف رہنمائی فرمانا۔

۳۸- عالم کی ہیئت اور اس کی بناوٹ کی طرف ہدایت فرمانا۔

۳۹- اِصلاحِ بدن کے لیے طب کے مختلف طریقوں کی طرف رہنمائی فرمانا۔

۴۰- عبادت کے طریقوں کی طرف رہنمائی کرنا۔

۴۱- نفع بخش صنعتوں کی طرف ہدایت فرمانا۔

۴۲- مستقبل کے حالات پر مطلع ہونا۔

۴۳- گذرے ہوئے حالات کی خبر دینا کہ جن کو نبی غیب داں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کسی نے بیان نہ کیا تھا.

۴۴- لوگوں کے رازوں اور پوشیدہ باتوں پر انھیں مطلع کرنا۔

۴۵- اِستدلال کے طریقے سکھانا۔

۴۶- زندگی گزارنے کے سنہرے اُصولوں سے آگاہ فرمانا۔

(فتح الباری شرح بخاری، کتاب التعبیر: ۳۱۳/۱۳) - چریا کوٹی -

مذکورہ بالا متعدد اَحادیث طیبہ میں شیطان کے ساتھ عدم مماثلت کی جو بات کی گئی ہے اُس کی کئی حکمتیں ہیں، فرمایا کہ 'شیطان میری طرح بن کر نہیں آسکتا!'، وہ میری شکل نہیں اِختیار کرسکتا، وہ میرا روپ نہیں دھار سکتا!۔ یعنی اس سے آپ اَندازہ کرسکتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمثیل کے لیے جتنی لغتیں اور صیغے بیان ہوسکتے تھے سب کے سب بیان فرمادیے۔ گویا شیطان سے عدم مماثلت میں اَب نہ تو کسی شک کی گنجائش رہی، اور نہ ہی کسی شبہے کا اِحتمال، نہ خواب میں اور نہ ہی بیداری میں۔

امام ابن باقلانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ اِن حدیثوں کا مفاد یہ ہے کہ آفتابِ نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار وزیارت بالکل سچ اور حق ہے، یہ کبھی بھی وہم یا شیطان کا کرشمہ نہیں ہوسکتا!۔

دیگر محدثین فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کی سعادت پائی، اس نے حقیقت میں آپ کو دیکھ لیا۔ اور ایسا مراد لینے میں نہ تو کوئی مانع ہے، اور نہ ہی یہ عقلاً محال ہے کہ اِس کو اس کے ظاہر سے پھیرنے کی زحمت کی جائے۔

جہاں تک رہی بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بسا اوقات اصل حالت میں نظر نہ آنے کی، یا بیک وقت دو یا زیادہ مقامات پر دیکھے جانے کی، تو یہ دراصل دیکھنے والے کے خیال میں اِختلاط کا نتیجہ ہوتا ہے؛ ورنہ ایسا ہونا شاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات میں سے نہیں ہے؛ کیوں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات دکھائی دی جانے والی حضور اقدس ہی کی ذات ہوگی۔ اس میں ادراک شرط نہیں اور نہ قربِ مسافت۔ اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ وہ مدفون ہو یا زمین کے اوپر ہو؛ البتہ اُس کا موجود ہونا ضروری ہے۔

اور حضور رحمت عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اقدس کے فنا ہونے پر کوئی

دلیل ہے ہی نہیں؛ بلکہ بہت سی صحیح اَحادیث میں واضح طور پر یہ موجود ہے کہ نہ صرف سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ دیگر انبیا و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اَجسامِ مبارکہ بھی باقی اور محفوظ ہیں؛ بلکہ یہاں تک آیا ہے کہ وہ اپنی قبروں میں نمازیں اَدا کرتے ہیں، اور اُن کے نیک اَعمال اُن کی ظاہری حیات کی طرح بدستور جاری رہتے ہیں۔(۱)

## بیداری میں دیدارِ مصطفےٰ - اور اقوالِ علما

شیخ احمد بن حجر ہیتمی مکی کے 'فتاویٰ حدیثیہ' صفحہ ۲۲۵ پر ایک سوال درج ہے کہ کیا بیداری میں زیارتِ نبوی کرنا ممکن ہے؟۔تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا: اہل علم کا اس سلسلے میں اِختلاف ہے، کچھ نے بالکل اِنکار کردیا ہے؛ جب کہ بعض نے اِسے جائز مانا ہے، اور از روے شرع یہی بات حق و درست معلوم ہوتی ہے۔ ناممکن جاننے والے علما پر کوئی تنقید کیے بغیر اِس کے جواز کی دلیل بخاری کی اس مشہور حدیث سے پکڑی جاسکتی ہے جس میں آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

**من رآني في المنام فسيراني في اليقظة .(۲)**

یعنی جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ جلد ہی بیداری میں دیکھنے کا بھی شرف پائے گا۔

یعنی اپنے سر کی آنکھوں سے بھی مجھے دیکھے گا۔ جب کہ بعض نے کہا کہ اس سے سر نہیں بلکہ دل کی آنکھیں مراد ہیں۔ تاہم اس سے قیامت میں آقا علیہ السلام کی زیارت کو مراد لینا کسی طور درست معلوم نہیں ہوتا۔ جب حدیث میں بیداری کا لفظ مطلق آیا ہے تو

(۱) الذخائر المحمدیہ، سید علوی مالکی: ۱۱۵۔

(۲) صحیح بخاری: ۳۴۹/۲۱ حدیث: ۶۴۷۸ ...... صحیح مسلم: ۳۶۱/۱۱ حدیث: ۴۲۰۷ ...... سنن ابوداؤد: ۲۱۱/۱۳ حدیث: ۴۳۶۹ ...... مسند احمد: ۹۹/۴۶ حدیث: ۲۱۵۵۸ ...... معجم کبیر طبرانی: ۲۰۷/۱۴ حدیث: ۱۶۰۱۵۔

پھر اُسے کسی چیز کے ساتھ خاص کرنے کا کیا فائدہ!؛ کیوں کہ بروزِ محشر تو آقا کی ساری اُمت سرعام اُن کی شانِ محبوبی ملاحظہ کرے گی، خواہ اس نے خواب میں آقا کی زیارت کی ہو یا نہ کی ہو۔

لہٰذا حدیث کی مراد یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھنے والا حسب وعدہ بیداری میں بھی دیدارِ مصطفیٰ سے مشرف ہوگا، خواہ ایک ہی بار؛ تاکہ آقا علیہ السلام کا کیا ہوا وعدۂ مبارکہ سچ ثابت ہو؛ کیوں کہ ایسا ہو نہیں سکتا کہ وہ وعدہ خلافی فرمائیں۔ عامۃ الناس کے لیے اکثر و بیشتر اس کا وقوع قبل از موت اُس وقت ہوتا ہے جب جان لبوں پر ہوتی ہے، تو طائر روح اُس وقت تک اُس کے قفس جسم سے پرواز نہیں کرتا جب تک کہ وہ اُس وعدے کو پورا ہوتا ہوا نہ دیکھ لے۔

لیکن خواص کا معاملہ اس سے جدا ہے کہ انھیں یہ سعادت اُن کی اہلیت، شوق ورغبت تعلق ونسبت، اور اتباعِ سنت کے مطابق دم رخصتی سے پہلے عطا کردی جاتی ہے، اور انھیں رکاوٹ اِنہی مذکورہ چیزوں میں کمی کے باعث ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

(اسی سے کچھ ملتی جلتی بڑی دلچسپ بات علامہ سید محمد بن علوی مالکی نے 'ذخائر محمدیہ' میں بھی کی ہے، وہ فرماتے ہیں: ارشادِ رسالت مآب ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو وہ عنقریب مجھے بیداری میں بھی دیکھے گا۔ اس کے بارے میں علما کا خیال ہے کہ یہ دیدار حالت بیداری میں دنیا کے اندر ہی ہوگا، اگرچہ موت کے قریب ہی کیوں نہ ہو۔

جن لوگوں نے بیداری کے دیدار کو آخرت کے دیدار سے تعبیر کیا ہے، اہل علم نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن تو ہر مومن سرکارِ اقدس علیہ السلام کے دیدار سے شرف یاب ہوگا، چاہے اس نے عالم دنیا میں دیدار کیا ہو یا نہ کیا ہو؛ بلکہ کفار ومنافق بھی قیامت کے دن نو بہارِ شفاعت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھیں گے، اور آپ کے مقام ومرتبے کو تسلیم کریں گے۔

دنیا میں بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ بعض اہل ایمان کو فراست وبصیرت جیسے کمال سے نواز دیتا ہے اوران کے دل کو صاف وشفاف بنا دیتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اِرشادِ گرامی ہے :

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ، اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ، اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ، نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ o (سورۂ نور:۳۵/۳۴)

اللہ آسمانوں اورزمین کا نور ہے،اس کے نور کی مثال (جونورِمحمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں دنیامیں روشن ہے )اس طاق (نماسینہ اقدس) جیسی ہے جس میں چراغ (نبوت روشن) ہے؛ (وہ) چراغ، فانوس (قلبِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں رکھا ہے۔ (یہ) فانوس (نورِالٰہی کے پرتو سے اس قدرمنور ہے) گویا ایک درخشندہ ستارہ ہے (یہ چراغِ نبوت) جوزیتون کے مبارک درخت سے (یعنی عالم قدس کے بابرکت رابطۂ وحی سے یا اَنبیاورسل ہی کے مبارک شجرۂ نبوت سے ) روشن ہوا ہے نہ (فقط) شرقی ہے اورنہ غربی (بلکہ اپنے فیضِ نور کی وسعت میں عالم گیر ہے)۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تیل (خود ہی) چمک رہا ہے اگرچہ ابھی اسے (وحی ربانی اورمعجزاتِ آسمانی کی) آگ نے چھوا بھی نہیں، (وہ) نور کے اوپر نور ہے، (یعنی نورِ وجود پر نورِ نبوت گویا وہ ذات دوہرے نور کا پیکر ہے)۔

دراصل یہ تمثیل ہے اُن لوگوں کی جن کے دلوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے نورِ ایمان کے علاوہ علوم ومعارف سے بھی منور کردیا ہے۔اور یہ تمثیل ہے عارف کے دل، اوراس کے معارف کی، جوکوئی اس طرح کے دل کا مالک ہو وہ درحقیقت حالتِ بیداری میں بھی تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا اہل ہے اوراسی طرح دوسرے غیوب کا بھی۔(۱)

(۱) الذخائرالمحمدیہ، سید محمد بن علوی مالکی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہمیں بھی اس کا اہل بنائے، ہمارے دلوں کو بھی وہ فراست مومنانہ نصیب کرے، اور اس راہ کا مسافر بننے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ بے شک اسے ہر چیز پر کامل قدرت ہے، اور وہ دعائیں بھی قبول فرماتا ہے۔ وہ کتنا اچھا حامی وناصر ہے!۔

**وصلی اللّٰہ علی البشیر النذیر، والسراج المنیر وعلیٰ آلہ و صحبه والتابعین لهم إلی یوم الدین، والحمد للّٰہ رب العٰلمین**

## خواب-اور علم مکاشفہ کی باریکیاں

امام ابوحامد غزالی رضی اللہ عنہ 'احیاء علوم الدین' میں فرماتے ہیں :

ہم جیسے لوگوں کے لیے تو بس ایک دھندلا سا مشاہدہ ہی ممکن ہے، اگر چہ یہ بھی نبوی مشاہدہ ہے۔ اور اس سے ہماری مراد خواب ہے جو نبوت کے انوار میں سے ایک نور ہے۔ جس کے متعلق سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: 'اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں ٹکڑا ہوا کرتے ہیں'۔

خواب بھی ایک انکشاف ہے، اور اس وقت ہوتا ہے جب دل سے پردہ ہٹ جاتا ہے۔ اسی لیے صرف اس شخص کے خواب کا اِعتبار ہوتا ہے جو نیک چلن اور راست باز ہو؛ لیکن جو شخص بہت زیادہ جھوٹ بولتا ہے اس کا خواب قابل اِعتبار نہیں ہوتا۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جس شخص کے معاصی زیادہ ہوتے ہیں اس کا دل سیاہ ہوجاتا ہے، اور وہ نیند کے عالم میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ خوابِ پریشاں کہلاتا ہے۔ اسی لیے تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سونے سے پہلے وضو کا حکم دیا ہے تاکہ آدمی پاک ہو کر سوئے۔

اس حدیث میں باطن کی طہارت کے لیے تکمیل اور تتمہ ہے۔ آپ دیکھیں نا کہ جب باطن صاف ہوتا ہے تو قلب مبارک پر مکہ مکرمہ میں داخلہ منکشف ہوگیا تھا؛ حتیٰ کہ اللہ

تبارک وتعالیٰ نے آپ کے مکاشفے کی تصدیق کے لیے یہ آیت نازل فرمائی :

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ o (سورۂ فتح:۴۸/۲۷)

بے شک اللہ نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حقیقت کے عین مطابق سچا خواب دِکھایا تھا۔

شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو سچا خواب نہ دیکھ پاتا ہو؛ ورنہ عام طور پر لوگ خواب میں ایسی باتیں دیکھ لیتے ہیں جو بعد میں حقیقت بن کر سامنے آتی ہیں۔خواب کا سچا ہونا، اور نیند میں اُمورِ غیب کی معرفت اللہ تعالیٰ کے عجائب صنعت اور فطرتِ انسانی کے روشن اور عمدہ پہلوؤں میں سے ایک پہلو ہے،اور عالم ملکوت پر واضح ترین دلیل ہے۔

مخلوق جس طرح قلب اور عالم کے دیگر عجائبات سے غافل ہے اسی طرح وہ خواب کے عجائب سے بھی غافل ہے؛ لیکن خواب کی حقیقت کا بیان علومِ مکاشفہ کے دقائق سے متعلق ہے اور یہاں علم معاملہ سے ہٹ کر گفتگو نہیں کی جا سکتی۔(۱)

## دیدارِ مصطفےٰ کی گوناگوں شکلیں

اے عاشقانِ رسول! یہ بات ذہن نشیں رکھیں کہ توفیق الٰہی جس کے شامل حال ہوتی ہے، وہ شہنشاہِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت سی شکلوں میں ملاحظہ کرتا ہے۔ اور ایسا کچھ دیکھنے والے کے مرتبہ وحال کے باعث ہوتا ہے؛ کیوں کہ اس کے اِستقامت وخدا خوفی اور صحیح طور پر اَدائیگی فرائض کی کیفیت یکساں نہیں ہوتی۔ پھر جیسے جیسے دیکھنے والے کے اَحوال واَفعال سنورتے جاتے ہیں جانِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جمال جہاں آرا بھی اُس کے لیے بدستور بڑھتا چلا جاتا ہے۔

(۱) احیاء علوم الدین::۴/۵۰۴۔

کبھی وہ آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بالکل اُسی طرح دیکھتا ہے جیسا اُس نے کتبِ شمائل میں آپ کی بابت پڑھ رکھا تھا؛ حالاں کہ تاجدارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن و جمال، آپ کے اَوصافِ حمیدہ، کمالاتِ چیدہ، اَنوار وتجلیات، اور فیوض و برکات اس سے کہیں بڑھ کر ہیں۔ ہم صحیح طور پر اس کا تصور بھی نہیں کرسکتے، اس کا صحیح علم اُس خالق ومالک عزوجل ہی کو ہے۔ (ع: مقامِ مصطفیٰ کیا ہے محمد کا خدا جانے)

شیخ یوسف نبہانی نے ایک مرتبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بارگاہ میں اِستدعا کی کہ اے پروردگار! مجھے خواب میں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُسی طرح دیدار کرا جیسے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے سرکی آنکھوں سے اُس حسن بے پناہ فخرِ اِنس وجاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تکا کرتے تھے۔

چنانچہ آپ نے اس مقصد کے حصول کے لیے جب تین ہزار بار سورۂ اِخلاص کا ورد کیا تو قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا اور ایسے عظیم وجلیل اَوصاف کے ساتھ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا کہ خود اِعترافِ عجز کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اُس مبارک خواب کی تعبیر وتشریح میرے لیے حرف وصوت سے ممکن ہی نہیں – اللہ ایسا خوابِ گراں مایہ انھیں مبارک فرمائے –

'مفاتیح المفاتیح' میں آتا ہے کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق سے کچھ اَدھورا اور ناقص خواب دیکھتا ہے، تو یہ دراصل دیکھنے والے کے اَحوال ومرتبے کا قصور وفتور ہوتا ہے کہ (سنت وشریعت پر) اِستقامت وثباتِ قدمی کے معاملے میں اس کے اَحوال بدلتے رہتے ہیں۔ شہنشاہِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثال آئینے کی سی ہے (کہ جو جیسا ہوتا ہے وہ آئینے میں ویسا ہی نظر آتا ہے)۔

ابوحامد غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

(دیدارِ مصطفیٰ سے) مراد یہ نہیں ہوتا کہ دیکھنے والا سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کا بدن مبارک اور جسم اقدس دیکھتا ہے بلکہ اسے اس کا عکس وتمثیل نظر آتا ہے۔تو گویا وہ مثال ایک آلے کی مانند ہوئی کہ جو نفس معنی ومفہوم پیش کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اَب آلہ کبھی حقیقی ہوتا ہے اور کبھی خیالی۔اور نفس خیالی مثال نہیں؛ لہٰذا وہ جو شکل دیکھتا ہے وہ اصلاً نہ روحِ مصطفیٰ ہوتی ہے، اور نہ اُن کی اصل شخصیت؛ بلکہ سچی بات یہ ہے کہ وہ ایک عکس ومثال ہوتی ہے۔واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

رفیق گرامی! موضوع کی مناسبت سے بہتر ہوگا کہ امام مناوی کی کتاب 'فیض القدیر' سے بھی کچھ نقل کردیا جائے؛ شاید وہ بھی اِتمام فائدہ اور اِس نکتے کو سمجھنے میں معاون ہو۔اور توفیق ونصرت اللہ ہی کی جانب سے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے مجھے ہی دیکھا؛ کیوں کہ شیطان کبھی میری شکل میں نہیں آسکتا!۔

من رآني في المنام کی شرح میں آتا ہے کہ اس سے سونے کی حالت مراد ہے؛ مگر عصام کہتے ہیں کہ 'سونے کی حالت' محل نظر ہے، اور اس سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والے نے مجھے بالکل اُنھیں صفات کے ساتھ دیکھا جن پر میں ہوں؛ گویا دیکھنے والے کو بشارت دی جارہی ہے کہ اس نے درحقیقت مجھے میری اصل ہیئت کے ساتھ دیکھ لیا۔

اب اس صورت میں شرط وجزا متحد نہ ہوئیں، اور یہاں دراصل خبر دینا مقصود ہے کہ جس نے مجھے دیکھ لیا تو اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا دیکھنا بالکل حق وسچ تھا، کوئی خوابِ پریشاں یا تخیلاتِ شیطانیہ نہیں تھا۔ پھر اس معنی کی مزید تائید وتوثیق کے لیے آگے یہ فرمادیا کہ 'شیطان کبھی میرا روپ نہیں دھار سکتا'۔

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یوں بھی ہے کہ 'شیطان کو حق نہیں پہنچتا ہے کہ وہ میری شکل وشباہت اِختیار کرے'۔

دوسری روایت میں یوں ہے کہ 'اُسے میری صورت میں متمثّل ہوکر آنے کا کوئی حق نہیں'۔ اور صحیح مسلم کے علاوہ دوسری روایتوں میں یوں وارد ہوا ہے کہ 'وہ کبھی میرے جیسا بن کر نہیں آسکتا'۔ اور ایسا اس لیے ہے تاکہ وہ اُس روپ میں اپنی زبان سے جھوٹ بولنے کی جرأت نہ کرسکے؛ حتیٰ سونے کی حالت میں بھی، بالکل اسی طرح جس طرح عالم بیداری میں شیطان کا آپ کی صورت دھارنا محال ہے۔ اگر ایسا ہونے لگے پھر تو حق وباطل گڈمڈ ہوکر رہ جائیں۔ اسی سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ جملہ انبیاے کرام کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔

ظاہر حدیث سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ زیارتِ نبوی حق ودرست ہے؛ گرچہ مشہور و معروف صفات کے ساتھ نہ ہو۔ نووی نے اسی کی تصریح کی ہے، مگر ساتھ ہی امام ترمذی اور قاضی عیاض وغیرہ کی طرح آپ نے اس حکم کو مقید مانا ہے کہ (یہ اس وقت ممکن ہے کہ) اگر وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُن کی معروف صورت میں اُن کی حیاتِ ظاہری میں دیدار کرچکا ہو۔ بعض دیگر محققین نے بھی اس کی موافقت کی ہے۔

پھر اگر یہ اعتراض کیا جائے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ کو آپ کی معروف صورت کے برعکس دیکھا جائے، جب کہ دو مختلف جگہوں پر دو شخص آپ کو ایک ہی حالت میں دیکھ رہے ہیں۔ بدن تو آخر ایک ہی ہے جو بیک وقت ایک ہی جگہ پر رہ سکتا ہے۔

جواب یہ ہے کہ یہاں ذات میں تغیر مراد نہیں بلکہ صفات میں؛ تو آپ کی ذاتِ مبارک اللہ کے چاہے سے کہیں بھی ہوسکتی ہے؛ مگر آپ کی صفات ذہنوں میں خیال بن کر جلوہ فگن ہوتی ہیں۔ اور اس میں اِدراک شرط نہیں اور نہ قربِ مسافت۔ نہ یہ شرط ہے کہ وہ زمین کے اوپر حیاتِ دنیوی کے ساتھ ظاہر ہو؛ البتہ اس کا موجود ہونا ضروری ہے۔(۱)

(۱) فیض القدیر، مناوی: ۶/۱۳۱۔

# ایک شب میں بہت سوں کا دیدارِ مصطفیٰ کرنا

اُمت کے علما و اَکابر کے بقول تمام اہل زمین کے لیے ایک ہی رات میں حضور تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ممکن ہے؛ کیوں کہ تمام عالم آئینہ کی مانند ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیثیت ایک سورج کی سی ہے۔ جب یہ سورج چمکتا ہے تو ہر ایک آئینے کے ظرف کے مطابق اس میں سورج کی صورت نظر آتی ہے۔ اب یہ آئینے پر منحصر ہے کہ وہ بڑا ہے یا چھوٹا۔ صاف ہے یا گندا۔ لطیف ہے یا کثیف۔ تو جس قسم کا شیشہ ہوگا، سورج بھی اسی لحاظ سے اس میں چمکے گا۔ اَب اگر شیشہ گندا یا چھوٹا ہو تو اس میں سورج صاف نظر نہیں آئے گا۔ ایسی صورت میں قصور شیشے کا ہوگا نہ کہ سورج کا۔

یوں ہی جو شخص بھی سرکارِ ابدقرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرتا ہے وہ دراصل اپنے نفس و دل کے آئینے کے مطابق دیکھتا ہے۔ اگر وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صفت کمال پر دیکھتا ہے تو یہ کمال خود دیکھنے والے کا ہے، یا اگر وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کسی نامناسب حالت میں کرتا ہے تو یہ نقص خود دیکھنے والے میں ہے۔

کوئی اِسی ماہ کی بات ہے کہ مدینہ منورہ کی پر بہار فضاؤں میں مکین گنبد خضرا سے نسبت و تعلق رکھنے والے ایک عاشق صادق نے 'السیرۃ العطرۃ' کے عنوان سے سیرت نبوی پر ایک کتاب تالیف کی۔ اس کتاب کی تالیف کے دوران اُس کی قسمت مہربان ہوگئی، اور وہ خواب میں شہنشاہِ کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوا، اور اس نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہایت ہشاش بشاش خوشگوار حالت میں دیکھا۔

لیکن اس نے جن اَنوار و تجلیات کا مشاہدہ اِس بار کیا تھا، اس سے پہلے کے خوابوں میں اُسے وہ ذاتِ نبوی میں نظر نہ آئے تھے، جسے سوچ سوچ کر وہ خواب ہی میں حیران و پریشان ہو رہا ہے کہ نہ معلوم یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں، یا کوئی اور؟۔ ابھی

وہ اسی کشمکش و پیچ کی کیفیت میں مبتلا تھا کہ آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے آواز دے کر بلایا اور فرمایا: اے شخص! میں (تیرا نبی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہوں۔

قابلِ مبارک باد ہیں اس نورِ مبین سے تعلق خاطر جوڑ لینے والے۔ انھیں کو تو اللہ پاک نے کل کائنات کے لیے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ جس وقت وہ سورج ان پر اپنی کرنیں بکھیرتا ہے تو وہ بصارت و بصیرت دونوں کے ساتھ اس کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اور یہ سورج کوئی اور سورج نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَنوار کا سورج ہے۔

جوں جوں اُن کی آنکھیں اس سورج سے روشنی کشید کرتی ہیں ان کے نکہت و نور اور کیف و سرور میں مزید اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ نور اس وقت ان پر جلوے بکھیرتا ہے جب ان کے دلوں کے برتن شفاف ہوتے ہیں۔ یوں ہی حسن سیرت اور اخلاقِ کریمانہ کا رنگ اس وقت چڑھتا ہے جب وہ فرائض کی اَدائیگی میں چوبند ہوتے ہیں، اور ہر وہ چیز محبوب رکھتے ہیں جس کو اللہ و رسول نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا ہے۔

نیز دیدارِ مصطفےٰ کی دولت سے مشرف ہونے والے کا فرض بنتا ہے کہ اللہ کے لیے تواضع و اِنکسار اِختیار کرے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سراپا اَدب بنا رہے۔ اللہ اُسے انھیں مقامات پر دیکھے جو اُسے محبوب و مرغوب ہیں، اور اللہ و رسول کی ناراضگی کے جگہوں پر وہ بھولے سے بھی نہ جائے۔ اگر اس نے یہ خصلتیں اپنے اندر پیدا کرلیں تو پھر ہمہ وقت وہ اللہ کی معیت میں ہوگا۔ اور جو اللہ کے ساتھ ہوتا ہے اللہ اس کے ساتھ ہوتا ہے۔ بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو صاحبانِ تقویٰ ہیں اور محسنین بھی...... یہی اللہ (والوں) کی جماعت ہے، اور یاد رکھنا بے شک اللہ (والوں) کی جماعت ہی مراد پانے والی ہے...... یقیناً اِس قسم کی چیزوں کے حصول میں شائقین کو جلد کوشش کر کے سبقت لے جانا چاہیے......اور دراصل ایسی (کامیابی) کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے۔

**وَقُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَرَسُولُهُ وَالْمُؤْمِنُونَ وَسَتُرَدُّوْنَ اِلٰی عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ تَعْمَلُوْنَ o** (سورۂ توبہ:۹/۱۰۵)

اورفرمادیجیے:تم عمل کرو،عنقریب تمہارے عمل کواللہ(بھی) دیکھ لے گااوراس کا رسول(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی) اور اہلِ ایمان(بھی)،اورتم عنقریب ہر پوشیدہ اورظاہرکوجاننے والے(رب) کی طرف لوٹائے جاؤگے،سووہ تمہیں ان اَعمال سے خبردارفرمادے گاجوتم کرتے رہتے تھے۔

**وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمَّدٍ وعلیٰ اٰلــہٖ وصحبہٖ وسلم .**

موقع کی مناسبت سے یہ واقعہ پیش کرنا خالی اَز فائدہ نہ ہوگا کہ میرے بچپن کے زمانے میں کسی نے والد گرامی علیہ الرحمہ سے سوال کیا: یہ کیسے ممکن ہے کہ(کل بروزِ قیامت) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکیلے اپنے حوض سے اوراپنے مبارک ہاتھوں سے تمام اُمت کوکوثر کے جام بھربھرکر پلائیں گے؟۔

تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ بالکل اسی طرح جیسے ایک اکیلا سورج پوری دنیا کو اپنی روشنی سے روشن ومنور رکھتا ہے۔ یہ تشفی بخش جواب سن کراُن کی اُلجھنیں ختم ہوگئیں، اورخوشی خوشی وہاں سے اپنے گھروں کولوٹ گئے۔

## تین قسم کے خواب

اے عاشقانِ خیرالانام! آپ کومعلوم ہوناچاہیے کہ خواب تین قسم کے ہوتے ہیں: بشارت والا خواب، اور یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے۔ شیطانی خواب، جو اِنسان کے لیے حزن وپریشانی کا باعث بنتا ہے۔ عام خواب، جودراصل اِنسان کے اپنے حالات وخواہشات کا عکاس ہوتا ہے۔

پہلا: اللہ عزوجل کی طرف سے ہونے والا خواب جو اپنے اندر بشارت ونوید رکھتا ہے؛ کیوں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے بندوں کو خوش خبریاں سناتا رہتا ہے۔ اور وہ اپنے بندوں پر بے اِنتہا لطیف ومہربان ہے۔

دوسرا: شیطان کی طرف سے ہونے والا خوابِ پریشاں، جو اِنسان کی پریشانی میں اِضافہ کرجاتا ہے؛ کیوں کہ شیطان نے تو اِنسان سے کھلی دشمنی مول لے لی ہے، حتیٰ کہ وہ خواب میں بھی بدلہ لینے کا کوئی موقع رائیگاں نہیں جانے دیتا۔

تیسرا: وہ خواب، جس میں اِنسان خود اپنی ہی ذات سے ہم کلام ہوتا ہے۔

حضور رحمت عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک طویل حدیث میں بیان فرمایا ہے کہ خواب کی تین قسمیں ہیں :

ایک صالح خواب، جو اللہ کی طرف سے بشارت ونوید ہے۔ دوسرا غمگین کرنے والا خواب، جو شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ تیسرا وہ خواب جو انسان کے خیالات اور خواہشات کا عکس ہوتا ہے؛ لہٰذا اگر تم میں سے کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھ لے تو فوراً اُٹھ کھڑا ہو اور وضو کرکے نماز اَدا کرے، اور لوگوں کو وہ خواب بیان نہ کرے۔ آپ نے فرمایا: میں خواب میں بیڑیاں دیکھنا پسند کرتا ہوں، اور طوق دیکھنا ناپسند کرتا ہوں۔ بیڑیوں سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔(۱)

(۱) جمع الفوائد: ۱۲۷۔

حاشیہ: فیض القدیر میں علامہ مناوی علیہ الرحمہ نے بعض علماے کرام کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ اچھا خواب وحی کی اَقسام میں سے ہے؛ لہٰذا سویا ہوا شخص معرفت الٰہی میں سے جس شے سے ناواقف ہوتا ہے، اللہ عزوجل اس کو اس پر مطلع فرمادیتا ہے، اور پھر اس کا وقوع وظہور حالت بیداری میں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح کرتے تو حضراتِ صحابۂ کرام سے اِستفسار فرماتے: کیا آج کی شب تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا؟۔ اور یہ اس لیے تھا کہ اچھا خواب سب کا سب آثارِ نبوت میں سے ہے۔ لہٰذا اُمت کے سامنے اسے ظاہر فرمانا لازم ٹھہرا۔ اور لوگ اس مرتبہ سے بالکل ناواقف ہیں جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہمیت دیتے اور اس کے متعلق روزانہ دریافت فرماتے۔ جب کہ اکثر لوگوں کا حال یہ ہے کہ خواب دیکھ کر اس پر اعتماد کرنے والے شخص کا مذاق اُڑاتے ہیں۔ فیض القدیر: ۴/۵۹، بحوالہ حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ: ۵۶۱۔ -چڑیاکوٹی-

راوی کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ یہ (آخری) کلام حدیث کا حصہ ہے یا امام ابن سیرین کا قول ہے۔ اسی سے ملتی جلتی ایک روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے وارد ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے (خواب میں) بیڑیاں اچھی لگتی ہیں۔ اور میں طوق کو ناپسند کرتا ہوں۔ اور بیڑیوں سے مراد دین میں ثابت قدمی ہے۔

## آدابِ خواب

خواب کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔ خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ اس کے لیے تحری کرے۔ خواب دراصل بندہ اور اس کے رب کے درمیان ایک سربستہ راز ہے۔ نیز یہ خواب اللہ کی ایک نعمت ہے، اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے وہ یہ نعمت عطا کر دیتا ہے؛ اس لیے خواب دیکھنے والے کو ہمیشہ سچائی اور صدق بیانی سے کام لینا چاہیے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

**إذا اقترب الزمان لم تكن رؤيا المسلم تكذب وأصدقكم رؤيا أصدقكم حديثا . ورؤيا المسلم جزء من ستة وأربعين جزءاً من النبوة .** (۱)

یعنی جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا۔ جو شخص زیادہ سچا ہوگا اس کا خواب بھی زیادہ سچا ہوگا۔ مسلمان کا خواب نبوت کے اَجزا میں سے چھیالیسواں حصہ ہے۔

---

(۱) امام نووی علیہ الرحمہ نے شرحِ مسلم میں اِس حدیث کے تحت کہ 'جب زمانہ قریب ہو جائے گا تو مسلمان کا خواب جھوٹا نہیں ہوگا' نقل کیا ہے کہ حضرت امام ابوسلیمان احمد خطابی اور دیگر مشائخ فرماتے ہیں کہ ایک قول کے مطابق قربِ زمانہ سے مراد وہ وقت ہے جس میں دن اور رات قریب قریب برابر ہوتے ہیں (یعنی موسم بہار کے شب و روز جن میں طبیعتیں اِعتدال پر ہوتی ہیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ قربِ زمانہ سے مراد قیامت کے قریب کے ایام ہیں۔ (حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ:۵۶۲) -چڑیا کوٹی-

حضورِ اکرم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

**أصدق الرؤيا بالأسحار .** (۱)

یعنی رات کے آخری پہر میں دیکھے جانے والے خواب زیادہ سچے ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ایسا خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا ہی نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جَو کے دو دانوں میں گرہ لگانے کے لیے فرمائے گا؛ مگر وہ ایسا کبھی نہ کر سکے گا۔ اور جس نے لوگوں کی بات کان لگا کر سنی؛ حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں یا اس سے کنارہ کش رہتے ہیں تو قیامت کے دن اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا، اور جس نے کوئی تصویر بنائی تو اس سے اس میں جان ڈالنے کے لیے کہا جائے گا جب کہ وہ اس میں کبھی جان نہیں ڈال سکے گا۔(۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ کوئی شخص اُس چیز کو آنکھوں دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس کی آنکھوں نے دیکھا نہ ہو۔(۱)

---

(۱) سنن ترمذی: ۲۳۳/۸ حدیث: ۲۲۰۰...... مسند احمد بن حنبل: ۳۵۵/۲۲ حدیث: ۱۰۸۱۰...... مستدرک حاکم: ۶۴/۱۹ حدیث: ۸۲۹۸...... شعب الایمان بیہقی: ۲۸۴/۱۰ حدیث: ۴۵۸۰...... سنن دارمی: ۳۹۶/۶ حدیث: ۲۲۰۱...... مسند ابویعلی موصلی: ۳۷۰/۳ حدیث: ۱۳۲۶...... صحیح ابن حبان: ۱۳۱/۲۵ حدیث: ۶۱۴۸...... مسند عبد بن حمید: ۴۸/۳ حدیث: ۹۳۰...... مسند جامع: ۲۹۸/۱۴ حدیث: ۴۵۷۲۔

(۲) صحیح بخاری: ۴۲۶/۲۱ حدیث: ۶۵۲۰...... سنن ترمذی: ۲۴۶/۸ حدیث: ۲۲۰۸...... سنن ابن ماجہ: ۳۹۷/۱۱ حدیث: ۳۹۰۶...... سنن کبریٰ بیہقی: ۲۶۹/۷...... بغیۃ الحارث: ۷۶/۱۔

(۳) صحیح بخاری: ۴۲۷/۲۱ حدیث: ۶۵۲۱...... مسند احمد بن حنبل: ۴۹۰/۱۱ حدیث: ۵۴۵۳۔ معجم کبیر طبرانی: ۴۴۶/۱۵ حدیث: ۱۷۶۳۶...... شعب الایمان بیہقی: ۳۴۱/۱۰ حدیث: ۴۶۳۷۔

# آدابِ خواب - حدیث کی روشنی میں

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سچے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی برا اور ناپسندیدہ خواب دیکھ بیٹھے تو فوراً اپنی دائیں طرف تین بار تھوکے، اور اللہ کی اس سے پناہ مانگے۔ تو اس کا اسے کوئی نقصان نہیں پہنچیگا۔(۱)

دوسری روایت میں یہ آتا ہے کہ حضرت ابوسلمہ نے فرمایا: میں عام طور پر ایسے ایسے خواب دیکھا کرتا تھا جو مجھ پر پہاڑ سے زیادہ وزنی معلوم ہوتے تھے؛ لیکن جب سے یہ حدیث سنی تو اب ان کی کوئی پرواہ نہیں رہی۔(۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جب تم میں سے کوئی ناپسند خواب دیکھے تو اسے اپنے دائیں طرف تین مرتبہ تھوک کر اللہ کی شیطانِ رجیم سے تین بار پناہ مانگنی چاہیے، اور پھر اپنی کروٹ بدل لے۔(۳)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہوتا ہے۔ جب تک اس کا تذکرہ نہیں کرتا وہ اس کے اوپر پرندے کی مانند لٹکا ہے؛ لیکن بیان کرتے ہی وہ نیچے گر جاتا ہے۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آقا علیہ السلام نے اس کے بعد یہ فرمایا: اس لیے تم اپنے خواب کسی دانا شخص یا دوستوں ہی سے

---

(۱) صحیح بخاری:۲۱/۳۶۳ حدیث:۶۴۸۸ ...... موطا امام مالک:۶/۲۹ حدیث:۱۵۰۷...... مسند احمد بن حنبل: ۴۶/۹۳ حدیث:۲۱۵۵۲۔ سنن کبریٰ نسائی:۶/۲۲۴ حدیث:۱۰۷۳۵۔

(۲) صحیح بخاری:۱۸/۳۰ حدیث:۵۳۰۶...... موطا امام مالک:۶/۲۹ حدیث:۱۵۰۷...... صحیح ابن حبان:۲۵/ ۱۶۷ حدیث:۶۱۶۶ ...... مسند جامع:۳۸/۳۹۹ حدیث:۵۹۵۹۔

(۳) صحیح مسلم:۱۱/۳۵۲ حدیث:۴۱۹۹...... سنن ابن ماجہ:۱۱/۳۸۵ حدیث:۳۸۹۸...... مسند احمد بن حنبل:۲۹/ ۳۰۲ حدیث:۱۴۲۵۳ ...... مصنف ابن ابی شیبہ:۷/۲۴۰...... مستدرک حاکم:۱۹/۶۳ حدیث:۸۲۹۷۔

بیان کیا کرو۔(۱)

نیز حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ سچا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہوتا ہے......۔

اس حدیث کی روشنی میں ہمارا عمل یہ ہونا چاہیے کہ ہم جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھیں تو اپنے دائیں طرف تھوک کر شیطان کے شر سے پناہ مانگیں، اور وہ کچھ کریں جو اس حدیث میں وارد ہوا ہے۔

مزید برآں اچھے خوابوں کو صرف باشعور لوگوں یا دوستوں ہی سے بیان کریں۔ میں نے ایک مرتبہ کسی عظیم شیخ کی زبانی سنا، وہ فرمارہے تھے کہ تم اپنے خوابوں کو تین شخصوں کے سوا کسی سے نہ بتایا کرو: اپنے شیخ سے۔ اپنے والد سے اور اپنے دینی دوست سے۔

یادرہے کہ ہم میں سے جب بھی کوئی غیر پسندیدہ خواب دیکھے تو اسے کسی سے بتانے کی جرأت نہ کرے، بلکہ شیطان سے پناہ مانگے؛ کیوں کہ برا خواب برے شیطان کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث بھی دیکھتے چلیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی بارگاہِ رسالت میں آیا اور عرض کیا: (یارسول اللہ) میں نے خواب دیکھا ہے کہ میرا سر کٹا ہوا ہے اور میں اس کے پیچھے دوڑا چلا جارہا ہوں۔

یہ سن کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا کہ شیطان نے خواب میں تمہارے ساتھ کیا شرارت کی ہے اس کے بارے میں کسی سے کچھ نہ بتایا کرو۔(۲)

(۱) سنن ابوداؤد: ۲۰۸/۱۳ حدیث: ۴۳۶۶...... سنن ترمذی: ۲۴۰/۸ حدیث: ۲۲۰۴...... سنن ابن ماجہ: ۳۹۳/۱۱ حدیث: ۳۹۰۴...... مسند احمد بن حنبل: ۴۲۱/۳۲ حدیث: ۱۵۶۰۶...... مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۳۰/۷۔

(۲) صحیح مسلم: ۳۶۶/۱۱ حدیث: ۴۲۱۱...... سنن کبریٰ نسائی: ۲۲۶/۶ حدیث: ۱۰۷۴۸...... مستدرک حاکم: ۶۲/۱۹ حدیث: ۸۲۹۶...... صحیح ابن حبان: ۱۶۱/۲۵ حدیث: ۶۱۶۳۔

امام دارمی بعض صحابہ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا: (خواب کے نقطہ نگاہ سے) دودھ' فطرت کی، کشتی' نجات کی، بوجھ' غم کی، ہریالی' جنت کی، اورعورت' خیر کی علامت ہے۔ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر و بیشتر صحابہ کرام سے پوچھتے رہتے تھے کہ کیاتم نے کوئی خواب دیکھا ہے؟۔تو اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو اللہ کی توفیق سے اسے بیان کر دیتا۔

## شرفِ دیدار نہ پانے والا بددل نہ ہو

ایک عاشق صادق یہ بات ذہن نشین کرلے کہ حسب توفیق وظائف وفوائد پڑھنے کے بعد بھی اگر وہ دیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دولت سے شرف یاب نہیں ہوتا تو اسے اِس کا کوئی قلق و اِضطراب نہیں ہونا چاہیے۔ کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جن کی بہتری کا علم صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کو ہوتا ہے، اور اللہ اپنے بندوں کے لیے ہمیشہ بھلائی ہی چاہتا ہے۔

اس عاشق صادق کے لیے یہی شرف وسعادت کیا کم ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اسے تلاوتِ قرآن،توبہ واِستغفار، درودوسلام اور یہ اوراد و وظائف وغیرہ پڑھنے کی توفیق مرحمت فرمائی۔آپ کو معلوم ہوگا کہ قرآن کے ہرحرف کے بدلے دس نیکیاں ملتی ہیں؛اور الٓمّٓ کے اَندر تین حروف ہیں جس کو پڑھنے کے نتیجے میں اُسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

پھر آپ اندازہ فرمائیں کہ جس نے ۴۱ مرتبہ سورۂ مزمل-یا-ہزار بار سورۂ کوثر-یا-سورۂ اِخلاص-یا-سورۂ قدر-یا-سورۂ لایلافِ قریش پڑھا اس کے اَجر وثواب کا کیا عالم ہوگا!۔اور یہی وہ وظائف وفوائد ہیں جن کے ورد سے زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

اور پھر شہر یارِ اِرم تاجدارِ حرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھنے کا فائدہ یہ ہے کہ

جس نے صرف ایک بار پڑھا، اللہ رب العزت اُس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے، تو پھر اس سے بڑھ کر خوش بختی اور اَجر و صلہ کی کیا بات ہوسکتی ہے!۔

یوں ہی اگر اُس نے اِستغفار کیا تو اُس کے فوائد و برکات بھی کچھ کم نہیں۔ اس کی عظمت و رفعت کا اندازہ کرنے کے لیے یہی ایک فرمانِ الٰہی بس ہے :

اِسۡتَغۡفِرُوۡا رَبَّكُمۡ إِنَّهٗ كَانَ غَفَّاراً o يُرۡسِلِ السَّمَآءَ عَلَيۡكُمۡ مِّدۡرَاراًo وَيُمۡدِدۡكُمۡ بِأَمۡوَالٍ وَّبَنِيۡنَ وَيَجۡعَلۡ لَّكُمۡ جَنّٰتٍ وَّيَجۡعَل لَّكُمۡ اَنۡهٰراًo (سورۂ نوح:۷۱/۱۰تا۱۲)

...تم اپنے رب سے بخشش طلب کرو، بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ وہ تم پر زوردار بارش بھیجے گا۔ اور تمہاری مدد اموال اور اولاد کے ذریعہ فرمائے گا اور تمہارے لیے باغات اُگائے گا اور تمہارے لیے نہریں جاری کردے گا۔

نیز مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِرشاد فرماتے ہیں :

اِسۡتَغۡفِرُوا اللّٰهَ فَإِنِّي اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰهَ فِي الۡيَومِ سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً .

یعنی لوگو! اللہ سے اِستغفار کرتے رہا کرو؛ کیوں کہ میں خود دن میں ستر (۷۰) مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں اِستغفار کرتا ہوں۔

اس کے علاوہ بھی اس کے بہت سے فوائد و ثمرات ہیں۔ ایک یہ بھی کہ اس عاشق صادِق کا دل ہر وقت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد میں اَٹکا رہے گا۔ ممکن ہے کہ اِبتدا میں اسے یہ سعادت اَرزانی نہ ہو؛ مگر شاید اَنجام کار اسے یہ دولت بیدار نصیب ہی ہوجائے۔ اس فرمانِ الٰہی پر بھی ذرا غور کریں :

قُلۡ يٰعِبَادِيَ الَّذِيۡنَ أَسۡرَفُوۡا عَلٰى أَنۡفُسِهِمۡ لاَ تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَةِ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ يَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِيۡعاً o (سورۂ زمر:۳۹/۵۳)

آپ فرمادیجیے: اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کرلی ہے!

تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بے شک اللہ سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

لہٰذا حسن ظن کا تقاضا یہی ہے کہ خالق و مخلوق دونوں کے بارے میں مثبت سوچ اور اچھا گمان رکھیں۔ جادۂ سلیم اور صراطِ مستقیم پر پامردی سے گامزن رہیں، سستی و کاہلی کو قریب بھی پھٹکنے نہ دیں۔ جب جب آپ کو توفیق توبہ نصیب ہوتی ہے آپ کے دل میں روشنی اُترتی جاتی ہے، آپ کا ضمیر تشفی و اِطمینان پاتا ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ کی بصارت وبصیرت دونوں کو نور بداماں کر دیتا ہے۔

اس مقصد عظیم کی تحصیل کے سلسلے میں اللہ رب العزت کی طرف سے جو اَجر وثواب آپ کو مل سکتا ہے اس کو میں نے شرح وبَسط سے بیان کر دیا ہے، اور اللہ کبھی کسی پُر اُمید کو نا اُمید نہیں کرتا، کسی عامل کی مزدوری ضائع نہیں جانے دیتا۔ عمل صالح پر آپ کا صبر و اِستقامت اور جدوجہد آپ کو یہ محاذ سر کرا سکتا ہے، اللہ کے دروازے پر کھڑے رہیں دیکھیں ایک نہ ایک دن کرم ہو ہی جائے گا۔

اس تعلق سے صاحب مفاتیح الفاتیح نے بڑی پیاری بات کہی ہے، وہ فرماتے ہیں :

> جملہ وظائف واَعمال سرانجام دینے کے بعد بھی اگر دیدارِ مصطفٰے کی سعادت نہ پاسکیں، تو پریشان ہونے یا دل چھوٹا کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اللہ پاک کا یہی فضل وکرم آپ کے لیے کیا کم ہے کہ اس نے آپ کو اپنے ذکر کی توفیق مرحمت فرمائی، اپنے مقدس کلام کی تلاوت کا ذوق بخشا۔ اپنے محبوب رسول کی ذات پر درود وسلام کا تحفہ گزارنے کا موقع عنایت فرمایا۔ تو دیدارِ مصطفٰے کا یہ شوق دراصل آپ کو کشاں کشاں کھینچ کر دیدارِ مصطفٰے کے عمل کی طرف لے آیا۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے دیدارِ مصطفٰے کا شرف نہ پانے والا مقام ومرتبہ میں اس سے بڑھ کر ہو جس نے یہ شرفِ دیدار پالیا ہو۔

وہ ایسے بندہ پرور حبیب ہیں کہ اپنے چاہنے والے کو اپنا دیدار کرانے میں کبھی کسی

بخل سے کام نہیں لیتے۔لیکن ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ بھی ان کے چاہنے والوں میں
شامل ہوتا ہے جو اعضاو جوارح کی کم زوری کے باعث دیدارِ مصطفیٰ کے بعد
ثابت قدم نہیں رہ سکتا؛ مگر اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے لیے ثبات قدمی پسند کرتا ہے
تاکہ وہ اپنا پیغام معاشرہ، اہل وعیال اور مسلمانوں کو پہنچا سکے۔

دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اور آپ کو ثباتِ جوارح اور جذب قلوب کے ساتھ دنیاوآخرت میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت ورفاقت میں اِکٹھا رکھے۔

حضرت سعید بن مسیّب کے بارے میں منقول ہے کہ جب حرّہ کے دنوں میں مسجد نبوی میں نماز (باجماعت) متروک ہوگئی تو یہ حجرۂ انور سے اَذان کی آواز سے پہچان لیتے کہ نماز کا وقت ہوگیا ہے، اور کچھ بعید نہیں کہ یہ مقام انبیا علیہم السلام کے ساتھ خاص ہو، اور اسی طرح ان کے لیے بھی جو اللہ کے نیک اور صالح بندے ہیں۔اہل علم کی یہی رائے ہے۔

## صالحین وغیرہ کے لیے زیارتِ نبوی اور فتویٔ اِمام نووی

فتاویٰ امام نووی، مرتبہ شیخ علاء الدین عطار، محققہ ومعلقہ شیخ محمد حجاز کے ۳۱۲ پر ایک سوال ہے کہ کیا خواب میں زیارتِ مصطفوی صرف صالحین کے لیے خاص ہے، یا ان کے علاوہ اور لوگ بھی کرسکتے ہیں؟۔

جواب میں فرمایا: زیارتِ نبوی صالحین اور غیر صالحین ہر ایک کو ہوسکتی ہے۔صاحب تعلیق وتحقیق نے اس پر نوٹ لگاتے ہوئے لکھا کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ودیدار ہر خوشی کا سرچشمہ اور ایک زبردست نوید ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے اِعزاز کے لیے اپنے محبوب بندوں ہی کا اِنتخاب کرتا ہے۔ اور یہ حصہ ہر مومن ومسلم کو نصیب ہوسکتا ہے، خواہ وہ نیک پارسا ہو یا بد، بے پارسا۔ یہ اَحوال تو دراصل دلوں کے پیمانے، اور کیفیات واِستعداد بدلنے سے بدلتے رہتے ہیں۔

شیخ ابو محمد بن ابی جمرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شیطان کبھی بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت اِختیار نہیں کرسکتا۔ سو جس نے اچھی صورت میں دیدارِ مصطفیٰ کا شرف پایا، تو وہ دراصل دیکھنے والے کے دین واِیمان کی خوبی تھی۔ اور اگر کسی نے انھیں نامناسب حالت میں دیکھا تو وہ دیکھنے والے کے دین کا خلل اور خامی تھی۔

آگے فرماتے ہیں کہ یہی حق ہے۔ نیز تجربے سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے۔ اور کبھی دیدارِ مصطفیٰ سے ایک بڑا فائدہ یہ حاصل ہو جاتا ہے کہ دیکھنے والے شخص کو پتا چل جاتا ہے کہ اس میں کچھ خلل وخامی ہے، یا نہیں؟۔

## نیند- نعمتِ الٰہی ہے

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نیند بھی ہے، جس کے تصور کو لوگ فراموش کیے بیٹھے ہیں اور اس کی اہمیت کا ذرا بھی اِحساس نہیں رکھتے۔ یقیناً نیند اللہ کے فضل ورحمت کی کھلی نشانیوں میں سے ہے جو اُس نے اپنی مخلوق کو عطا کیا۔ نیند اِنسان کی دن بھر کی محنت، تھکن اور درد وکوفت کو راحت سے بدلنے کا ذریعہ ہے۔ ایک مسافر نیند کے باعث سفر کی تھکاوٹ سے سکون پاتا ہے۔ مریض کو سونے سے چین میسر آتا ہے۔

ماں بھی اُسی وقت آرام کا سانس لیتی ہے جب اُس کا بچہ نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اسی طرح ساری کائنات' کاروبارِ حیات کی سختی وتنگی سے چھٹکارا پانے کے لیے نیند کا سہارا لیتی ہے؛ لہٰذا جب اِنسان کام کرکر کے تھک کر چور ہو جاتا ہے، تو اپنی خواب گاہ میں جا کر نیند کی چادر اُوڑھ لیتا ہے جو اسے اِحساسِ راحت وکیف عطا کرتی ہے۔ دنیا کے اندر اِنسان وحیوان میں سے شاید ہی کوئی ایسی مخلوق ہو جسے نیند سے کوئی سروکار نہ ہو، تھوڑا بہت سونا ہر ایک کے لیے ضروری ہے۔

آپ دیکھیں نا کہ بسا اَوقات اِنسان جب رات گئے تک کام کرتا ہے اور اچھی طرح

سو نہیں پاتا تو پورے دن سستی و کاہلی کا خمار اُس پر چڑھا رہتا ہے، اور اس کی وجہ سے ہر کام متأثر ہوتا ہے، خواہ اسے سفر پر جانا ہو، مدرسے میں پڑھانا ہو یا کوئی اور کام کرنا ہو۔ اور اگر کوئی شخص مسلسل کئی دن تک جاگتا رہے، تو پھر اس کا کیا حال ہوگا، یہ آپ خود ہی محسوس کر سکتے ہیں!۔

اس منزل پر پہنچ کر انسان کو یہ ماننے بغیر کوئی چارہ نہیں ہوتا کہ نیند بلاشبہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ورحمت ہے۔ اُس پروردگار کا شکر ہے جس نے رات کو ہمارے لیے لباس، نیند کو باعث آرام، اور دن کو اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔

سورۂ فرقان میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

**وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا، وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا، وَّجَعَلَ النَّهَارَ نُشُوْرًا** o (سورۂ فرقان:۲۵/۴۷)

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات کو پوشاک (کی طرح ڈھانک لینے والا) بنایا اور نیند کو (تمہارے لیے) آرام (کا باعث) بنایا اور دن کو (کام کاج کے لیے) اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔

یعنی اُس خالق و مالک نے تمہارے لیے رات کو پوشاک کی طرح ڈھانکنے والی بنا دیا۔ ایک دوسری آیت میں اس کا اِشارہ یوں ملتا ہے :

**وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى** o (سورۂ لیل:۹۲/۱)

رات کی قسم جب وہ چھا جائے (اور ہر چیز کو اپنی تاریکی میں چھپا لے)۔

اور نیند کو باعث آرام بنایا۔ یعنی زندگی کی چہل پہل سے کٹ کر اِنسان کچھ دیر کے لیے سو رہتا ہے تا کہ بدن کو راحت وآرام مل سکے؛ کیوں کہ زیادہ کام کاج کر لینے کے بعد جسم کے اَعضا و جوارح شکایت کرتے ہیں، اور آرام کا مطالبہ کرتے ہیں، جو صرف اور صرف نیند کی صورت ہی میں پورا کیا جا سکتا ہے؛ لہٰذا جب رات آتی ہے اور سکون کا ماحول

ملتا ہے تو جسم اِنسانی پُرسکون ہوکر سوجاتا ہے جس سے اسے نہ صرف جسمانی بلکہ روحانی طور پر بھی راحت وسکون میسر آتا ہے۔

اوردن کو اُٹھ کھڑے ہونے کا وقت بنایا۔یعنی لوگ دن میں کسبِ معاش،حصولِ رزق، اورکام کاج کے لیے زمین پر پھیل جاتے ہیں۔واللہ اعلم۔

اب آپ خود اندازہ لگائیں کہ یہ ہم پر اللہ کی نعمت کا ظہور ہی تو ہے کہ اس کے باعث ہمارے جسم وبدن کو کس قدرراحت وسکون حاصل ہوا!۔قلب ونفس کو فرحت وتشفی نصیب ہوئی۔سینوں کے بام ودر کھلے،اورروحیں سراپا راحت بن گئیں۔اب جب انسان صبح ہشاش بشاش اُٹھتا ہے تو اسے وہ ساری تھکاوٹیں اور تکلیفیں بھول چکی ہوتی ہیں جو اسے کل حصولِ معاش،طلب علم اور اپنی محبوب چیز کو پانے کے سلسلے میں اُٹھانی پڑی تھیں۔ **فلهُ الحمدُ سُبحَانهُ وتعَالیٰ .**

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایک اورمقام پر فرماتا ہے :

اورہم نے رات کو(اس کی تاریکی کے باعث )پردہ پوش،اورذریعہ راحت بنایا ہے۔ اورہم نے دن کو( کسب )معاش ( کا وقت )بنایا ہے۔یعنی ہم نے اسے روشن وتاباں کیا تاکہ لوگوں کو روزی روٹی کمانے،رزقِ حلال تلاش کرنے،کاروباری مصروفیات اور دیگر ضروری اُمورانجام دینے میں کسی دشواری کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

اور ہم نے تمہاری نیند کو (جسمانی) راحت ( کا سبب ) بنایا ہے۔یعنی زندگی کی مصروفیات سے کنارہ کش ہوجانے کی صورت میں تاکہ بہت زیادہ دوڑ دھوپ اورتھکاوٹ کے بعد تمہیں راحت میسر آسکے۔

**تَبٰرَکَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوجاً وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرَاجاً وَقَمَراً مُّنِیْراً o وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ أَرَادَ أَن یَّذَّکَّرَ أَوْ أَرَادَ شُکُوراً o** (سورۂ فرقان:۲۵/۶۱،۶۲)

وہی بڑی برکت وعظمت والا ہے جس نے آسمانی کائنات میں (کہکشاؤں کی شکل میں) سماوی کروں کی وسیع منزلیں بنائیں اوراس میں (سورج کو روشنی اور تپش دینے والا) چراغ بنایا اور (اس نظامِ شمسی کے اندر) چمکنے والا چاند بنایا۔ اور وہی ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے گردش کرنے والا بنایا اس کے لیے جو غور وفکر کرنا چاہے یا شکر گزاری کا اِرادہ کرے (ان تخلیقی قدرتوں میں نصیحت وہدایت ہے)۔

'اور وہی ذات ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے گردش کرنے والا بنایا' اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر ابن کثیر میں ہے کہ دن اور رات یکے بعد دیگرے بغیر کسی سستی اور کمزوری کا مظاہرہ کیے لگاتار آتے رہتے ہیں، اور دونوں باری باری فوراً ایک دوسرے کی جگہ لیتے ہیں، جیسا کہ باری تعالیٰ نے فرمایا:

وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنِ o (سورۂ ابراہیم:۱۴/۳۳)

اوراس نے تمہارے فائدہ کے لیے سورج اور چاند کو (باقاعدہ ایک نظام کا) مطیع بنادیا۔ جو ہمیشہ (اپنے اپنے مدار میں) گردش کرتے رہتے ہیں۔

يُغْشِي اللَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَثِيْثًا o (سورۂ اعراف:۷/۵۴)

وہی رات سے دن کو ڈھانک دیتا ہے (درآنحالیکہ دن رات میں سے) ہر ایک دوسرے کے تعاقب میں تیزی سے لگا رہتا ہے۔

لاَ الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلاَ اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ o (سورۂ یٰس:۳۶/۴۰)

نہ سورج کی یہ مجال کہ وہ (اپنا مدار چھوڑ کر) چاند کو جا پکڑے اور نہ رات ہی دن سے پہلے نمودار ہوسکتی ہے۔

آگے فرمایا:

لِمَنْ أَرَادَ أَن يَذَّكَّرَ أَوْ أَرَادَ شُكُوراً o (سورۂ فرقان:۶۲/۲۵)

اس کے لیے جو غور و فکر کرنا چاہے یا شکر گزاری کا اِرادہ کرے۔

یعنی اگر رات کا کوئی عمل فوت ہوجائے تو دن کے وقت اس کی تلافی ہوسکتی ہے اور اگر کوئی دن کا عمل فوت ہوجائے تو رات کے وقت اس کا تدارک کیا جاسکتا ہے۔حدیث صحیح میں ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہ گار توبہ کرلے،اور دن کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہ گار توبہ کرلے۔(۱)

اس آیت کے تحت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جس کی رات کی کوئی چیز چھوٹ جائے اُسے دن میں کرلے اور جس کی دن کی کوئی چیز چھوٹ جائے وہ رات میں۔حضرات مجاہد وقتادہ نے 'خلفۃً' کا معنی مختلف اور متضاد کیا ہے یعنی رات تاریک ہے،اور دن روشن۔(۲)

## ربانی حکمت، برادرانہ نصیحت

اس میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی بڑی حکمت پوشیدہ ہے کہ اس نے دن کو روزی کمانے کا ذریعہ،رات کو پوشاک کی طرح ڈھانپنے والی،اور نیند کو باعث آرام وراحت بنایا ہے۔ لیکن المیے کی بات یہ ہے کہ جس دور میں ہم جی رہے ہیں اس میں بہت سے ایسے لوگ بھی ہیں جو دنیا کمانے کی فکر وہوس میں یا تو رات بھر جاگتے رہتے ہیں یا پھر بہت کم سوتے ہیں؛ حالاں کہ دنیا کی قیمت اللہ کے نزدیک مچھر کے پنکھ کے برابر بھی نہیں۔اور بعض تو یوں ہی

(۱) صحیح مسلم:۳۲۲/۱۳حدیث:۴۹۵۴......مسند احمد بن حنبل:۲۵/۴۰حدیث:۱۸۷۰۸......مسند طیالسی:۲/۵حدیث:۴۸۶......الابانۃ الکبریٰ ابن بطہ:۲۵۶/۶حدیث:۲۶۱۵......مسند عبد بن حمید:۱۷۹/۲حدیث:۵۶۴......شعب الایمان بیہقی:۱۰۷/۱۵حدیث:۶۸۱۰۔

(۲) تفسیر ابن کثیر:۱۲۱/۶۔

رت جگے کرتے پھرتے ہیں،مقصود نہ دنیا ہوتی ہے اور نہ آخرت، بلکہ ٹی وی یا ٹیلیفون کے

ذریعہ لایعنی اور بیہودہ باتوں میں ان کی شب کی قیمتی گھڑیاں ضائع ہوجاتی ہیں۔

جب کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس خاص وقت کو سونے کے لیے بنایا ہے؛ تاکہ اس کا جسم آرام پاسکے اور روح کو سکون مل سکے۔ پھر جب صبح اُٹھے تو ہشاش بشاش ہو، اور پوری تن دہی کے ساتھ دین ودنیا کے اُمور ومعاملات سرانجام دے سکے۔ اور پھر اس شب بیداری کے نتیجے میں دنیا ومافیہا سے بھی زیادہ قیمتی چیز نمازِ فجر فوت ہوجاتی ہے۔ اور بلاشبہہ نمازِ فجر کے اَنوار وبرکات اور اُس کی دو رکعات' دنیا اور جو کچھ دنیا کے اندر موجود ہے اس سے بہت بہتر ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات وہدایات سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

ایسے لوگ جوان بھی ہوتے ہیں، اور بوڑھے بھی، باپ بھی ہوتے ہیں بیٹے بھی، ماں بھی ہوتی ہے اور بیٹی بھی۔ گویا سربراہانِ خانہ اِس حدیث رسول سے بالکل ہی غافل ہوبیٹھے ہیں :

کلکم راع وکل راع مسئوول عن رعیته .

تم میں ہر کوئی ذمہ دار ہے، اور ہر ذمہ دار سے اس کے ماتحتوں کی بابت پوچھا جائے گا۔

وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا ٥ (سورۂ طٰہٰ: ۱۳۲/۲۰)

اور آپ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمائیں اور خود اس پر ثابت قدم رہیں۔

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ہمیں نیند کی جو نعمت بخشی ہے، اس کے فوائد کا سلسلہ یہیں رُک نہیں جاتا، بلکہ اب آئیں دیکھیں کہ نیند کے اندر کیا ہوتا ہے۔ یوں تو خواب ہر کوئی دیکھتا ہے؛ مگر پروردگارِ عالم اس کے لیے اِہتمامات کرنے والوں کو بڑے عظیم الشان خوابوں کے ذریعہ عزت بخشتا ہے۔

اس لیے ہمیں ہمیشہ باوضو ہوکر سونا چاہیے۔ بہتر ہے کہ ظاہر وباطن کی کامل طہارت

اور بارگاہِ الٰہی میں توبہ ورجوع کے ساتھ بستر ے پر آیا جائے؛ کیوں کہ کیا پتا کہ سونے کے بعد کیا ہوگا، اُسے کیا کھونا ہے اور کیا پانا ہے۔ نینداسی لیے موت کی بہن اور وفاتِ صغریٰ کہلاتی ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی بابت خبر دیتے ہوئے بتایا کہ بھری کائنات میں صرف اُسی کاحکم چلتا ہے، اوراُسے ہرطرح کے تصرف پرقدرت حاصل ہے۔ وہ اپنے نگہبان ومتعین فرشتوں کوبھیجتا ہے؛ تاکہ جسموں سے روحیں قبض کرکے اُن پر وفاتِ کبریٰ (بڑی موت) طاری کردیں؛ اور ہر نیند کے وقت اُن پر وفاتِ صغریٰ (چھوٹی موت) طاری ہوتی ہے۔ اور یہ سب کچھ اُسی کے قبضہ واِختیار میں ہے۔ارشادِ باری ہے :

وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰکُمْ بِاللَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ o (سورۂ انعام:۶/۶۰)

اور وہی ہے جو رات کے وقت تمہاری روحیں قبض فرمالیتا ہے، اور جو کچھ تم دن کے وقت کماتے ہو وہ جانتا ہے۔

اگلی آیت میں فرماتا ہے :

حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَهُمْ لاَ یُفَرِّطُوْنَo

(سورۂ انعام:۶/۶۱)

یہاں تک کہ جب تم میں سے کسی کوموت آتی ہے (تو) ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)اس کی روح قبض کرلیتے ہیں اور وہ خطا (یا کوتاہی) نہیں کرتے۔

ان دونوں آیتوں میں اللہ جل مجدہ نے چھوٹی اور بڑی دونوں موتوں کا ذکر کیا ہے۔ اورمندرجہ ذیل آیت میں پہلے بڑی کا ذکر کیا ہے اور پھر چھوٹی موت کا۔فرمایا :

اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الاَنْفُسَ حِیْنَ مَوتِهَا وَالَّتِی لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا فَیُمْسِکُ الَّتِی قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَ یُرْسِلَ الاُخْرٰی اِلٰی

اَجَلٍ مُّسَمًّی ۝ (سورۂ زمر:۳۹/۴۲)

اللہ جانوں کو اُن کی موت کے وقت قبض کر لیتا ہے، اور اُن (جانوں) کو جنہیں موت نہیں آئی ہے اُن کی نیند کی حالت میں، پھر اُن کو روک لیتا ہے جن پر موت کا حکم صادر ہو چکا ہو اور دوسری (جانوں) کو مقررہ وقت تک چھوڑے رکھتا ہے۔

اِس سے پتہ چلتا ہے کہ روحیں ملأ اعلیٰ میں جمع ہوتی ہیں۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

جب تم میں سے کوئی شخص اپنے بستر پر جائے تو اپنے تہبند کے اَندرونی حصے سے اُسے جھاڑ لے اور بسم اللہ پڑھے؛ کیوں کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد بستر پر کون (جانور) آیا تھا اور جب لیٹنے کا اِرادہ کرے تو دائیں کروٹ لیٹے اور یہ دعا پڑھے :

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ رَبِّي بِکَ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِي فَاغْفِرْ لَهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِيْنَ .

اے اللہ، میرے رب! تو پاک ہے، میں تیرے نام کے ساتھ کروٹ رکھتا ہوں، اور تیرے نام کے ساتھ اُٹھوں گا۔ اگر تو میری جان کو روک لے تو اس کو بخش دینا، اور اگر تو اس کو چھوڑ دے تو اس کی اس طرح حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔(۱)

(۱) صحیح بخاری:۱۹/۳۸۷ حدیث: ۵۸۴۵......صحیح مسلم:۱۳/۲۴۰ حدیث: ۴۸۸۹......سنن ابو داؤد:۱۳/۲۴۵ حدیث: ۴۳۹۱......سنن ترمذی: ۱۱/۲۶۸ حدیث: ۳۳۲۳......سنن ابن ماجہ: ۱۱/۳۳۹ حدیث: ۳۸۶۴......سنن کبریٰ نسائی:۶/۱۹۸حدیث:۱۰۶۲۷......مسند احمد بن حنبل:۱۵/۹۷ حدیث:۷۰۵۶۔

بعض عرفا کا قول ہے کہ مُردوں کی روحیں بوقت موت، اور زِندوں کی روحیں بوقت

نیند قبض کر لی جاتی ہیں۔ تو یہ روحیں اللہ کی توفیق سے آپس میں ایک دوسرے سے تعارف وملاقات کرتی ہیں۔ پھر اُن روحوں کو روک لیا جاتا ہے جن پر موت کا حکم صادر ہو چکا ہو، جب کہ دوسری روحوں کو مقررہ وقت تک کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ بقول سدی: تاکہ وہ زندگی کے بقیہ اَیام گزار لیں۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مرنے والوں کی روحیں روک لی جاتی ہیں، اور زندوں کی واپس بھیج دی جاتی ہیں، اور اس میں کبھی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ بے شک اس میں اَربابِ فکر ونظر کے لیے بڑی نشانیاں ہیں۔(۱)

## پردۂ نیند میں پوشیدہ ایک اور نعمت

اے محبانِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب یہ بات آپ کے علم میں آگئی کہ اللہ رب العزت نے رات کو پوشاک، دن کو ذریعہ معاش، اور نیند کو باعث آرام بنایا ہے۔ تو ساتھ ہی یہ بھی جان لیں کہ جس وقت آپ نیند کی آغوش میں ہوتے ہیں، پروردگارِ عالم ایسے عالم میں ایک اور نعمت سے بھی آپ کو نوازتا ہے، اور وہ ہے نعمت خواب۔

گزشتہ اَوارق میں آپ پڑھ آئے کہ روحیں ملأ اعلیٰ میں جمع ہوتی ہیں (اور باہم تعارف وملاقات کرتی ہیں)، پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپ پر ایسے خواب اُتارتا ہے جس سے آپ کے دل مچل اُٹھتے ہیں، سینے خوشی سے چوڑے ہوجاتے ہیں، اور قلب کو دولت اطمینان وتشفی نصیب ہوتی ہے۔

خواہ آپ نے اس کے لیے تیاری کی ہو یا نہ کی ہو وہ کریم مولا جب اپنے کرم کی برسات کرنا چاہتا ہے تو یوں ہی کر دیتا ہے۔ یقیناً یہ اللہ کی بڑی نعمت وعطا اور عظیم فضل واِحسان ہے۔ آپ اس نعمت کے اِعتراف میں زبانِ حال سے کہیں کہ 'یہ میرے رب کا

(۱) مختصر تفسیر ابن کثیر: ۷/۱۰۱۔

فضل ہے'۔ اللہ کی نعمتوں پر ہمیشہ شکر گزاری کا شیوہ اپنائیں، پھر دیکھیں کہ اُس کا فضل

وکرم آپ پر کیسے برستا چلا جاتا ہے!۔ وہ خود اس کا اِعلانِ عام فرماتا ہے :

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيْدٌ o (سورۂ ابراہیم:۱۴/۷)

اگر تم شکر اَدا کروگے تو میں تم پر (نعمتوں میں) ضرور اِضافہ کروں گا اور اگر تم ناشکری کروگے تو میرا عذاب یقیناً سخت ہے۔

(لیکن اَفسوس تو اِسی کا ہے کہ) بندگانِ خدا میں بہت کم ہی شکر گزار ہوتے ہیں۔

خواب کا تعلق دراصل دیکھنے والے کے دل سے ہوتا ہے؛ لہٰذا جس کے دل میں دنیا کی حرص، چاہت، اور اُس کی زیب وزینت رچ بس گئی ہو، یا کوئی محبوبہ ہو جو اس کے دل کی دھڑکن بنی ہوئی ہو، یا کوئی محبوب ہو جس پر وہ جان چھڑکتی ہو، یا کوئی مخصوص علاقہ ہو جس کے لیے دل کھنچا کھنچا رہتا ہو؛ ظاہر ہے ایسے لوگوں کے خواب میں اِن مذکورہ چیزوں کے علاوہ اور کیا چیز اُتر سکتی ہے!۔

## دلِ بینا کا فسانہ

تاہم کچھ ایسے دل بھی ہیں جن پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اَنوار وتجلیات کا بسیرا ہوتا ہے، اور جن کا باطن' ظاہر سے پہلے ہی درخشندہ وتاباں ہوتا ہے۔ تو ان کے اندر کچھ اور ہی خواہش جڑ پکڑے ہوتی ہے، اور وہ کسی بڑے فضل وکمال کے طلب گار ہوتے ہیں۔ ایسے دل' شوق ومحبت کے سمندروں میں ڈبکیاں لگاتے ہیں، اور اللہ جل مجدہ اپنے خاص نور سے انھیں منور فرماتا ہے، پھر ان پر ایسے اَسرار واَنوار اور اِمداد وبرکات کے در کھلتے ہیں (جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا) اور بے شک اللہ جو چاہے کرتا ہے، اُسے ہر چیز پر قدرت واِختیار ہے۔

پھر جب اس پر اَنوارِ ربانیہ پرتو فگن ہوتے ہیں، تو اَن جانی چیزوں کے اَحوال اس

پر منکشف ہونا شروع ہو جاتے ہیں، اور پھر اسی سہارے اُن دلوں کی ڈوری اپنے مولا سے بندھ جاتی ہے، اور نفوس مطمئنّہ ہوا اُٹھتے ہیں، پھر انھیں انوار و اسرار میں وہ محو رہتے ہیں اور وہ کچھ مشاہدے میں رکھتے ہیں کہ کوئی اور جن کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ شاعر کہتا ہے۔

**وإذا لم تر الهلال فسلم ☆ لأنـاس رأوه بالأبصـــار**

یعنی اگر تمہیں چاند دیکھنے کی سعادت نصیب نہیں ہوسکی تو اُن لوگوں کو جا کر سلام پیش کر آؤ جنھوں نے اپنے سر کی آنکھوں سے اُسے دیکھا ہے۔

## دل کی پاکیزگی بصارت وبصیرت کو تاباں رکھتی ہے

یاد رکھیں کہ اگر آپ نے دل کی دنیا کو پاکیزہ وشفاف کرلیا، اور فرائض ونوافل کے اہتمام کے ساتھ خود کو قربِ مولا کی رسی سے باندھ لیا، تو پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی عطا و فتوحات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، اور وہ مالک ومولا رحمت ومحبت اور فتح ونصرت کی نگاہ سے آپ کو دیکھتا رہتا ہے۔ جب آپ یہ زینے طے کرلیں تو سمجھ لیں کہ آپ کو دنیا وآخرت دونوں کی سرخروئی نصیب ہوگئی ہے۔ بزبانِ شاعر۔

**اعـــــط المعية حقها ☆ و الزم له حسن الأدب**

**واعــــلم بأنک عبده ☆ في كل حـال وهو رب**

یعنی اب آپ اُس قرب ومعیت کا پاس ولحاظ رکھیں، اور حسن اَدب کا دامن کسی حال میں چھوٹنے نہ دیں۔ یہ بھی ذہن نشیں رہے کہ آپ جو کچھ بھی ہیں اس کے بندے ہیں اور وہ آپ کا مالک ومولا ہے۔

## خوش خبری کس کے لیے؟

اَب آپ اِس آیت کریمہ میں ذرا ساغور فرمائیں :

لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ .

ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت ومقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی...)۔

سوال یہ ہے کہ آخر یہ بشارت ونوید کس کے لیے ہے؟۔آخر یہ کون لوگ ہیں جنھیں اللہ رب العزت دنیا وآخرت میں خوش خبری سنا رہا ہے؟؟ ایسے سعادت مند، طالع بخت، اور پاکیزہ صفت کون ہوسکتے ہیں؟؟؟ یاد رہے وہ اَولیا ہیں (جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنی دوستی کے لیے چن لیا ہے)۔

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لاَ خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلاَ هُمْ يَحْزَنُونَ o الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ o لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ o (سورۂ یونس:۱۰/۶۲ تا ۶۴)

خبردار! بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے۔ (وہ) ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (ہمیشہ) تقوی شعار رہے۔ ان کے لیے دنیا کی زندگی میں (بھی عزت ومقبولیت کی) بشارت ہے اور آخرت میں (بھی مغفرت وشفاعت کی/ یا دنیا میں بھی نیک خوابوں کی صورت میں پاکیزہ روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حسنِ مطلق کے جلوے اور دیدار)، اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے، یہی وہ عظیم کامیابی ہے۔

## ولایت کی دو پہچانیں

اِس اَبدی وسرمدی سعادت ونجابت کی بس دوہی نشانیاں ہیں: ایمان اورتقویٰ۔ وہ صاحبانِ ایمان وتقویٰ ہی ہیں جنھیں دنیوی زندگی اور حیاتِ اُخروی میں بشارت سنائی گئی ہے۔ غور فرمائیں کہ اس کے بعد اللہ پاک نے کتنی عظیم بات کہہ دی ہے، اور ایک اٹل قانون دے دیا ہے کہ ''اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے'' اور یہ نہ بدلنا کیا ہے؟ تو فرمایا: یہی عظیم کامیابی ہے- الحمدللہ والشکرللہ-

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک روز کسی شخص نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! اولیاء اللہ کون ہوتے ہیں؟۔ تو آپ نے فرمایا: 'وہ کہ جب تم انھیں دیکھو تو اللہ یاد آجائے'۔(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

> بے شک اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے برگزیدہ بندے ہیں جو انبیا ہیں نہ شہدا؛ لیکن قیامت کے دن اَنبیا اور شہدا اُن کو اللہ کی طرف سے عطا کردہ مقام کو دیکھ کر اُن پر رشک کریں گے۔
>
> صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ہمیں اُن کے بارے میں بتائیں کہ وہ کون ہیں؟ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ ایسے لوگ ہیں جن کی باہمی محبت صرف اللہ کی خاطر ہوتی ہے، نہ کہ رشتہ داری اور مالی لین دین کی وجہ سے۔

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۶۴/۸ حدیث: ۹۳......معجم کبیر طبرانی: ۴۱۰/۱۷ حدیث: ۱۹۹۰۰......مسند عبد بن حمید: ۲۲۸/۴ حدیث: ۱۵۸۵......اتحاف الخیرۃ المہرۃ: ۲۲/۶ حدیث: ۵۳۵۸۔

> اللہ کی قسم! ان کے چہرے نور ہوں گے، اور وہ نور پر ہوں گے، انھیں کوئی خوف نہیں ہوگا جب لوگ خوف زدہ ہوں گے، انھیں کوئی غم نہیں ہوگا جب

لوگ غم زدہ ہوں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: 'خبردار! بے شک اولیاءاللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے'۔(۱)

مبارک ہو ایسے خوش بختوں کو یہ اِعزاز اور سعادتیں! دراصل یہ لوگ تھکے کم؛ مگر آرام زیادہ پایا۔ اور فنا ہوجانے والے چندروزہ گھر میں کام کیا تو سدا باقی رہنے والے گھر میں انھیں عیش وراحت کے لمحے نصیب ہوئے۔ 'اور اِس بات کے عوض کہ انہوں نے صبر کیا ہے (تو انھیں رہنے کو) جنت اور (پہننے کو) ریشمی پوشاک عطا کیا جائے گا'۔(۲)

## درِ توبہ وا ہے

دوستو! جلدی کرو، اور سرپٹ دوڑو؛ وہ دیکھو سامنے توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔ نافرمانوں کا منتظر ہے کہ وہ اپنی زبانِ توبہ کھولیں تو انھیں پروانۂ بخشش سنا دیا جائے۔ اور بے شک اللہ سبحانہ وتعالیٰ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔

وہ اپنے بندوں کی توبہ قبول کرکے اُن کی خطائیں معاف کردیتا ہے۔ (اور پھر اُن سے کہا جائے گا:) 'خوب لطف اَندوزی کے ساتھ کھاؤ اور پیو اُن (اعمال) کے بدلے جو تم گزشتہ (زندگی کے) اَیام میں آگے بھیج چکے تھے'۔(۳)

(۱) سنن ابوداؤد: ۹/۴۰۴ حدیث: ۳۰۶۰......سنن کبریٰ نسائی: ۶/۳۶۲ حدیث: ۱۱۲۳۶......مسند احمد بن حنبل: ۴۶/۳۸۲ حدیث: ۲۱۸۳۲......مصنف ابن ابی شیبہ: ۸/۸۷ حدیث: ۱۴۳......بغیۃ الحارث: ۱/۳۳۱۔

(۲) سورۂ دہر: ۷۶/۱۲۔

(۳) سورۂ حاقہ: ۶۹/۲۴۔

گزشتہ زندگی خواہ کتنی ہی طویل کیوں نہ ہو، آخر شب وروز کا مجموعہ ہی تو ہے، وہ کوئی لامحدود تو نہیں بلکہ اُس کی ایک حد ہے، اور ہر وہ چیز جس کی کوئی اِبتدا ہو اَنجامِ کار وہ ختم

ہو جایا کرتی ہے۔

**یاأیها المعدودة أنفاسه ☆ لابـد یوماً أن یتم العـدد**

یعنی اے شخص! ذرا غور تو کرکہ تیرے پاس جو سانسیں ہیں وہ گنی ہوئی ہیں؛ لہٰذا ایک روز ایسا ضرور آئے گا جب یہ گنا ہوا عدد مکمل ہو جائے گا۔

’اور دنیا سے اپنا حصہ نہ بھول، اور تو (لوگوں سے ویسا ہی) اِحسان کر جیسا اِحسان اللہ نے تجھ سے فرمایا ہے‘۔(۱)

بہت دیر ہوگئی، اب اُٹھیں اور سرگرمِ عمل ہو جائیں۔ جدو جہد کریں، صبر سے کام لیں، ’اور صبر کیے جائیں جس طرح عالی ہمت پیغمبروں نے صبر کیا تھا‘۔(۲)

میرے شیخ علامہ حبیب احمد معروف بہ ’حداد‘ فرمایا کرتے تھے کہ جب یہ آیت کریمہ مجھے یاد آتی ہے تو سستی و کاہلی مجھ سے رفو چکر ہو جاتی ہے، اور میں اپنے اندر کافی چستی ونشاط محسوس کرتا ہوں۔ میں نے عرض کیا: وہ آیت کریمہ کیا ہے؟۔

فرمایا: وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ o اور آپ اپنے رب کے لیے صبر کیا کریں۔(۳)

جن کو سچی جستجو وطلب ہوتی ہے وہ اپنی انتھک کوششوں سے منزل پا ہی لیتے ہیں۔ مثل مشہور ہے: ’جو بوئیں گے وہی کاٹیں گے‘۔ اور اللہ کے فضل وکرم کی تو کوئی حد ہی نہیں، اور اس کی کسی کے ساتھ کوئی تخصیص وتعیین بھی نہیں؛ بلکہ جملہ مخلوقاتِ الٰہیہ کے لیے عام ہے۔

---

(۱) سورۂ قصص: ۲۸/ ۷۷۔
(۲) سورۂ اَحقاف: ۴۶/ ۳۵۔
(۳) سورۂ مدثر: ۷۴/ ۷۔

لہٰذا صبر سے کام لیں، اور کوشش جاری رکھیں، اگر واقعتاً منزل رسید ہونا چاہتے ہیں تو ایک دن ضرور آئے گا جب خود کو اپنے مقصود پر فائز پائیں گے۔ ہم میں کون ہے جو اچھے خواب نہیں دیکھنا چاہتا!۔

ہر کسی کی شدید خواہش ہوتی ہے کہ جیسے ہمارے اسلاف واَکابر نے دیکھا اسی طرح ہمیں بھی خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کی دولت نصیب ہو؛ لیکن افسوس کہ ہم اُن کے سے عمل اور اُن کی سی محنت نہیں کرنا چاہتے۔ نہ تو اُن کے نقش قدم کی پیروی کرتے ہیں، اور نہ ان کی کوششوں کی طرح کوشش ہی کرتے ہیں۔ ہم میں ان کی طرح صبر بھی نہیں، اور نہ ہی ان کی مانند قیام اللیل اور شب خیزی واشک ریزی ہی کر پاتے ہیں۔

یہ بندگانِ خدا کے ساتھ نیک کاموں میں ریس کی بات ہوئی؛ لیکن جہاں تک دنیا، جھوٹی آرزوؤں، اور فاسد خیالات کا معاملہ ہے، اُن کے پیچھے ہم بک ٹٹ دوڑتے ہیں، اُن کے لیے رت جگے، اور جی توڑ کوششیں کرتے ہیں۔ اور پورے پورے دن دنیا کمانے کی حرص ودوڑ میں گزار دیتے ہیں؛ بلکہ بعض کا تو یہ حال ہے کہ چاہتا ہے کہ رات بھی دن ہوجائے تاکہ اُسے مزید کام کرنے کی مہلت میسر آسکے، اُسے نہ نیند سے کوئی غرض ہوتی ہے اور نہ اَعضا کو آرام وراحت پہنچانے سے سروکار!۔

## اُس کا کرم کہ رات کو دِن کیا!

اے عاشقانِ رسول! ذرا غور کریں کہ سورۂ قصص میں اللہ کیا فرما رہا ہے :

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ اللَّيْلَ سَرْمَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ إِلَـهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُم بِضِيَآءٍ أَفَلَا تَسْمَعُونَ o قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ النَّهَارَ سَرْمَداً إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ إِلَهٌ غَيْرُ اللّٰهِ يَأْتِيكُم بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا تُبْصِرُونَ o وَمِنْ رَّحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ o (سورۂ قصص:۲۸/۷۱تا۷۳)

فرمادیجیے: ذرا اِتنا بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے اوپر روزِ قیامت تک ہمیشہ رات طاری

فرما دے (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں روشنی لا دے۔ کیا تم (یہ باتیں) سنتے نہیں ہو؟۔ فرما دیجیے: ذرا یہ (بھی) بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے اوپر روزِ قیامت تک ہمیشہ دن طاری فرما دے (تو) اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہیں رات لا دے کہ تم اس میں آرام کرسکو، کیا تم دیکھتے نہیں ہو؟۔ اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن کو بنایا تا کہ تم رات میں آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل (روزی) تلاش کرسکو اور تا کہ تم شکر گزار بنو۔

گویا یہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی رحمت وشفقت ہے کہ اُس نے ہمارے لیے رات اور دن بنائے، تاکہ ہم اُن میں آرام پائیں، اور اس کے فضل وکرم کو تلاش کر کے اُس کے لیے سجدۂ شکر گزاریں۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں سے بنائے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

اے پروردگار! ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنی راتوں کو جسموں کے آرام، روحوں کی راحت، اَعضا کے سکون، اور مناجات و رجوع کی لذت وکیف کے لیے خاص کرسکیں؛ تا کہ ہم خود کو اُن پاکباز لوگوں میں شامل کرسکیں جن پر تیرا کرمِ خاص ہوا، جن کے بارے میں تو نے فرمایا :

كَانُوا قَلِيْلاً مِنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُونَ ، وَ بِالاَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ o (سورۂ ذاریات:۵۱/۱۷،۱۸)

'وہ راتوں کو تھوڑی سی دیر سویا کرتے تھے۔ اور رات کے پچھلے پہروں میں (اُٹھ اُٹھ کر تجھ سے) مغفرت طلب کرتے تھے'۔

تَتَجَافىٰ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوفاً وَّ طَمَعاً وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ o (سورۂ سجدہ:۳۲/۱۶)

ان کے پہلو اُن کی خواب گاہوں سے جدا رہتے ہیں اور اپنے رب کو خوف اور

اُمید (کی ملی جلی کیفیت) سے پکارتے ہیں اور ہمارے عطا کردہ رزق میں سے (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَاءَ الَّيْلِ سَاجِداً وَّ قَائِماً يَّحْذَرُ الْاٰخِرَةَ وَ يَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهٖ، قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُونَ وَ الَّذِيْنَ لاَ يَعْلَمُونَ، اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الاَلْبَابِ ٥ (سورۃ الزمر:۹/۳۹)

بھلا (یہ مشرک بہتر ہے یا) وہ (مومن) جو رات کی گھڑیوں میں سجود اور قیام کی حالت میں عبادت کرنے والا ہے، آخرت سے ڈرتا رہتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی اُمید رکھتا ہے۔ فرمادیجیے: کیا جو لوگ علم رکھتے ہیں اور جو لوگ علم نہیں رکھتے (سب) برابر ہوسکتے ہیں۔ بس نصیحت تو عقل مند لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔

وصلى الله علىٰ سيدنا محمَّدٍ وعلىٰ آله وصحبه وسلم .

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْناً وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوا سَلَاماً ٥ وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّداً وَّقِيَاماً ٥ وَالَّذِيْنَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَاماً ٥ (سورۂ فرقان:۶۳/۲۵ تا ۶۵)

اور (خدائے) رحمٰن کے (مقبول) بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستگی سے چلتے ہیں اور جب اُن سے جاہل (اکھڑ) لوگ (ناپسندیدہ) بات کرتے ہیں تو وہ سلام کہتے (ہوئے الگ ہوجاتے) ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کے لیے سجدہ ریزی اور قیامِ (نیاز) میں راتیں بسر کرتے ہیں۔ اور (یہ) وہ لوگ ہیں جو (ہمہ وقت حضورِ باری تعالیٰ میں) عرض گزار رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! تو ہم سے دوزخ کا عذاب ہٹالے، بے شک اس کا عذاب بڑا مہلک (اور دائمی) ہے۔

اے اللہ! ہمیں اپنی شرابِ محبت پلا، اور اپنے محبوبوں سے محبت رکھنے کی توفیق دے، اور ایسے عمل سرانجام دینے کی ہمت عطا کر جو ہمیں تیرے قربِ محبت سے شادکام کردیں۔

واسطہ تیرے حبیب معظم محبوب مکرم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا۔ اور ہمیں (ظاہر و باطن کی جملہ بیماریوں سے) شفائے کامل و عاجل عطا فرما، اے مولا! صرف تو ہی شفا بخشنے والا ہے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

رفیقانِ گرامی! میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمہیدی جملے آپ کے لیے کافی ہوگئے ہوں گے؛ لہٰذا اب اپنے مقصد اصلی اور اس پاکیزہ عمل کی طرف لوٹتے ہیں، جس کی نسبت سے اللہ رفعتیں عطا فرماتا ہے۔ جس پر پیارے آقا رحمت سراپا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، صحابہ و تابعین اور اہل اللہ تا حیات گامزن رہے۔ ان کی منزل مقصود بس ایک ہی تھی: رضائے الٰہی اور محبتِ رسالت پناہی۔

اب ہم آنے والی سطروں میں ایسے فوائد و برکات کا مطالعہ کریں گے، جن سے خواب میں دیدارِ مصطفٰے کی دولتِ بیدار ہاتھ آتی ہے۔ اللہ جس کے لیے یہ دروازہ کھول دے، اسے شرحِ صدر نصیب ہوجاتا ہے، دل کے اندر تشفی وطمانیت پیدا ہوجاتی ہے، اور وہ مولا کے ساتھ جڑ جاتا ہے۔ دنیا اس کی نگاہوں میں حقیر معلوم ہونے لگتی ہے، اور وہ پورے طور پر آخرت کے لمبے سفر کے لیے زادِراہ اکٹھا کرنے میں جٹ جاتا ہے، اور پھر قیام اللیل اور صیام النہار اس کا دائمی معمول بن جاتا ہے۔ اس طرح اسے اس کا مطلوب ومقصود ہاتھ آجاتا ہے۔ اور وہ نہ صرف اپنے محبوب کی زیارت سے شادکام ہوتا ہے بلکہ اس کے ہاتھوں سے محبت کے جام بھی نوش کرتا ہے۔

اب وہ اپنے عیوب وذنوب کا سختی سے محاسبہ کرتا ہے، اگر اس طریقہ کار سے اسے اپنے نفس کی معرفت نصیب ہوجاتی ہے تو پھر وہ اپنے مولا کو بھی پہچان لیتا ہے؛ اور جسے مولا کی معرفت ہو وہ نفس کی معرفت بھی رکھتا ہے۔

ہر وہ انسان جس کی زبان پر 'لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کا ورد ہوتا ہے، اس کی یہ سب سے بڑی اور دیرینہ آرزو ہوتی ہے۔ اب جیسے جیسے اُس نور کا قرب حاصل ہوتا جائے،

معاملات کی گرہیں کھلتی چلی جائیں گی ، دلوں کے بند ٹوٹتے چلے جائیں گے ، اور انجام کار وہ خود بھی اہل نور میں سے ہوجائے گا ۔ گویا اس نے دنیا ہی میں آخرت کی بازی مار لی ۔

لہٰذا اب مالک ومولا کا شکر اَدا کرنے کا وقت ہے کہ اس نے آپ کو ایسے سعادت مندوں اور فیروز بختوں میں سے کر دیا ۔ مگر حیف کہ تھوڑے ہی لوگ شکر گزار ہوتے ہیں ۔ اللہ ہی سارے اُمور کی تدبیر فرماتا ہے ، اُسے آنکھوں کی خیانت ، اور دل کے مخفی رازوں کا بھی پتہ ہے ۔

یہ ایک عظیم نعمت ہے ، جس کو اس کی قدر و قیمت کا اِحساس ہوگیا' ہوگیا ، اور جو اس سے بیگانہ رہا سو بیگانہ رہا ۔ لہٰذا اِس مقصد عظیم و جلیل کی تحصیل کے لیے جتن کرنے والے پر شکر مولا واجب ہے ۔ نیت صاف رکھیں ، اور عمل کو بھی خالص رکھیں ، پھر دیکھیں پروردگارِ عالم کی برکات وعطیات ، خیرات وانعامات کی کیسی موسلا دھار بارش ہوتی ہے ۔

جب آپ کشادہ قلبی اور شرحِ صدر کے ساتھ اِس میدان میں اُتر ہی آئے ہیں ، تو اَب اپنے حال اَحوال کو بہتر سے بہتر بنانے کی بھی کوشش کریں ۔ جد و جہد سے کام لیں ، سب کچھ کھلی آنکھوں نظر آئے گا ۔ نیتوں کے برتن صاف رکھیں ، سیرابی نصیب ہوگی ، لوگوں کو جامِ محبت پلاتے رہیں وہ بھی آپ پر اپنی نوازشیں جاری رکھیں گے ، اس طرح آپ کا شمار اہل محبت میں ہونے لگے گا ۔

قلب و باطن کی پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوجائیں ۔ خدا نہ کرے کہ آپ اُن میں سے ہوجائیں جو دنیا کمانے کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں ، اور اُسی کو سب کچھ سمجھ بیٹھے ہیں ؛ اور آخرت کو بالکل ہی فراموش کررکھا ہے ، پھر اس کے لیے تیاری کیا کریں گے ! ۔

یاد رہے کہ دنیا فتنہ وفساد کا گھر اور بہت جلد اُجڑ جانے والی ایک سرائے ہے ؛ اس لیے اس کی خاطر ریس کرنا عاقبت نا اَندیشی ہی کہلائے گی ۔ فانی دنیا کی محبت میں محو ہو کر

باقی عقبیٰ کونظر انداز کردینا شیوۂ مومنانہ نہیں۔ نہ بھولیں کہ اللہ نے اپنے یہاں آپ کے لیے بہت کچھ تیار کررکھا ہے۔اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور پائیدار ہے۔

**تنافسوها وأعطوها قوالبهم　　مع القلوب فيا لله من عجب**

**وتب إلى مولاک یا إنسان　　من قبل أن یفوتک الزمان**

یعنی ہائے! کتنی عجیب سی بات ہے کہ لوگ دنیا کے پیچھے مارے مارے پھرتے ہیں،اور اُس کے لیے جان ودل تک کا نذرانہ پیش کردیتے ہیں۔

اے انسان! کب تک تیرا یہ حال رہے گا،خدارا اب تو گناہوں سے توبہ کرکے اپنے مولا سے لولگالے؛ورنہ زمانہ جلد ہی تجھے الوداع کہنے والا ہے۔

ہم میں سے ہر کسی کا تقریباً یہی حال ہے۔اللہ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔اے اللہ! ہمیں اپنا محبوب بنالے،ہمیں اپنی خاطر اِکٹھا کردے، جملہ اُمور میں ہمیں اپنی ذات پر توکل رکھنے کی توفیق مرحمت فرما، واسطہ اس پیارے رسول کا جسے تونے چاہا بھی ہے اور جسے تونے ہر شرافت وکرامت اور سعادت وعظمت بھی بخشی ہے،ہمیں اپنا محبوب بنا اور محبّ بھی رکھ۔والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم۔

اے پروردگارِ عالم! ہم تیرے نوروں میں سے عین نور کے طفیل تجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت بالکل اسی طرح دکھا جیسے تیری نگاہ میں ہے۔

**والحمد للّٰہ رب العالمین وصلی اللّٰہ علیٰ سیدنا محمَّدٍ في الأول والاٰخر والباطن والظاهر وعلیٰ آله وأصحابه وأزواجه وذریته وأتباعه إلی یوم الدین والحمد للّٰہ رب العالمین .**

یہ لیں،اَب فوائدوبرکات کے مطالعے سے آنکھیں ٹھنڈی کریں۔

تازہ دم ہوکر اُٹھیں،اور سعی وعمل میں کمی نہ کریں، کچھ بعید نہیں کہ وہ حسن کائنات اور

کائناتِ حسن (ﷺ) آپ کی آنکھوں میں بھی اُتر آئے۔توفیق خیر دینے والا اللہ ہی ہے۔

## فائدہ نمبر 1

سُورۂ قَدر: جس نے طلوع وغروبِ آفتاب کے وقت اِس سورہ کو (۲۱) اِکیس مرتبہ پڑھا،تو اُسے خواب میں دیدارِ مصطفٰے علیہ السلام نصیب ہوگا - اِن شاءاللہ-(۱)

## فائدہ نمبر 2

سُورۂ کوثر: جس نے کسی شب اِس سورہ کو (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھا،تو اُسے خواب میں زیارتِ نبوی نصیب ہوگی - اِن شاءاللہ- یہ طریقہ مجرب اور آزمودہ ہے۔(۲)

## فائدہ نمبر 3

سُورۂ مُزمّل: جو دیدارِ مصطفٰے کا آرزومند ہے،اُسے چاہیے کہ اس سورہ کو (۴۱) اکتالیس مرتبہ پڑھے، یقیناً اس کا مقدر جاگے گا ، اور اسے زیارتِ نبوی کا شرف حاصل ہوگا - اِن شاءاللہ- یہ طریقہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔(۳)

---

(۱) الوسائل الشافعہ:۴۲۱۔

(۲) الوسائل الشافعہ:۴۲۴۔

(۳) الوسائل الشافعہ،امام خرد:۴۱۸۔

## فائدہ نمبر 4

'خزینۃ الاسرار' میں مذکور ہے کہ بعض علما کے بقول جس نے بروزِ جمعہ سورۂ قدر کی (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ تلاوت کی، وہ اس وقت تک نہیں مرسکتا جب تک کہ اسے دیدارِ مصطفےٰ کی دولت نہ حاصل ہوجائے۔ یہ طریقہ بھی-الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 5

بعض عرفا سورۂ کوثر کے خواص بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص شب جمعہ اس کو (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھے، ساتھ ہی ہزار بار تحفہ درود بھی سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر کے سوجائے، اُسے خواب میں تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ یہ طریقہ بہت سے لوگوں نے آزمایا، اور-الحمدللہ- انھیں اس میں کامیابی ملی۔

## فائدہ نمبر 6

بعض مشائخ نے بیان کیا ہے کہ جو شخص نصف شب جمعہ کو (۱۰۰۰) ہزار بار سورۂ لاِیْلٰفِ قُرَیش پڑھ کر باوضو سوجائے، اسے خواب میں دیدارِ مصطفےٰ نصیب ہوگا، نیز اسے اُس کا گوہرِ مراد بھی مل جائے گا۔ یہ طریقہ بھی-الحمدللہ- بہت ہی مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 7

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے آتا ہے کہ جس نے کسی شب (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ سورۂ اِخلاص کا ورد کیا، اسے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ یہ طریقہ بھی-الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔(۱)

## فائدہ نمبر 8

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت سے یہ بھی ملتا ہے کہ جوکوئی مسلمان جمعہ کی رات کو دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (۲۵) پچیس مرتبہ قل ہواللہ اَحد پڑھ کر (۱۰۰۰) ہزار بار یہ درود بھیجے :

صَلَّی اللّٰهُ عَلیٰ محَمّدٍ النبيِّ الأمّي .

دوسرا جمعہ آنے سے پہلے ہی اس کو خواب میں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے حصہ نصیب ہوجائے گا۔ اور جسے دیدارِ مصطفےٰ کا اِعزاز مل گیا اللہ اس کے سارے گناہ معاف کردیتا ہے۔ اس فائدہ کو امام یوسف بن اسماعیل نبہانی نے بھی اپنی کتاب 'سعادۃ الدارین' میں درج فرمایا ہے۔(۲)

## فائدہ نمبر 9

مفاتیح المفاتیح میں قطب الاقطاب کی 'کتاب الاذکار' کے حوالے سے مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شب جمعہ میں دو رکعت اس طرح اَدا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (۵) پانچ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے۔ پھر فارغ ہوکر بارگاہِ رسالت میں درود وسلام کا نذرانہ پیش کرے (تو اس کی برکت سے اللہ دیدارِ مصطفےٰ کی راہیں اس کے لیے ہموار فرمادے گا)۔

(۱) الوسائل الشافعہ، امام خرد۔
(۲) الوسائل الشافعہ، امام خرد: ۱۷۴۔

## فائدہ نمبر 10

'مجمع الحدیث' میں آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھے خواب میں دیکھنے کا آرزومند ہو، اُسے چاہیے کہ شب جمعہ میں دو سلاموں کے ساتھ چار رکعتیں اَدا کرے، اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ، والضحیٰ، الم نشرح، انا انزلناہ، اور اِذا زلزلت الارض پڑھے، پھر سلام پھیر کر (۷۰) ستر مرتبہ درود، اور (۷۰) ستر مرتبہ اِستغفار پڑھے، اور درود و سلام کا ورد کرتا ہوا سو جائے تو اُسے مجھے خواب میں دیکھنے کا شرف نصیب ہوگا۔

## فائدہ نمبر 11

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ہفتے کے دن مجھ پر (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ درود بھیجا، مرنے سے پہلے وہ جنت میں اپنا ٹھکانا دیکھ لے گا۔ یہ طریقہ بھی – الحمد للہ – مجرب اور آزمودہ ہے۔(۱)

## فائدہ نمبر 12

'مفاخر علیہ' میں حضرت ابوالحسن شاذلی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے آتا ہے کہ آپ نے فرمایا: جو شخص زیارتِ نبوی کا طلب گار، اور روزِ قیامت وعرصۂ محشر کی شرمندگی سے بچنے کا خواست گار ہے، اسے چاہیے کہ زیادہ سے زیادہ سورۂ اِذَا الشَّمۡسُ كُوِّرَتۡ، سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ، اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انۡشَقَّتۡ کی تلاوت کرے۔

(۱) الوسائل الشافعہ، امام خرد: ۴۶۷۔

## فائدہ نمبر 13

سیدنا جمال الدین ابو المواہب شاذلی رضی اللہ عنہ -جن کا شمار اَخیارِ اُمت میں سے ہوتا ہے- فرماتے ہیں: میں خواب کے اندر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے مجھے حکم دیتے ہوئے فرمایا: سوتے وقت پہلے پانچ مرتبہ 'بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'، اور پانچ مرتبہ 'اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم' پڑھ کر پھر اس دعا کا وِرد کیا کرو :

**اللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ أَرِنِي وَجْهَ مُحَمَّدٍ حَالاً وَمَآلاً .**

جب بھی تم اس دعا کو پڑھو گے، میں تمہارے خواب میں آؤں گا، اور تم سے کبھی بھی پیٹھ نہ پھیروں گا۔ پھر فرمایا: کیا خوب بات ہو اگر کوئی اس دعا کو یاد کرلے، اور اس پر یقین کامل رکھے۔

خصوصاً جب آپ بارگاہِ رسالت میں درود وسلام کثرت کے ساتھ پیش کریں گے (تو یہ دولتِ بیدار کثرت سے آپ کے ہاتھ لگے گی)۔ یہ طریقہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 14

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُّصَلِّيَ عَلَيْهِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهُ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الأَرْوَاحِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الأَجْسَادِ ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ ، اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِّنِّي تَحِيَّةً وَّسَلاَماً .**

امام جبروان فاکہانی اور ابن وداعہ نے یہ حدیث فی القبور تک نقل کی ہے۔اس

کے بعد فاکہانی فرماتے ہیں کہ جس نے درود کے اِس صیغے کے ساتھ (۷۰) ستر مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود وسلام پیش کیا، اُسے خواب میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

## فائدہ نمبر 15

'منبع السعادات' اور 'ذخائر محمدیہ' میں زیارتِ نبوی کا ایک فائدہ یوں درج ہے کہ مندرجہ ذیل دعا (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھی جائے :

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِنُورِ الأَنْوَارِ، الَّذِيْ هُوَ عَيْنُکَ لاَغَيْرُکَ أَنْ تُرِيَنِي وَجْهَ نَبِيِّکَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَمَا هُوَ عِنْدَکَ .

یہ طریقہ بھی-الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔ بہت سوں نے اس سے فائدہ اُٹھانے کی مجھے اِطلاع دی ہے۔

## فائدہ نمبر 16

ایک طریقہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص دیدارِ مصطفیٰ کا طالب ہو اُسے چاہیے کہ دو رکعت نمازِ نفل اَدا کرنے کے بعد (۱۰۰) مرتبہ یوں پڑھے :

يَا نُوْرَ النُّورِ، يَا مُدَبِّرَ الأُمُوْرِ بَلِّغْ عَنِّي رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّأَرْوَاحَ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَحِيَّةً وَّسَلاَماً .

## فائدہ نمبر 17

علامہ سید احمد زینی بن دحلان اپنے مجموعۂ درود میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی معیت پانے کے لیے ایک مجرب وآزمودہ صیغۂ درود یہ ہے، جسے روزانہ (۱۰۰۰) بار پڑھنا چاہیے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْجَامِعِ لأَسْرَارِکَ، وَالدَّالِّ عَلَیْکَ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ .

یہی فائدہ حبیب حسن محمد فدعق نے بھی اپنی کتاب 'الفوائد الحسان' کے صفحہ ۲۶ پر ذکر کیا ہے۔ یہ طریقہ بھی۔ الحمدللہ۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 18

سیدی محمد بکری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ درود 'صلاۃ الفاتح' کہلاتا ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَی الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِ .

بتایا جاتا ہے کہ جس نے اس کو جمعرات، جمعہ یا سوموار کی رات میں (۱۰۰۰) مرتبہ پڑھا، اُسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اِجتماع نصیب ہوگا۔ یہ درود پڑھنے سے پہلے چار رکعتیں اِس ترتیب سے اَدا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ قدر تین مرتبہ، دوسری میں سورۂ زلزلہ، تیسری میں سورۂ کافرون، اور چوتھی میں سورۂ معوّذتین پڑھے۔ نیز یہ درود پڑھتے وقت اگر اگربتی وغیرہ جلالے تو کیا کہنے!۔ جو چاہے اس کا تجربہ کرکے دیکھ لے۔ یہ طریقہ بھی۔ الحمدللہ۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 19

'بستان الفقراء' میں آتا ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بروزِ جمعہ مندرجہ ذیل صیغے کے ساتھ (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ مجھ پر درود پڑھا تو وہ شخص اس رات ضرور اپنے رب یا اپنے نبی کا دیدار کرے گا، یا جنت میں اپنا گھر دیکھ لے گا۔اور اگر وہ شخص نہ دیکھے تو یہ کام دو، تین یا پانچ جمعے تک جاری رکھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ .

ایک اور روایت میں آگے 'وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ' کے الفاظ بھی آئے ہیں۔

یہ طریقہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 20

'حدائق الاخبار' اور سیدی شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی 'غنیۃ الطالبین' میں ہے: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے شبِ جمعہ دو رکعت نماز اِس طرح پڑھی کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک مرتبہ، اور قل ھو اللہ پندرہ مرتبہ پڑھا، پھر اس نے اپنی نماز کے آخر میں (۱۰۰۰) ہزار بار یہ درود پڑھا :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ .

تو وہ بلاشبہ مجھے خواب میں دیکھے گا، اگلا جمعہ آنے سے قبل۔اور جس شخص نے مجھے دیکھا جنت اس کا مقدر بن جاتی ہے، اور اس کے تمام اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

اس صیغہ درود کو حبیب عطاس حبشی نے اپنی کتاب 'تذکرۃ المصطفیٰ' اور سید محمد بن علوی مالکی نے 'ذخائرِ محمدیہ' میں بھی بیان کیا ہے۔ یہ طریقہ بھی -الحمدللہ تعالیٰ- مجرب اور

آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 21

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ .

سیدی ابوالعباس المرسی رضی اللہ عنہ بیان فرماتےہیں کہ جس شخص نے بالالتزام رات ودن میں (۵۰۰) پانچ سومرتبہ درج بالاصلوٰۃ وسلام پڑھا، وہ مرنے سے قبل حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم بیداری میں ضرور دیکھے گا۔

علامہ نبہانی رضی اللہ عنہ نے 'سعادۃ الدارین' میں اس پر اِتنا اِضافہ بھی کیا ہے: 'وَعَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ'۔

سیدی یوسف نبہانی اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں کہ اگر اس عمل سے بیداری میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف مل سکتا ہے تو خواب میں تو بدرجۂ اولیٰ آپ کے دیدار کی سعادت نصیب ہونی چاہیے۔ یہ طریقہ بھی -الحمد للہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔(۱)

## فائدہ نمبر 22

اِبریز شریف میں آتا ہے کہ حضرت سیدنا عبدالعزیز دباغ رضی اللہ عنہ نے سب

(۱) سعادۃ الدارین، یوسف نبہانی: ۴۸۸۔

سے پہلا وظیفہ جو حضرت سیدنا خضر علیہ السلام کی تلقین پر شروع کیا تھا وہ مندرجہ ذیل تھا، جس کا وہ روزانہ (۷۰۰۰) سات ہزار مرتبہ ورد کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ يَا رَبُّ بِجَاهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ اِجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ .

## فائدہ نمبر 23

اپنے والدِ گرامی علیہ الرحمہ سے میں نے سنا کہ وہ فرمارہے تھے کہ جو شخص سوتے وقت امام بوصیری کے قصیدۂ ہمزیہ کا مندرجہ ذیل شعر (۴۱) اکتالیس مرتبہ پڑھے، اسے دیدارِ مصطفٰے کی سعادت نصیب ہوگی :

لَيْتَــهُ خَصَّــنِي بِرُؤْيَـةِ وَجْـهٍ ☆ زَالَ عَنْ كُلِّ مَنْ رَآهُ الشَّقَآءُ(۱)

یہ فائدہ 'اجازات ومکاتباتِ حبیب عبداللہ بن ہادی ہدار' کے صفحہ ۹ پر بھی مذکور ہے۔ نیز سید محمد بن علوی مالکی نے بھی اپنی کتاب 'ذخائرِ محمدیہ' کے صفحہ ۱۵۴ پر اس کا تذکرہ کیا ہے۔ اللہ انھیں اس کی بہتر سے بہتر جزا عطا فرمائے۔

## فائدہ نمبر 24

سیدی یوسف بن اسماعیل نبہانی کی کتاب 'سعادۃ الدارین' میں سید قطب احمد رفاعی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ایک مبارک صیغہ ذکر کیا گیا ہے۔ جس کی فضیلت میں آتا ہے کہ جس شخص نے اسے (۱۲۰۰۰) بارہ ہزار مرتبہ پڑھا، اسے خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف نصیب ہوگا۔ نیز اس کے اور بھی بہت سے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْقُرَشِيِّ، بَحْرِ

(۱) ترجمہ: کاش! مجھے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا شرف مل جائے جس سے ہر دیکھنے والے کی ہر تکلیف دور ہو جایا کرتی ہے۔

أَنْـوَارِکَ، وَمَـعْـدِنِ أَسْـرَارِکَ، وَعَيْـنِ عِـنَـايَتِکَ، وَلِسَـانِ حُـجَّتِکَ، وَخَيْـرِ خَـلْـقِکَ، وَأَحَـبِّ الْـخَلْقِ إِلَيْکَ عَبْدِکَ وَنَبِيِّکَ الَّـذِيْ خَتَـمْـتَ بِـهِ الأَنْبِيَـاءَ وَالْـمُرْسَلِيْنَ وَعَلىٰ آلِـهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ . سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

## فائدہ نمبر 25

سیدی یوسف نبہانی ’مجمع الصلوات‘ میں شیخ احمد دیربی کے مجربات میں سے ایک صیغۂ درود نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص بستر پر لیٹتے وقت روزانہ شب میں اس درود کو دس دن تک (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھے، اور پھر باوضو، رو بہ قبلہ، دائیں کروٹ پر سو رہے، تو یقیناً اُسے زیارتِ نبوی نصیب ہوگی :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ كُلَّمَا ذَكَرَکَ الذَّاكِرُوْنَ، وَغَـفَـلَ عَـنْ ذِكْرِکَ الْغَافِلُوْنَ، عَدَدَ مَا أَحَاطَ بِهٖ عِلْمُ اللّٰهِ، وَجَـرَى بِـهٖ قَـلَـمُ اللّٰهِ، وَنَفَذَ بِهٖ حُكْمُ اللّٰهِ، وَوَسِعَهٗ عِلْمُ اللّٰهِ، وَزِنَةَ عَـرْشِـهٖ، وَرِضَـاءَ نَفْسِهٖ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ، عَدَدَ مَا كَانَ وَمَـا يَـكُـوْنُ، وَمَـا هُـوَ كَـائِـنٌ فِي عِلْمِ اللّٰهِ، صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْـعَـدَّ، وَتُـحِيْـطُ بِـهِ الْـحَدَّ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰهِ بَاقِيَةً بِبَقَاءِ اللّٰهِ .

## فائدہ نمبر 26

سیدی یوسف نبہانی کی 'جامع الصلوات' صفحہ ۱۱۹ پر مذکور ہے کہ آپ نے فرمایا: یہ ایک مبارک صیغہ ہے۔ ہر قسم کے جائز مقاصد کی تکمیل کے لیے اسے (۱۰۰) سو سے لے کر (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ تک پڑھا جائے۔ اور دیدارِ مصطفےٰ کے لیے (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ۔

اور اگر اس نے ہر دن (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیا، تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے دائمی غنا و تونگری سے بہرہ ور فرما دے گا، وہ ساری مخلوق کا محبوبِ نگاہ ہو جائے گا، اور ہر قسم کی آفات و تکالیف اس سے دور کر دی جائیں گی۔ الغرض! اس کے فوائد اتنے زیادہ ہیں کہ انھیں لفظوں میں بیان کرنا بہت مشکل ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِهٖ قَدْرَ لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَغْنِنَا وَاحْفَظْنَا، وَوَفِّقْنَا لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ، وَاصْرِفْ عَنَّا السُّوْٓءَ، وَارْضَ عَنِ الْحَسَنَيْنِ رَيْحَانَتَيِ خَيْرِ الْأَنَامِ، وَعَنْ سَائِرِ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ أَئِمَّةِ الْهُدیٰ وَمَصَابِيْحِ الظَّلَامِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ دَارَ السَّلَامِ، يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ يَا اللّٰهُ .

## فائدہ نمبر 27

سیدی یوسف نبہانی کی اِسی 'جامع الصلوات' صفحہ ۲۰ پر شیخ تیجانی کے حوالے سے مذکور ہے کہ جو شخص مندرجہ ذیل درود کو ایک ہفتہ پوری پابندی اور کامل طہارت کے ساتھ پاک بستر پر سوتے وقت پڑھے، اسے ۔ اِن شاءاللہ ۔ زیارتِ نبوی نصیب ہوگی :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ عَيْنِ الرَّحْمَةِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَالْيَاقُوتَةِ الْمُتَحَقِّقَةِ الْحَائِطَةِ بِمَرْكَزِ الْفُهُومِ وَالْمَعَانِي وَنُورِ الأَنْوَارِ الْمُتَكَوِّنَةِ الْاٰدَمِي، صَاحِبِ الْحَقِّ الرَّبَّانِي، اَلْبَرْقِ الأَسْطَعِ بِمُزْنِ الأَرْيَاحِ الْمَائِلَةِ لِكُلِّ مُتَعَرِّضٍ مِنَ الْبُحُورِ وَالأَوَانِي،

وَنُورِکَ اللاَّمِعُ الَّذِيْ مَلأت بِهٖ کَونُکَ الْحَائِط بأمْکِنَةِ الْمَکَانِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ عَيْنِ الْحَقِّ الَّتِي تَتَجَلّٰی مِنْهَا عُرُوشُ الْحَقَائِقِ عَيْنِ الْمَعَارِفِ الأعْلَمِ، صِرَاطِکَ التَّامِ الأقْوَمِ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ طَلَعَةِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ الْکَنْزِ الأعْظَمِ، أفَاضَتکَ مِنْکَ إلَيْکَ، إحَاطَة النُّورِ الْمُطلسمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلیٰ آلِهٖ صَلَاةً تُعَرِّفُنَا بِهَا إيَّاهُ .

## فائدہ نمبر 28

سیدی یوسف نبہانی کی اسی 'جامع الصلوٰات' صفحہ ۲۱ پر اُن کے استاذ شیخ محمد فاسی شاذلی کے حوالے سے ایک صیغۂ درود نقل ہوا ہے، جس کے بارے میں وہ فرماتے ہیں کہ جس نے پابندی کے ساتھ اس درود کو صبح وشام تین تین مرتبہ پڑھا، -اللہ نے چاہا- تو وہ کثرت کے ساتھ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا، خواب میں بھی بیداری میں بھی، حسی طور پر بھی اور معنوی طور پر بھی۔ درود یہ ہے :

إنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا o اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ مَنْ جَعَلْتَهٗ سَبَباً لِانْشِقَاقِ أسْرَارِکَ الْجَبْرُوْتِيَّةِ، وَانْفِلَاقِ أنْوَارِکَ الرَّحْمَانِيَّةِ، وَصَارَ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَةِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَخَلِيْفَةَ أسْرَارِکَ الذَّاتِيَّةِ فَهُوَ يَاقُوْتَةٌ أحَدِيَّةٌ، ذَاتک الصَّمَدِيَّةِ، وَعَيْنُ مَظْهَرِ صِفَاتِکَ الأزَلِيَّةِ، فَبِکَ وَمِنْکَ صَارَ حِجَابًا عَنْکَ، وَسِرًّا مِنْ أسْرَارِ غَيْبِکَ، حَجَبْتَ بِهٖ کَثِيْرًا مِنْ خَلْقِکَ، فَهُوَ الْکَنْزُ الْمُطَلْسَمُ، وَالْبَحْرُ الزَّاخِرُ الْمُطَمْطَمُ، فَنَسْألُکَ اللّٰهُمَّ بِجَاهِهٖ لَدَيْکَ وَبِکَرَامَتِهٖ عَلَيْکَ أنْ تُعَمِّرَ قُلُوبَنَا بِأفْعَالِهٖ، وَأسْمَاعَنَا بِأقْوَالِهٖ،

وَقُلُوبَنَا بِأَنْوَارِهِ، وَأَرْوَاحَنَا بِأَسْرَارِهِ، وَأَشْيَاخَنَا بِأَحْوَالِهِ، وَسَرَائِرَنَا بِمُعَامَلَتِهِ، وَبَوَاطِنَنَا بِمُشَاهَدَتِهِ، وَأَبْصَارَنَا بِأَنْوَارِ الـمحيا جَمَالِهِ، وَخَوَاتِيْمَ أَعْمَالنَا فِي مَرْضَاتِهِ، حَتىٰ نَشْهَدَكَ بِهِ، وَهُوَ بِكَ فَأَكُونُ نَائِبًا عَنِ الْحَضْرَتَيْنِ بِالْحَضْرَتَيْنِ وَأَدَلُّ بِهِمَا عَلَيْهِمَا، وَنَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلَيْهِ صَلَاةً وَّتَسْلِيْمًا يَلِيْقَانِ بِجَنَابِهِ وَعَظِيْمِ قَدْرِهِ وَتَجْمَعُنَا بِهِمَا عَلَيْهِ، وَتُقَرِّبُنَا بِخَالِصِ وُدِّهِمَا لَدَيْهِ، وَتَنْفَحُنِي بِسَبَبِهِمَا نَفْحَةَ الأَتْقِيَاءِ، وَتَمْنَحُنِي بِهِمَا مِنَّةَ الأَصْفِيَاءِ لأَنَّهُ السِّرُّ الْمَصُونُ، وَالْجَوهَرُ الْفَرْدُ الْمَكْنُونُ فَهُوَ الْيَاقُوْتَةُ الْمُنْطَوِيَةُ عَلَيْهَا أَضْعَافَ مُكَوَّنَاتِكَ، وَالْغَيْهُوبَةِ الْمُنْتَخَبِ مِنْهَا أَصْنَافَ مَعْلُوْمَاتِكَ، فَكَانَ غَيْبًا مِنْ غَيْبِكَ، وَبَدَلًا مِنْ سِرِّ رُبُوبِيَّتِكَ، حَتىٰ صَارَ بِذَالِكَ مَظْهَرًا نَسْتَدِلُّ بِهِ عَلَيْكَ، وَكَيْفَ لا يَكُوْنُ ذٰلِكَ وَقَدْ أَخْبَرْتَنَا فِي مُحْكَمِ كِتَابِكَ بِقَولِكَ : إِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ . وَقَدْ زَالَ بِذٰلِكَ الرَّيْبُ وَحَصَلَ الانْتِبَاهُ، وَاجْعَلِ اللّٰهُمَّ دَلالَتَنَا عَلَيْكَ بِهِ، وَمُعَامَلاتَنَا مَعَكَ مِنْ أَنْوَارِ مُتَابَعَتِهِ، وَارْضَ اللّٰهُمَّ عَلٰى مَنْ جَعَلْتَهُمْ مَحَلاًّ لِلاقْتِدَاءِ، وَصَيَّرْتَ قُلُوبَهُمْ مَصَابِيْحَ الْهُدىٰ الْمُطَهَّرِيْنَ مِنْ رَقِّ الأَغْيَارِ وَشَوَائِبَ الأَكْدَارِ، مَنْ بَدَتْ مِنْ قُلُوْبِهِمْ دُرَرُ الْمَعَانِي، فَجَعَلْتَ قَلائِدَ التَّحْقِيْقِ لأَهْلِ الْمَبَانِي، وَاخْتَرْتَهُمْ فِي سَابِقِ الاقْتِدَارِ أَنَّهُمْ مِنْ أَصْحَابِ نَبِيِّكَ الْمُخْتَارِ، وَرَضِيْتَهُمْ لانْتِصَارِ دِيْنِكَ فَهُمُ السَّادَةُ الأَخْيَارُ، وَضَاعِفِ اللّٰهُمَّ مَزِيْدَ رِضْوَانِكَ عَلَيْهِمْ مَعَ الْاٰلِ وَالْعَشِيْرَةِ وَالْمُقْتَفِيْنَ لِلْاٰثَارِ، وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ ذُنُوبَنَا وَلِوَالِدَيْنَا وَمَشَائِخِنَا وَإِخْوَانِنَا فِي اللّٰهِ وَجَمِيْعِ الْمُؤمِنِيْنَ وَالْمُؤمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ

وَالْمُسْلِمَاتِ الْمُطِيْعِيْنَ مِنْهُمْ وَأَهْلِ الأَوْزَارِ .

## فائدہ نمبر 29

مدینہ منورہ میں شرفِ ولادت پانے والے چند مشائخ کی زبانی مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے یہاں مدینہ منورہ کے اندر سیدی یوسف نبہانی رضی اللہ عنہ سے منسوب یہ وظیفہ بڑا مقبول ہے کہ جو شخص خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونا چاہے، تو اسے چاہیے کہ سوتے وقت (۲۲) بائیس مرتبہ 'محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' کا ورد کرلیا کرے۔(۱)

## فائدہ نمبر 30

مجھے اپنے رفیق وشیخ حبیب زین بن ابراہیم بن سمیط -مدظلہ العالی- کے ذریعہ خبر پہنچی ہے، وہ فرمایا کرتے ہیں کہ حبیب علی بن محمد حبشی -قدس سرہ العزیز- سے منسوب مندرجہ ذیل صیغۂ درود دیدارِ مصطفےٰ کی سعادت پانے کے لیے مجرب مانا جاتا ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلَاةً وَّسَلَاماً دَائِمَيْنِ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ .

اور مجھے یہ سعادت اَرزانی نصیب ہوئی کہ مدینہ منورہ میں روضۂ اقدس کے قریب حبیب فاضل سید حسن بن عبداللہ شاطری نے پہلی ملاقات میں مجھے یہ مبارک وظیفہ عنایت کیا تھا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

(۱) تفصیل کے لیے دیکھئے: سعادۃ الدارین: ۴۹۲۔

# فائدہ نمبر 31

سیدی یوسف نبہانی رضی اللہ عنہ 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۴ پر رقم طراز ہیں کہ ابوالقاسم سبکی نے اپنی کتاب 'الدرالمنظّم فی المولدالمعظم' میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک فرمان نقل کیا ہے کہ جو شخص یوں درود بھیجے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الأَرْوَاحِ ، وَّعَلٰى جَسَدِهٖ فِي الأَجْسَادِ ، وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ .

اُسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی۔اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عرصۂ قیامت میں بھی میرے دیدار سے مشرف کیا جائے گا۔اور جو بھی مجھے قیامت دیکھ لے اسے میری شفاعت سے ضرور حصہ ملے گا۔اور جس کی میں شفاعت کردوں، وہ میرے حوض کوثر سے سیراب ہوگا،اوراس کے اوپر آتش جہنم حرام ہوگی۔

# فائدہ نمبر 32

سیدی یوسف نبہانی رضی اللہ عنہ کی 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۴ میں شیخ شمس الدین عبدوسی کے حوالے سے مذکور ہے کہ جو شخص بعد نمازِ عشا اپنی آرام گاہ میں جا کر مندرجہ ذیل درود پڑھے،ساتھ ہی تین بار قل ھواللہ،قل اعوذ بربّ الفلق ،اور قل اعوذ بربّ الناس بھی پڑھ لے،اس کے بعد کوئی کلام کیے بغیر سو جائے تو اسے خواب میں تاجدارِحرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔وہ درود یہ ہے :

اللّٰهُمَّ اجْعَلْ أَفْضَلَ صَلَوَاتِكَ أَبَدًا، وَأَنْمٰى بَرَكَاتِكَ سَرْمَدًا، وَأَزْكٰى تَحِيَّاتِكَ فَضْلاً وَّعَدَدًا عَلٰى أَشْرَفِ الْخَلائِقِ الإِنْسَانِيَّةِ وَالْجَانِيَّةِ، وَمَجْمَعِ الْحَقَائِقِ الإِيْمَانِيَّةِ، وَمَظْهَرِ

التَّجَلِّيَاتِ الإِحْسَانِيَّةِ، وَمَهْبَطِ الأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَوَاسِطَةِ عُقْدِ النَّبِيِّيْنَ، وَمُقَدَّمِ جَيْشِ الْمُرْسَلِيْنَ، وَقَائِدِ رَكْبِ الأَنْبِيَاءِ الْمُكَرَّمِيْنَ، وَأَفْضَلِ الْخَلْقِ أَجْمَعِيْنَ، حَامِلِ لِوَاءِ الْعِزِّ الأَعْلىٰ، وَمَالِكِ أَزِمَّةِ الْمَجْدِ الأَسْنىٰ، شَاهِدِ أَسْرَارِ الأَزَلِ، وَمَشَاهِدِ أَنْوَارِ السَّوَابِقِ الأَوَّلِ، وَتَرْجَمَانِ لِسَانِ الْقِدَمِ، وَمَنْبَعِ الْعِلْمِ وَالْحِلْمِ وَالْحِكَمِ، مَظْهَرِ سِرِّ الْجُوْدِ الْجُزْئِي وَالْكُلِّي، وَإِنْسَانِ عَيْنِ الْوُجُوْدِ الْعَلْوِيِّ وَالسُّفْلِيِّ، رُوْحِ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ، وَعَيْنِ حَيَاةِ الدَّارَيْنِ، اَلْمُتَحَقِّقِ بِأَعْلىٰ رُتَبِ الْعُبُوْدِيَّةِ، وَالْمُتَخَلِّقِ بِأَخْلَاقِ الْمَقَامَاتِ الاِصْطِفَائِيَّةِ، الْخَلِيْلِ الأَعْظَمِ، وَالْحَبِيْبِ الأَكْرَمِ، سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بنِ عَبْدِ اللّٰهِ بنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِکَ، وَمِدَادِ كَلِمَاتِکَ، كُلَّمَا ذَكَرَكَ الذَّاكِرُوْنَ، وَغَفَلَ عَنْ ذِكْرِكَ الْغَافِلُوْنَ، وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا، وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ أَجْمَعِيْنَ .

اِس صیغۂ درود کے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس کا وِرد رکھنے والا شیطان کے وسوسوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ بعض عرفا کے بقول یہ قطب ربانی سید عبدالقادر جیلانی کا درود ہے، اور جو شخص اِسے بعد نمازِ عشا سورہاے اِخلاص ومُعوِّذتین کے ساتھ پڑھے، وہ خواب میں دیدارِ مصطفیٰ سے مشرف ہوگا- اِن شاءاللہ-

پھر میں نے اِسے کچھ اِضافے کے ساتھ 'کنوز الاسرار' میں دیکھا، نیز اس میں 'مسالک الحنفا' کی عبارت بھی مذکور تھی۔ حضرت سید عبدالوہاب شعرانی اپنے شیخ امام نور الدین شوانی - قدس سرہ العزیز - کی سوانح پر مشتمل کتاب 'الطبقات الوسطیٰ' میں نقل کرتے ہیں کہ شیخ شوانی نے فرمایا: میں نے اِنتقال کے دوسال بعد انھیں خواب میں دیکھا، وہ مجھ سے فرما رہے تھے کہ مجھے شیخ عبداللہ عبدوسی کا درود سکھاؤ؛ کیوں کہ میں نے اس کی مانگ

عالم برزخ میں دیکھی ہے، اوراس کا ثواب آخرت میں یہ پایا ہے کہ اس کا ایک بار پڑھنا (۱۰۰۰۰) دس ہزار پڑھنے کے برابر ہے۔ والحمدللہ۔

سیدی حسن بن محمد فدعق نے بھی یہ فائدہ 'الفوائد الحسان' ص۳۲ پر ذکر فرمایا ہے۔

## فائدہ نمبر 33

جو شخص خواب کے اندر دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے کا آرزومند ہو اُسے چاہیے کہ اِس درود کا وِرد رکھے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ . اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضىٰ لَهُ .

جو شخص بھی یہ درود آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طاق عدد میں پڑھے گا، اُسے خواب میں زیارتِ نبوی نصیب ہوگی۔ نیز اس کے ساتھ میں یہ بھی شامل کرلے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِي الأَرْوَاحِ ، اللّٰهمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِي الأَجْسَادِ ، اللّٰهمَّ صَلِّ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ .(۱)

سیدی حسن بن محمد فدعق نے بھی یہ فائدہ اپنی کتاب 'الفوائد الحسان' صفحہ ۲۶ پر ذکر فرمایا ہے، نیز اس میں: وَعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ، کا اِضافہ کیا ہے۔

## فائدہ نمبر 34

'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۵ پر امام یافعی کا ایک قول نقل کیا ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی زیارت سے بہرہ یاب ہونا چاہیے، اُسے چاہیے کہ مہینے کے پہلے

(۱) سعادۃ الدارین: ۴۸۵۔

جمعہ کی شب کو غسل کرے، پھر عشا کی نماز اَدا کر کے بارہ رکعتیں پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ مزمل پڑھے، اخیر میں سلام پھیر کر بارگاہِ رسالت میں (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ درودوسلام بھیجے، اور پھر سوجائے۔ یقیناً اُسے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ نصیب ہوجائے گا۔

دوسرے نسخے میں کچھ اِضافہ ہے کہ غسل کے بعد وضو کرے......۔ اور پاک صاف سفید کپڑا زیب تن کرے......۔ ہر دو رکعت پر سلام پھیرے......۔ ہزار بار درود پڑھنے کے بعد ہزار بار اِستغفار بھی کرے......۔ پھر طہارت پر سوٗ رہے، تو اسے خواب میں زیارتِ نبوی نصیب ہوگی۔ یہ طریقہ بھی مجرب اور آزمودہ ہے۔...

## فائدہ نمبر 35

اُسی 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۵ پر ہے کہ امام قسطلانی نے فرمایا: میں نے بعض معتبر کتابوں میں پڑھا ہے کہ جوشخص پابندی کے ساتھ سورۂ مزمل اور سورۂ کوثر تلاوت کرتا رہے، اُسے کسی شب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوجائے گی۔

ویسے یہ طریقہ اِس کتاب کے بالکل شروع میں گزر چکا ہے جہاں مختلف سورتوں کے مخصوص وظائف بیان ہوئے ہیں؛ مگر یہاں دوسورتوں کو ساتھ پڑھنے کی بات کی گئی ہے۔ واللہ اعلم۔

## فائدہ نمبر 36

'سعادۃ الدارین' میں بعض (مشائخ) کے حوالے سے آتا ہے کہ شب جمعہ کو چار رکعتیں پڑھی جائیں۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ وسورۂ قدر۔ دوسری میں سورۂ فاتحہ، اور سورۂ زلزال تین مرتبہ۔ تیسری میں سورۂ فاتحہ وسورۂ کافرون۔ اور چوتھی میں سورۂ فاتحہ، اور سورۂ اِخلاص تین مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک بار سورہائے معوذین بھی پڑھ لے۔ پھر

سلام پھیر کر رو بہ قبلہ بیٹھ جائے، اور (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ اِس صیغے کے ساتھ بارگاہِ نبوی میں صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کرے :

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِيِّ الأُمِّيِّ .

تو وہ یقیناً خواب میں دیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شرف یاب ہوگا، اسی جمعہ کو، یا دوسرے جمعہ کو، یا پھر تیسرے جمعہ کو - اِن شاءَ اللہ - امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ یہ آخری جملے میں نے امام العینیہ شیخ بہاء الدین حنفی - قدس سرہ العزیز - کی مبارک تحریر سے نقل کیے ہیں۔ اللہ ان پر اور ہم سب پر رحمت وعنایت کی نظر فرمائے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 37

امام قسطلانی فرماتے ہیں کہ اس کے علاوہ اُن کے خط مبارک سے میں نے سورۂ فیل کے خواص بھی نقل کیے ہیں کہ جو شخص کسی بھی شب سورۂ فیل کو (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھے، اور (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج کر سو جائے، اسے خواب میں دیدارِ احمد مختار کی دولتِ بیدار نصیب ہوگی۔

نیز جو اِسے لکھ کر (گلے میں) لٹکا لے، دشمنوں کی شرارتوں سے اَمان میں رہے گا، ہر محاذ پر اللہ اس کی مدد فرمائے گا، اور کوئی ناپسندیدہ چیز اس کے قریب بھی نہ بھٹکنے پائے گی۔

## فائدہ نمبر 38

'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۶ پر ہے: حضرت جعفر صادق رضی اللہ عنہ قرآن کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جس شخص نے شب جمعہ کو آدھی رات میں اُٹھ کر نماز اَدا کی، اور (۱۰۰۰) ہزار بار سورۂ کوثر کا ورد کیا، وہ خواب میں شہنشاہِ مدینہ کی زیارت سے

شادکام ہوگا۔

صاحب 'کنوز الاسرار' نے اس فائدے کو یوں بیان کیا ہے: جو شخص شب جمعہ نمازِ عشا اَدا کرنے کے بعد (۱۰۰۰) ہزار بار سورۂ کوثر، اور ساتھ ہی (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ درود وسلام پڑھ لے، تو اُسے زیارتِ نبوی نصیب ہوجائے گی۔

امام قسطلانی نے بھی شیخ تمیمی کے حوالے سے 'کنوز الاسرار' کی مانند کچھ اِضافے کے ساتھ اِس فائدے کو نقل فرمایا ہے؛ لیکن میں یہاں اس سورہ کے خواص کے اِعادے کی کوئی ضرورت نہیں محسوس کررہا؛ کیوں کہ یہ شروع کتاب میں آٹھویں فائدے کے تحت مندرج ہے۔ بس فرق یہ ہے کہ وہاں محض ہزار مرتبہ سورۂ کوثر پڑھنا تھی، اور یہاں سورۂ کوثر کو درود شریف کے ساتھ ملادیا گیا ہے، نیز یہ بھی کہ شبِ جمعہ کی نصف لیل ہو۔ واللہ اعلم۔

## فائدہ نمبر 39

بعض اَکابر - رحمہ اللہ تعالیٰ - کے حوالے سے آتا ہے کہ (طالب دیدارِ مصطفیٰ) جب نمازِ مغرب مکمل کرلے، تو دو دو رکعتیں نفل پڑھتا جائے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات سات مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھے۔ پھر سلام پھیر کر سجدے میں جائے اور سات بار 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ' نیز سات بار مندرجہ ذیل درود وسلام پڑھے :

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ الأُمِّيِّ مُحَمَّدٍ وَ آلِهٖ وسَلِّمْ .

پھر سات بار: يَاحَيُّ يَا قَيُّومُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ پڑھے۔ ہر دو رکعتوں میں یہی عمل کرتا رہے حتی کہ وقت عشا داخل ہوجائے، اَب نمازِ عشا اَدا کرے، اس کے بعد پھر (۱۰۰۰) ہزار بار یہ درود بھیجے :

صَلَّ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ .

دائیں کروٹ لیٹ کر یہ درود پڑھتا پڑھتا سو جائے، یقیناً اس کی قسمت بیدار ہوگی اور اسے دیدارِ مصطفیٰ کی نعمت نصیب ہوگی۔ یہ بھی۔الحمدللہ۔مجرب و آزمودہ ہے۔(۱)

## فائدہ نمبر 40

حضرت حسن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص خواب میں دو عالم کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا خواستگار ہو، وہ یہ عمل کرے۔ پہلے چار رکعت نماز اس ترتیب سے اَدا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک مرتبہ، اور سورہائے ضحیٰ، الم نشرح، انا انزلناہ، اِذا زلزلت پڑھے۔ اخیر میں تشہد میں بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر(۷۰) ستر بار درود بھیج کر سلام پھیر دے۔ کسی سے گفتگو نہ کرے اور سو رہے، اللہ نے چاہا تو یہ شخص ضرور دیدارِ مصطفیٰ سے شادکام ہوگا۔(۲)

## فائدہ نمبر 41

'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۷ پر درج ہے کہ (دیدارِ مصطفیٰ کا آرزومند) پہلے دو رکعت نماز اَدا کرے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قل ھواللہ احد(۱۰۰) سو بار پڑھے۔ پھر نماز سے فراغت کے بعد تین بار یہ ورد کرے :

**یَا رَحْمٰنُ، یَا مُحْسِنُ، یَا مُجْمِلُ، یَا مُنْعِمُ، یَا مُتَفَضِّلُ .**

نیز یہ کلمات کسی کاغذ پر لکھ کر اپنے سرہانے رکھ لے۔ پھر دیکھے کہ اسے زیارتِ نبوی کا شرف کیسے حاصل ہوتا ہے!۔

(۱) سعادۃ الدارین، سیدی نبہانی۔
(۲) سعادۃ الدارین، سیدی نبہانی۔

سنوسی نے اپنے مجربات میں، ہاروشی نے 'کنوز الاسرار' میں اور بکری نے 'شرح حزب نووی' میں یہ فائدہ یوں درج کیا ہے کہ قل ھو اللہ احد (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھے۔ پھر یَامُتَفَضِّلُ کے بعد اخیر میں اِتنا مزید کہے :

اَرِنِي وَجْهَ نَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ .

## فائدہ نمبر 42

'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۸۷ میں مذکور ہے کہ نمازِ مغرب اَدا کرنے کے بعد عشاے آخر تک نفل نمازیں پڑھی جائیں، اس بیچ کسی سے کوئی کلام نہ ہو، ہر دو رکعت پر سلام پھیرا جائے، نیز ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ ایک بار، اور قل ھو اللہ احد تین بار پڑھی جائے، پھر آخری وقت میں نمازِ عشا اَدا کر کے اپنے گھر لوٹ جائیں اور کسی سے کوئی بات نہ کریں۔

جب سونے کا اِرادہ ہو تو پھر دو رکعت پڑھ لیں، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سات مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھی جائے، پھر سلام پھیر کر سجدے میں جائیں، اور حالتِ سجدہ میں سات بار اِستغفار، سات مرتبہ درود شریف، اور سات بار 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ . پڑھ کر سر کو اُٹھائیں، اور بالکل سیدھے بیٹھ کر اپنے ہاتھوں کو اُٹھا کر یہ دعا پڑھیں :

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ، يَا رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ رَحِيْمَهُمَا، يَا اللّٰهُ يَا إِلٰهَ الأَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ، يَا رَبُّ، يَا رَبُّ، يَا رَبُّ، يَا اَللّٰهُ، يَا اَللّٰهُ، يَا اَللّٰهُ .

پھر کھڑے ہو جائیں اور ہاتھوں کو اُٹھا کر یہی مذکورہ دعا پڑھیں۔ اَب دوبارہ بیٹھ جائیں، جتنا ہو سکے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے توبہ واِستغفار کریں، اور درود شریف پڑھیں۔ پھر دائیں کروٹ ہو کر بستر پر سو جائیں۔ اللہ نے چاہا تو ضرور بالضرور دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت نصیب ہوگی۔

## فائدہ نمبر 43

بعض اکابرِ اُمت نے فرمایا کہ جو شخص جمالِ نبوت دیکھنے کا متمنی ہو، اُسے چاہیے کہ سوتے وقت باوضو ہولے اور پاک وصاف بستر ے پر بیٹھ کر سورۂ والشّمس، سورۂ واللیل، اور سورۂ والتّین کی تلاوت کرے، ہر سورت کا آغاز بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے ہو، سات راتیں یہی عمل کرے۔ نیز زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھتا رہے، اور پابندی کے ساتھ یہ دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ رَبَّ الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَالْحِلِّ وَالْحَرَامِ، وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ، اِقْرَأْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ .(۱)

## فائدہ نمبر 44

بعض اہلِ علم بیان کرتے ہیں کہ ایک خوش قسمت شخص برابر دیدارِ مصطفیٰ سے مشرف ہوتا رہتا تھا، (لوگوں نے جب معلوم کیا تو اس کا راز یہ سمجھ میں آیا کہ ) وہ مندرجہ ذیل صیغۂ درود کے ساتھ (۱۶۰۰۰) سولہ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا کرتا تھا :

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهٖ .

## فائدہ نمبر 45

(دیدارِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آرزو رکھنے والے کو چاہیے کہ ) نمازِ جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد (۱۰۰) سو مرتبہ 'سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ' پڑھے اور اسی دن بعد نمازِ عصر (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ یہ درود پڑھے :

(۱) سعادۃ الدارین، سیدی یوسف نبہانی۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ الأمِّیِّ .

امام العینیہ شیخ شہاب الدین نے اسے سیدی شیخ محمد زیتون مغربی فاسی کے حوالے سے نقل کیا ہے جو شیخ احمد شہاب الدین زرّوق جیسے مشائخ کے شیخ ہیں۔ نیز سید احمد ترجمانی بن مغربی نے مدینہ منورہ کے اندر اس کا تجربہ کیا تو انھیں کامیابی ملی۔

یہ پندرہ فوائد میں نے علامہ شہاب الدین احمد قسطلانی کی کتاب 'مسالک الحنفاء الی مشارع الصلوٰۃ علی النبی المصطفیٰ ﷺ' سے نقل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ہاں! بعض مقامات پر میں نے کچھ اِضافے بھی کیے ہیں، جن کی نشان دہی اُن جگہوں پر کر دی گئی ہے۔(۱)

## فائدہ نمبر 46

ہمارے شیخ حسن عدوی - رحمۃ اللہ علیہ - 'شرح دلائل الخیرات' میں بعض عارفین کے حوالے سے عارف مرسی رضی اللہ عنہ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ جس شخص نے ذیل کے درود شریف کو شب وروز (۵۰۰) پانچ سو مرتبہ پڑھنے کی پابندی کی، اُسے اس وقت تک موت نہیں آسکتی جب تک وہ حالت بیداری میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت وملاقات سے مشرف نہ ہولے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الأمِّیِّ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ .

جب یہ عمل بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کے لیے مفید و کارآمد ہے تو خواب کے اندر تو بدرجہ اولیٰ یہ آپ کی زیارت کے لیے نفع بخش ہوگا۔ یہ وظیفہ بھی - الحمد للہ - مجرب وآزمودہ ہے۔(۲)

(۱) سعادۃ الدارین، امام نبہانی رضی اللہ عنہ: ۴۸۸۔
(۲) سعادۃ الدارین۔

# فائدہ نمبر 47

ہمارے شیخ نے مذکورہ بالا شرحِ دلائل الخیرات میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ حضرت امام یافعی اپنی کتاب 'بستان الفقراء' میں لکھتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جوشخص بروزِ جمعہ (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ مجھ پر یہ درود شریف بھیجے :

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ .**

تو اُسے یقیناً اپنے رب کا دیدار، یا اپنے نبی کی زیارت، یا جنت میں اپنی منزلت کا علم نصیب ہوگا۔ اگر اُس جمعہ ایسا نہ ہوسکا، تو وہ یہ عمل دو، تین یا پانچ جمعوں تک جاری رکھے۔

ایک روایت میں اس درود شریف کے ساتھ 'وَعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ' کے کلمات بھی آئے ہیں۔

اس کے بعد شیخ عبداللہ خیاط بن محمد ہاروشی مغربی فاسی نزیل تونس کی کتاب 'کنوز الاسرار' میں میں نے دیکھا کہ انھوں نے مذکورہ وظیفہ کی بابت اپنا مشاہدہ بیان فرمایا ہے کہ انھوں نے اسی صیغۂ درود کو اسی نیت کے ساتھ پڑھا؛ مگر انھیں کچھ بھی نظر نہ آیا۔

چنانچہ انھوں نے پورے شوق وشغف کے ساتھ درود پڑھنا شروع کیا، توانھیں یہ خوش خبری دی گئی کہ وہ اہل جنت سے ہیں، اور پھر انھیں روضۂ رسول کی زیارت کا بھی شرف نصیب ہوا۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میں ہمیشہ اپنے بھائیوں کو اس کی تاکید کرتا رہتا ہوں، حتیٰ کہ بہت سے اس کے عادی ہوگئے۔ فللّٰہ الحمد رب العالمین۔

(پھر آگے اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ ہمارے برادرانِ دینی میں سے ایک شخص نے یہ وظیفہ کیا تو اُسے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی، اور پھر تھوڑے ہی دن میں اس کی زندگی میں صالح اِنقلاب آگیا۔ یوں ہی ایک دوسرے بھائی نے بھی کیا تو اسے بھی دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت نصیب ہوئی، اور ان

کے لیے دعاے خیر کی۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔(۱)

## فائدہ نمبر 48

شیخ سنوسی اپنے مجربات میں فرماتے ہیں، نیز 'ذخائر محمدیہ' میں بھی ہے کہ جو شخص بعد نمازِ جمعہ 'سفید پارچۂ ریشم پر اِسم باری 'اَلْوَدُوْدُ' لکھے، ساتھ ہی 'مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ' (۳۵) بار، اور 'وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ' (۳۵) بار لکھنے کی سعادت حاصل کرے۔ وہ جہاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے طاعت وبندگی، اور خیر ونیکی کرنے کی توفیق پائے گا، وہیں شیطان کے وسوسوں اور اُس کی چالوں سے بھی محفوظ ہوجائے گا۔

نیز جو شخص اسے اپنے ساتھ رکھے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ لوگوں کے دلوں میں اس کی ہیبت وعظمت ڈال دے گا۔ اور اگر وہ روزانہ طلوعِ آفتاب کے بعد پابندی کے ساتھ اس تحریر پر اپنی نگاہ ڈالے، ساتھ ہی بارگاہِ رسالت میں درود وسلام بھی بھیجے، تو وہ کثرت کے ساتھ زیارتِ نبوی سے بہرہ یاب ہوگا، اور اللہ اس کے لیے رزق وخیر کے دروازے کھول دے گا۔(۲)

## فائدہ نمبر 49

ابوموسیٰ مدنی کی سند سے آتا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات کو دو رکعت یوں اُدا کرے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد (۲۵) مرتبہ قل ھواللہ احد پڑھے۔ پھر اس کے بعد (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ یہ درود شریف بھیجے :

(۱) سعادۃ الدارین: ۴۸۹۔
(۲) سعادۃ الدارین۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ .

اگلا جمعہ آنے سے پہلے پہلے وہ میری زیارت سے شادکام ہوگا۔ اور جسے میرے دیدار کا شرف نصیب ہوجائے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس کے سارے گناہ بخش دیتا ہے۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 50

شیخ محمد حقی آفندی نازلی اپنی کتاب 'خزینۃ الاسرار' میں فرماتے ہیں کہ مجھے میرے شیخ مصطفیٰ ہندی نے اجازت مرحمت فرمائی، ایک ایسی سند کے ساتھ کہ جب وہ ۱۲۶۱ھ میں مدینہ منورہ کے اندر مدرسہ محمودیہ میں مقیم تھے۔ میں نے ترقی علم وعمل، معرفت خداوندی اور قربِ مصطفوی پانے کے لیے کچھ مزید وظائف وخصائص کا مطالبہ کیا تو آپ نے آیت الکرسی کے ساتھ یہ درودشریف مجھے تعلیم فرمایا :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَنَفَسٍ بِعَدَدِ كُلِّ مَعْلُوْمٍ لَكَ .

اور فرمایا کہ اگر آپ نے اس کی پابندی کی تو تمہیں براہِ راست بارگاہِ رسالت مآب سے علوم واَسرار عطا ہوں گے۔ گویا تم خود کو روحانی طور پر محمدی تربیت گاہ میں پاؤ گے۔

مزید فرمایا کہ یہ مجرب وآزمودہ ہے۔ فلاں بن فلاں نے اس کا تجربہ کیا تو اسے کامیابی نصیب ہوئی، اس طرح آپ نے کئی برادرانِ دینی کے نام گنوائے۔

(اَب شیخ آفندی کہتے ہیں کہ) میں نے بھی اِس درود وسلام کا پہلی شب (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے سے آغاز کیا ہی تھا کہ قسمت بیدار ہوئی، اور اُسی شب دیدارِ نبوی کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہیں، تمہارے والدین اور تمہارے برادرانِ دینی کے حق میں میری شفاعت کی مبارک ہو۔ یہ سن کر میں وجد میں

آ گیا، اور میری خوشی کا کوئی ٹھکانا نہ رہا۔

آگے فرماتے ہیں کہ پھر میں نے شیخ -قدس سرہ العزیز- کی تعلیم کے مطابق بہت سارے دینی بھائیوں کو اس کی بابت بتایا۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جن لوگوں نے واقعی اس کی پابندی کی، انھوں نے ایسے ایسے علوم ومعارف اور اَسرارو مقامات کے زینے طے کیے جن کی مجھے گرد بھی نہ ملی۔

اس درود شریف کے اندر اس کے علاوہ اور بہت سے فوائد ہیں، جن کو لفظوں میں بیان کرنا مشکل ہے، اس لیے یہاں محض اُس کی عظمت واہمیت کی طرف ہلکا سا اِشارہ کردیا گیا ہے کہ جو اہل ہمت ہیں وہ خود اس پر عمل پیرا ہوکر اس کے فوائد پالیں گے۔

(مصنف فرماتے ہیں کہ) میرے اپنے علم کے مطابق یہ صیغۂ درود واقعتاً بیان کردہ فضائل کے عین مطابق، اور بڑے اَنوار واَسرار کا حامل ہے۔خود مجھ سے کئی عاشقانِ مصطفےٰ نے اس کی بابت مجھ سے اِجازت طلب کی تو میں نے انھیں اس کی تعلیم دی۔ جب انھوں نے اسے پڑھا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انھیں دیدارِ مصطفےٰ کی نعمت سے نواز دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ اس نے اُنھیں بھی اس کی توفیق دی، اور ہمیں بھی اس کی سعادت بخشی۔

## فائدہ نمبر 51

مفتی مکہ معظّمہ سید احمد زینی دحلان -علیہ الرحمہ- اپنے مجموعہ صلوات میں فرماتے ہیں کہ درود شریف کا مندرجہ ذیل جلیل القدر صیغہ جس کی بابت بہت سے عارفین نے بیان کیا ہے کہ جو بھی شب جمعہ میں اس کی پابندی کرے، خواہ ایک ہی مرتبہ؛ تو بوقت موت ودخولِ قبر اُس کی روح پر روحِ محمدی کا عکس پڑے گا، اور وہ یوں محسوس کرے گا جیسے خود آقاے

کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُسے زیرلحد اُتار رہے ہیں۔

بعض عرفا نے فرمایا ہے کہ اس کی پابندی کرنے والے کو چاہیے کہ ہر رات (۱۰) مرتبہ، اور شب جمعہ کو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ پھر دیکھے کہ اس پر فضل مولا کی بارش کیسے ہوتی ہے، اور کس طرح اس کے لیے خیر و برکت کے دروا ہوتے ہیں۔ وہ صیغہ درود شریف یہ ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الأُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

اِسی کے مثل شیخ صادی اور شیخ اَمیر نے بھی امام سیوطی علیہ الرحمہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ بھی - الحمدللہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔(۱)

نیز اِس فائدے کو حبیب حسن محمد فدعق نے بھی اپنی کتاب 'الفوائد الحسان' صفحہ ۲۶ پر درج فرمایا ہے، صیغۂ درود کے اِختتام پر اِتنے اِضافے کے ساتھ :

عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْءَ مَا عَلِمْتَ .

## فائدہ نمبر 52

شیخ صاوی 'شرح وردالدردیری' میں فرماتے ہیں: بعض عرفا کا قول ہے کہ (۱۰۰۰) ہزار بار درودِ ابراہیمی کا پڑھنا سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و دیدار کا باعث ہوتا ہے۔

ہمارے شیخ عدوی 'شرح دلائل الخیرات' میں بعض عرفا کا قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جو شخص پیر یا جمعہ کی رات (۱۰۰۰) ہزار بار امام بخاری کا روایت کردہ صیغۂ

(۱) سعادۃ الدارین۔

تشہد☆ پڑھے، یقیناً وہ دیدارِ مصطفیٰ کی دولت سے مالا مال ہوگا۔ یہ بھی-الحمدللہ-مجرب وآزمودۂ فقیر ہے۔

## فائدہ نمبر 53

شیخ سنوسی فرماتے ہیں کہ جو شخص تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا مشتاق ہو، اسے چاہیے کہ سونے سے قبل غسل کرکے دو رکعتیں پڑھے، پھر سلام پھیر کر یوں دعا کرے :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰى عَظَمَتِکَ وَعَلٰى مُلْکِکَ، وَمُنْتَهٰى الرَّحْمَةِ مِنْ رِضْوَانِکَ، اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِکَ وَعِزِّ جَلَالِکَ، اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَلٰى مُدَاوَمَةِ إِحْسَانِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ وَبِنُوْرِ وَجْهِکَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالأَرْضُ، وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الَّذِيْ تُنَزِّلُ بِهِ الْمَطَرُ وَالرَّحْمَةُ عَلٰى مَنْ تَشَاءُ مِنْ عِبَادِکَ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ إِلٰهُنَا وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، أَسْأَلُکَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَا دَعَوْتُکَ بِهِ أَنْ تُرِيَنِي فِي مَنَامِي هٰذَا سَيِّدُنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمُ عَدَدَ خَلْقِهِ، وَرِضَا نَفْسِهِ، وَزِنَةَ عَرْشِهِ، وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ .(۱)

☆ یعنی تشہد ابن مسعود جو احناف کے یہاں مروّج و معمول ہے : اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ . -چریاکوٹی-

(۱) سعادۃ الدارین:۴۹۰۔

## فائدہ نمبر 54

امام شعرانی نے خود اپنی سوانح میں یہ لکھا ہے کہ جو شخص دیدارِ مصطفیٰ کا طلب گار ہو، اسے چاہیے کہ وہ ہر وقت محبت وعقیدت میں ڈوب کر بکثرت ذکر مصطفیٰ کرے، ساتھ ہی ساداتِ کرام، اولیاے عظام، اور محبوبانِ بارگاہ کی محبت سے بھی اپنے دل کو آباد رکھے؛ ورنہ پھر دیدارِ مصطفیٰ کے سارے دروازے اس پر بند ہیں؛ کیوں کہ یہی ہستیاں اُس دربارِ گہر بار تک پہنچانے کا ذریعہ ووسیلہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُن کو ناراض کرنے سے رب ذوالجلال بھی ناراض ہوجاتا ہے، اور آمنہ کا لال بھی، صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔(۱)

## فائدہ نمبر 55

علامہ کمال الدین دمیری نے 'حیاۃ الحیوان' میں اِنسان پر کلام کرتے ہوئے شیخ شہاب الدین بولی کا ایک قول نقل کیا ہے، جسے انھوں نے اپنی کتاب 'سرالاسرار' میں درج کیا ہے کہ جو شخص نمازِ جمعہ کے بعد باطہارت ہوکر کسی رقعہ پر ' مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ ، اَحْمَد رَسُوْلُ اللّٰہِ' (۳۵) پینتیس بار لکھ کر اپنے پاس رکھ لے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسے خیرات وبرکات کی توفیق سے مالا مال کردے گا، اور اسے شیطان کی شرارتوں سے محفوظ فرمادے گا۔ اور اگر ہر روز طلوعِ آفتاب کے وقت درود شریف پڑھتے ہوئے وہ اس رقعہ پر دیکھے، تو زیادہ سے زیادہ اُسے دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کا شرف نصیب ہوگا۔ یہ ایک بڑی رازدارانہ بات ہے، (جسے پلے باندھ لینا چاہیے)۔ یہ طریقہ بھی - الحمدللہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔(۲)

---

(۱) سعادۃ الدارین:۴۹۰۔

(۲) سعادۃ الدارین:۴۹۲۔

## فائدہ نمبر 56

ایک مجموعے میں دیدارِ مصطفیٰ کے حوالے سے یہ طریقہ دیکھنے میں آیا کہ جو شخص مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت وملاقات کا آرزومند ہو، اُسے چاہیے کہ دو رکعت نماز اَدا کرے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ (۲۵) پچیس مرتبہ، یوں ہی سورۂ الم نشرح بھی (۲۵) پچیس مرتبہ پڑھے، پھر درود شریف کا وِرد کرتا ہوا سو جائے۔ یہ بھی۔الحمدللہ۔مجرب اور آزمودہ ہے۔(۱)

## فائدہ نمبر 57

شیخ یوسف نبہانی رضی اللہ عنہ 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۹۳ پر فرماتے ہیں کہ نعلین پاک کا نقشہ ساتھ رکھنا بھی خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت حاصل کرانے میں معاوِن ثابت ہوتا ہے۔

شہاب احمد مقری نے بھی اِسے اپنی کتاب 'فتح المتعال فی مدح النعال' میں درج کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: بعض علما وعرفا کے بقول، نیز اِس پر تجربات بھی شاہد ہیں کہ نقشہ نعلین پاک کو ساتھ رکھنے والا مقبولِ خلائق ہو جاتا ہے، اور اُسے یقینی طور پر زیارتِ نبوی نصیب ہوتی ہے۔ یا پھر وہ خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کا شرف پاتا ہے۔

اِس نعلین پاک کی صورت ونقشہ اِمام نبہانی کی کتاب 'جواہر البحار' اور محمد بن علوی مالکی کی تصنیف 'ذخائر محمدیہ' میں موجود ہے۔

---

(۱) سعادۃ الدارین۔

# فائدہ نمبر 58

شیخ یوسف نبہانی رضی اللہ عنہ نے 'سعادۃ الدارین' صفحہ ۴۹۲ پر ذکر کیا ہے کہ جو شخص خواب میں دیدارِ مصطفٰی کا شرف حاصل کرنا چاہتا ہے، بلکہ اگر اس میں کچھ اضافہ کردے تو بیداری میں بھی اس کی سعادت پاسکتا ہے- جیسا کہ بعض عارفین کے کلام سے سمجھ میں آتا ہے- تو اُسے چاہیے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیمات پر چلے، آپ نے جن چیزوں سے منع فرمایا ہے اُن سے رُک جائے، شوق ومحبت کی فراوانی اور پابندی کے ساتھ آپ کی سنتوں عمل پیرا ہو۔

آپ کے ذِکرِ جمیل کی خوشبوؤں میں ہر وقت بسا رہے، درود وسلام کے تحفے گزارتا رہے، لبوں کو نعت مصطفٰی سے تر رکھے، اور ہر وقت اُن کا سراپا آنکھوں میں بسائے رکھے، اگر اُسے پہلے خواب میں زیارتِ نبوی حاصل ہو چکی ہو؛ ورنہ شمائل کی کتابیں پڑھ کر اُن کے تصور میں کھویا رہے۔ اور اگر پہلے دیدارِ مصطفٰی کر چکا ہو تو اَب حجرۂ مبارکہ کا خیال ذہن میں جمائے، اور یوں سمجھے جیسے وہ آپ کے روبرو کھڑا ہے۔ اِس کی تفصیل سیدی عبدالکریم جیلی کی کتاب 'الناموس الاعظم فی معرفۃ قدر النبی صلی اللہ علیہ آلہ وسلم' کے حوالے سے آگے آرہی ہے۔

آپ سے یہی دینی گزارش ہے کہ سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک صورت کا تصور ہر وقت ذہن وفکر میں بٹھائے رکھیں۔ اَب اگر آپ اس کے اہل ہوئے اور آپ کا اِستحضار کامل ہوا تو پھر وہ دن دور نہیں جب روحِ محمدی کی جلوہ گری ہوگی، جسے آپ نہ صرف کھلی آنکھوں دیکھ سکیں گے، اور اس سے خطاب وکلام کا شرف پائیں گے، بلکہ وہ آپ کو جواب بھی دے گی، اور آپ سے مخاطب بھی ہوگی۔ اس طرح آپ کو معنوی طور پر ایک صحابی کا درجہ نصیب ہوجائے گا، اور اللہ نے چاہا تو انھیں کے ساتھ آپ کا حشر بھی ہوگا۔

یعنی اس سے حقیقی درجۂ صحابیت نہیں بلکہ محادثہ ومواجہہ کا شرف مراد ہے۔ اور یہ بات میرے ایک شیخ نے مجھے بتائی ہے۔ واللہ اعلم۔(۱)

## فائدہ نمبر 59

'سعادۃ الدارین' میں ہے کہ خواب میں زیارتِ نبوی کی سعادت پانے کی آرزو رکھنے والے کو چاہیے کہ وظیفہ صمدیہ (۱۷) سترہ مرتبہ ورد کرکے پھر یہ دعا پڑھے :

اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِنُورِ الأَنْوَارِ الَّذِيْ هُوَ عَيْنُکَ لاَ غَيْرُکَ أَنْ تُرِيَنِي وَجْهَ نَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ صَلی اللّٰه عليه و آله وسلَّم کَمَا هُوَ عِنْدَکَ ، آمين .

جو شخص بھی یہ پڑھ کر سوئے خواب میں اُسے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ جیسا کہ ابھی گزشتہ سال ۱۳۱۷ھ میں جب شیخ عبدالکریم قاری قادری دمشقی سفرِ حج کے دوران بیروت تشریف لائے تو مجھے اس کے متعلق بتایا۔ وہ خود بھی ایک نیک صالح جوان ہیں، اور اُن کے آباؤ اجداد بھی زُمرۂ صالحین میں سے ہوئے ہیں۔ اللہ اُن سب کے فوائد وبرکات سے ہمیں متمتع فرمائے۔ یہ بھی - الحمدللہ - مجرب وآزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 60

شیخ یوسف نبہانی نے فرمایا کہ ذیل کا درود شریف' دارین کی سعادت کا باعث ہے :

(۱) اس تعلق سے صاحب حدیقہ ندیہ نے بڑی واضح بات نقل فرمائی ہے کہ اولیاے کرام میں سے کوئی ولی اگر بطورِ کشف وکرامت سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو یا خواب میں زیارت کرے، اگرچہ وہ حق ہی کو دیکھتا ہے؛ مگر وہ بھی صحابی نہیں ہوسکتا، اور اس کا تعلق اُمورِ معنویہ سے ہے، دنیوی اَحکام سے نہیں۔ (مواھب لدنیہ: ۲/۵۴۱، بحوالہ حدیقہ ندیہ: ۱۱۶) -چریاکوٹی-

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِيِّ الأمِّيِّ .

شیخ دیربی نے اپنے 'مجربات' میں فرمایا: بعض عرفا کا قول ہے کہ جو شخص اس درود شریف کو مسلسل دس راتیں بستر پر جاتے وقت پابندی کے ساتھ (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھے، پھر باوضو، قبلہ رو ہوکر، دائیں کروٹ پر سو جائے، اس کی قسمت بیدار ہوگی اور اسے شاہِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

## فائدہ نمبر 61

سیدنا فخر الوجود شیخ ابوبکر بن سالم - قدس سرہ العزیز - کا مندرجہ ذیل مشہور و معروف صیغۂ درود خواب میں زیارتِ نبوی کرنے کے حوالے سے مجرب وآزمودہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمْ، دَافِعِ الْبَلآءِ وَالْوَبَاءِ والْمَرَضِ وَالألَمْ، جِسْمُہٗ مُعَطَّرٌ مُنَوَّرٌ، اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَرْفُوْعٌ مَوْضُوْعٌ عَلَی اللَّوْحِ وَالْقَلَمْ، شَمْسِ الضُّحیٰ بَدْرِ الدُّجیٰ نُوْرِ الْھُدیٰ مِصْبَاحِ الظُّلَمْ، سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ وَشَفِیْعِ الثَّقَلَیْنِ أبِي الْقَاسِمِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ بِنِ عَبْدِ اللّٰہِ، سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ، نَبِيِّ الْحَرَمَیْنِ مَحْبُوبٍ عِنْدَ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ، یَا أیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ لِنُوْرِ جَمَالِہٖ، صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا .

کتاب 'بدر السعادۃ' میں ہے کہ کام بنانے اور مرادیں بر لانے کے لیے یہ درودِ تاج ہر روز (۷) سات مرتبہ پڑھنا مفید ہے۔

# فائدہ نمبر 62

غوث العباد سیدی عبداللہ بن علوی حداد کی اوراد و وظائف کی کتاب 'وسیلۃ العباد اِلیٰ زاد المعاد' صفحہ ۹۶ پر ہے: یہ دعا مشہور دعائے سیفی کے بعد پڑھی جائے، جسے انھوں نے ۲۴ رشعبان ۱۱۲۷ھ چہارشنبہ، بعد اَذانِ ظہر، اور قبل اِقامت اِملا کروائی تھی۔

ہر شخص کو اِس دعا کی اِجازت نہ دی جائے؛ ورنہ جو بھی پڑھے گا آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ وہ دعا یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِمَا أَوْجَبْتَ هٰذَا الدُّعَاءَ الْمُبَارَکَ مِنْ مَخْزُوْنِ أَنْوَارِکَ، وَمَکْنُوْنِ أَسْرَارِکَ، أَنْ تُغْمِسَنِي فِي بَحْرِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ، وَأَنْ تَمْلِکَنِي زِمَامَ الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ، حَتیٰ تُنْقَادَ لِي صِعَابُ الأُمُوْرِ، وَيَنْکَشِفَ لِي مِنْ عَجَائِبِ الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ کُلُّ نُوْرٍ، وَأَسْأَلُکَ أَنْ تُصَلِّيَ وَتُسَلِّمَ عَلیٰ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَنْ تَسْخِرَ لِي خُدَّامَ هٰذَا الدُّعَاءِ وَالأَسْمَاءِ، وَأَنْ تَجْمَعَ شَمْلِي بِنَبِيِّکَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَأَنْ تَرْفَعنِي بِهٖ مِنَ الْمُلْکِ إِلَى الْمَلَکُوْتِ، وَمِنَ الْعِزَّةِ إِلَى الْجَبَرُوْتِ، فَأَحْيَا بِرُؤْيَةِ کَمَالِ جَلَالِکَ وَاحْشُرْنِي مَعَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنِ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰئِکَ رَفِيْقًا، ذٰلِکَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَکَفٰی بِاللّٰهِ عَلِيْمًا .

## فائدہ نمبر 63

جوشخص بھی (۱۲۰۰۰) بارہ ہزار مرتبہ "لاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ" پڑھے، اُسے آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوگی۔

## فائدہ نمبر 64

جس کسی نے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ کا ورد رکھا، اللہ نے چاہا تو وہ خواب میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوگا :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِيْبِ الرَّحْمٰنِ عَدَدَ مَا يَكُوْنُ وَمَا قَدْ كَانَ .

## فائدہ نمبر 65

سید عبدالرحمٰن الرفاعی نے مجھ سے بتایا کہ انھیں کسی مردِ صالح کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ جوشخص خواب میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت پانا چاہے، تو اُسے چاہیے کہ وہ سورۂ طٰہٰ کی ابتدائی (۱۴) چودہ آیتیں پڑھے، ازاں بعد بارگاہِ رسالت مآب میں ہدیۂ درود بھیجے۔

## فائدہ نمبر 66

ایک معتبر دوست کے ذریعہ مجھے پتہ چلا ہے کہ حضرت شیخ یوسف نبہانی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خواب میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بالکل اُسی طرح زیارت

کرنے کا قصد کیا جس طرح سرکار علیہ السلام صحابۂ کرام کے درمیان ہوتے تھے۔

چنانچہ اس مقصد کے لیے انھوں نے (۳۰۰۰) تین ہزار مرتبہ سورۂ اِخلاص پڑھا، اور خواب میں دیدارِ مصطفےٰ کی نعمت سے مشرف ہوئے۔ خود فرماتے ہیں کہ اَنوار وتجلیات کا جو سیل رواں میں نے اپنی اِن آنکھوں سے دیکھا اُس کی تعریف وتوصیف حیطہ بیان میں نہیں آسکتی۔

صدق واِخلاص کے ساتھ سورۂ اِخلاص پڑھنے کی اہمیت کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ خواب میں دیدارِ مصطفےٰ کے لیے یہ کتنا مجرب اور مفید ہے!۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 67

خواب میں تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف پانے کے لیے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ بھی اپنی نظیر آپ ہے۔ یہ درود حبیب فاضل بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف سیدی عبد القادر بن احمد السقاف- مدظلہ العالی- کی طرف منسوب ہے۔ بعض صلحا نے مدینہ منورہ کے اندر اُن سے اِس کو طلب کیا تھا :

**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ اِجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْقَرِيْبِ يَا مُجِيْبُ، اللّٰهُمَّ إِنَّهُ بَابُكَ الأَعْظَمُ وَصِرَاطُكَ الأَقْوَمُ، وَلاَ طَرِيْقَ إِلَّا مِنَ الْبَابِ، وَلاَ دُخُوْلَ إِلَّا بِوَاسِطَتِهِ يَا وَهَّابُ، اَدْخِلْنِي عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ، وَشَرِّفْنِي بِكَشْفِ الْحِجَابِ، اللّٰهُمَّ لاَ تَحْرِمْنِي مِنْ رُؤْيَتِهِ وَلاَ مِنَ النَّظْرِ إِلٰى وَجْهِهِ وَلاَ مِنَ الدُّخُوْلِ فِي بَرَكَتِهِ، وَلاَ مِنَ الْتِمَاسِ رِعَايَتِهِ، وَلاَ مِنْ رِعَايَتِهِ، اجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ دَائِمًا تَحْتَ**

نَظَرِهِ، وَاجْعَلْنِي مِنْهُ قَرِيْبٌ يَا مُجِيْبُ، يَا مُجِيْبُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰالَمِيْنَ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلىٰ سيدنَا محمَّد وَعَلىٰ آلِه وَصَحْبِه وَسَلَّمَ .

یہ صیغۂ درود بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

سیدی شیخ شہاب الدین بن علی المشہور کے ذریعہ ہمیں یہ صیغۂ مبارکہ حاصل کرنے کی سعادت اَرزانی ہوئی ہے، جو خود سید حبیب عبدالقادر بن احمد السقاف کے قلم حق رقم سے تحریر ہے۔آج بھی یہ ہمارے پاس موجود ہے۔

## فائدہ نمبر 68

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ حَسَنَاتِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِهِ وَسَلَّمَ .

شیخ محمد باخبیرہ کی طرف منسوب یہ صیغۂ درود بھی مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے مفید ومجرب ہے، جسے انھوں نے خود بارگاہِ رسالت سے اَخذ کیا تھا، اور ہمیں سید شہاب الدین بن علی المشہور سے اس کا اَخذ و اِذن حاصل ہے۔اور ہمیں اس کی ویسی ہی اِجازت مرحمت فرمائی جس طرح انھیں شیخ سے ملی تھی۔ وللہ الحمد والمنۃ۔

یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 69

ہمارے شیخ واِمام سید البرکہ الحبیب العالم العلامہ احمد مشہور بہ حداد -نفعنا اللہ بہ- کی تصدیق کے مطابق مندرجہ ذیل صیغۂ درود کا (۱۰) دس سے لے کر (۱۰۰) سومرتبہ تک پڑھنا بھی خواب میں دیدارِ مصطفیٰ اور زیارتِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام حاصل کرنے کے

لیے مجرب اور آزمودہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ حَبِیْبِ الرَّحْمٰنِ وَسَیِّدِ الأَکْوَانِ وَالْحَاضِرِ مَعَ مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ فِي کُلِّ زَمَانٍ وَّمَکَانٍ وَعَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

## فائدہ نمبر 70

حضورِ رحمت عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے پابندی کے ساتھ 'دلائل الخیرات' شریف کا پڑھنا بھی بڑا مفید اور ثمر آور ثابت ہوا ہے۔ ایک مردِ صالح نے اس کی اہمیت کی طرف میری توجہ مبذول کرائی۔ وہ کہنے لگا کہ 'دلائل الخیرات' کی قراءت کا اِلتزام کرنے کے باعث میں اکثر و بیشتر خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتا رہتا ہوں۔

اس واقعے کے چند سال قبل میرے والد گرامی -رحمہ اللہ- نے بھی مجھے 'دلائل الخیرات' پڑھنے کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا تھا: کوئی طالب اُس وقت تک منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا جب تک 'دلائل الخیرات' کے نفحات و برکات، انوار و اَسرار، اور اخلاصِ نیت وصدقِ اِرادہ اپنے ساتھ نہ رکھے۔ راہِ راست کی توفیق و ہدایت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔ اور درود و سلام ہو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم پر جو نیکیوں کی راہ پر لگانے والے ہیں۔

مزید برآں جب ہم صومالیہ کے مقامِ شمامہ میں تھے، اور جامعہ اَزہر کی ایک بزرگ شخصیت شیخ عبد المنصف محمود عبد الفتاح بھی ہمارے ساتھ تھی۔ چنانچہ جب شیخ کا قافلہ اپنے وطن عزیز مصر پہنچا تو انھوں نے مجھے وصیت کرتے ہوئے فرمایا کہ 'دلائل الخیرات' کا اِلتزام کرنا، پہنچنے والے اِسی کے سہارے منزل پر پہنچتے ہیں۔ والحمد للہ رب العالمین، وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔ یہ بھی -الحمد للہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

# فائدہ نمبر 71

سیدی الحبیب العالم العلامۃ سالم بن عبداللہ الشاطری -مدظلہ العالی- نے مجھ سے یہ روایت بیان کی کہ جو شخص سیدی احمد بدوی -قدس سرہ العزیز- کے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ کو فجر سے پہلے (۱۰۰) سو مرتبہ پابندی کے ساتھ پڑھے، اس کی نہ صرف (دنیوی اُخروی) ضرورتیں پوری ہوں گی، بلکہ وہ دیدارِ مصطفیٰ کی دولت سے بھی بہرہ یاب ہوگا :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَرَةِ الأَصْلِ النُّوْرَانِيَّةِ، وَلَمْعَةِ الْقُبْضَةِ الرَّحْمَانِيَّةِ، وَأَفْضَلِ الْخَلِيْقَةِ الإِنْسَانِيَّةِ، وَأَشْرَفِ الصُّوْرَةِ الْجِسْمَانِيَّةِ، وَمَعْدِنِ الأَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ، وَخَزَائِنِ الْعُلُوْمِ الاصْطِفَائِيَّةِ، صَاحِبِ الْقُبْضَةِ الأَصْلِيَّةِ، وَالْبَهْجَةِ السَّنِيَّةِ، وَالرُّتْبَةِ الْعَلِيَّةِ، مَنِ انْدَرَجَتِ النَّبِيُّوْنَ تَحْتَ لِوَائِهِ، فَهُمْ مِنْهُ وَإِلَيْهِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ عَدَدَ مَا خَلَقْتَ وَرَزَقْتَ وَأَمَتَّ وَأَحْيَيْتَ إِلٰى يَوْمٍ تَبْعَثُ مَنْ أَفْنَيْتَ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا . -والحمد لله رب العالمين-

# فائدہ نمبر 72

سیدی قطب احمد بن ادریس مغربی کی طرف منسوب مندرجہ ذیل صیغۂ عظیمہ بھی خواب میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے تریاق کی حیثیت رکھتا ہے :

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الَّذِيْ مَلَأَ أَرْكَانَ عَرْشِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، وَقَامَتْ بِهٖ عَوَالِمُ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، أَنْ تُصَلِّي

عَلٰی مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ذِي الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ، وَعَلٰی آلِ نَبِيِّ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، فِي كُلِّ لَمْحَةٍ وَّنَفَسٍ عَدَدَ مَافِي عِلْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ، صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ تَعْظِيْمًا لِحَقِّكَ يَا مَوْلَانَا يَا مُحَمَّدُ يَا ذَا الْخُلُقِ الْعَظِيْمِ، وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰی آلِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهٗ كَمَا جَمَعْتَ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالنَّفْسِ ظَاهِرًا وَّبَاطِنًا يَقْظَةً وَّمَنَامًا، وَاجْعَلْهُ يَارَبِّ رُوْحًا لِذَاتِي مِنْ جَمِيْعِ الْوُجُوْهِ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ يَا عَظِيْمُ.(۱)

## فائدہ نمبر 73

حضرت علامہ حبیب زین بن اِبراہیم نے مجھے بتایا کہ پابندی کے ساتھ 'قصیدۂ مضریہ' کا پڑھنا خواب میں یدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کا باعث ہوتا ہے۔ اُن کے علاوہ کسی اور نے بھی خود اپنا تجربہ بیان کیا کہ جب اس نے 'قصیدۂ مضریہ' کی قراءت کا اِلتزام کیا تو اُسے خواب میں دیدارِ محبوبِ کردگار نصیب ہوا تھا۔

میرے اور والدگرامی کے شیخ حضرت حبیب عمر بن احمد بن سمیط - مدظلہ العالی - فرمایا کرتے ہیں کہ جو شخص بھی 'قصیدۂ بردہ' اور 'قصیدۂ مضریہ' کو پابندی کے ساتھ پڑھے گا، وہ خواب میں زیارتِ نبوی سے مشرف ہوگا۔ والحمدللہ رب العالمین، وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم۔

مکین گنبدِ خضرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ونسبت سے آباد اور زِندہ دِل رکھنے والا ایک عاشق صادق' شیخ نورین احمد صابر کی زیارت کی دھن میں 'بِرواہ' کے ساحل سمندر پر چلا جارہا تھا، سرراہ اُس کی زبان پر 'قصیدۂ مضریہ' کے اَشعار رقص کررہے تھے۔ جب وہ اِس شعر پر پہنچا ؎

---

(۱) فتح العبادۃ لاہل السلوک والارادہ:۳۴۴۔

ثُمَّ الصَّــلاۃُ عَلَی الْمُخْتَـارِ مَا طَلَعَتْ
شَمْسُ النَّھَارِ وَمَا قَدْ شَعْشَعَ الْقَمَرُ(۱)

اُس کی نگاہوں کے سامنے اَنوار وتجلیات کا ایک ایسا سیل رواں آیا کہ جس سے مشرق ومغرب کے کونے کونے چمک اُٹھے۔ ظاہر ہے ایسی چکاچوندھ روشنی میں کون راستہ چل سکتا ہے؛ چنانچہ وہ وہیں تھوڑی دیر کے لیے رُک کر پھر چلنا شروع کیا۔ اُس نورِ مبین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے شیدائیوں کے لیے ہی ایسی نوازشیں زیبا ہیں۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہٖ وسلم۔ والحمدللہ رب العالمین۔

# فائدہ نمبر 74

ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ کی مبارک شب جمعہ میں میں حضرت علامہ حبیب ابوبکر بن علی المشہور کی معیت وصحبت میں تھا۔ میں نے عرض کی: میری خواہش ہے کہ آپ مجھے اپنا کوئی پسندیدہ صیغۂ درود عنایت فرمائیں، شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مجھے عزت وکرامت بخشے، میرا مطلوب ومقصود حاصل ہو، اور وہ مجھے دیدارِ مصطفےٰ کا شرف عطا کر جائے۔

میرے عریضے کو سن کر فرمایا: ایک بار میرے والد ماجد نے مجھ سے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ کی بابت خبر دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ دیدارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ درودِ پاک نہایت مفید ومجرب ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْأُمِّیِّ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ .

یہ وظیفہ بھی - الحمدللہ - مجرب وآزمودہ ہے۔

---

(۱) ترجمہ: سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس وقت تک صلوٰۃ وسلام کے تحفے پہنچتے رہیں جب تک سورج دن کو روشن کرتا ہے اور چاند اپنی چاندنی بکھیرتا رہے۔

## فائدہ نمبر 75

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بڑا فضل و احسان ہوا کہ اس نے اِس بندۂ مسکین کو درود وسلام کے فضائل وبرکات پر ’نفحات الفوز والقبول فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا الرسول‘ نامی ایک کتاب تالیف کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اس کتاب کے اندر میں نے درودِ پاک کے کوئی ہزار صیغے حروفِ تہجی کی ترتیب کے اِعتبار سے جمع کیے ہیں۔ جسے پڑھنے کا شرف صرف میرے مخصوص اَحباب ہی کو حاصل ہے؛ کیوں کہ وہ تاہنوز تشنۂ طبع ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا بے پایاں شکر کہ جس کسی نے بھی اس کو مکمل پڑھنے کی سعادت پائی، اسے خواب میں دیدارِ سید الابرار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت بے دار نصیب ہوئی۔ یہ کتاب اور بھی بہت سے فوائد وبرکات اپنے اندر سمیٹے ہوئے ہے۔ اس کی تالیف کا قصہ بہت ہی عجیب وغریب ہے، جسے میں نے تفصیل سے اس کے دیباچے میں بیان کردیا ہے۔ یہ جملے ہم نے صرف اہل محبت کے بارگاہِ نبوی میں شوق ورغبت کو دیکھتے ہوئے یہاں قلم بند کردیے۔ یہ بھی - الحمدللہ - مجرب وآزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 76

اِجازات ومکاتباتِ حبیب عبد اللہ بن ہادی الهدار، صفحہ ۸ پر ہے: حبیب علی بن سالم بن شیخ احمد سے صلوٰۃ الجیلانی کی ملنے والی اِجازت کا آغاز یوں ہوتا ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ، اَلدُّرُّ الأزْهَرُ، وَالْيَاقُوْتَةُ الأحْمَرُ، وَنُورُ اللّٰهِ الأظْهَرُ، وَسِرُّ اللّٰهِ الأكْبَرُ .

زیارتِ نبوی کے لیے یہ صیغہ مجرب ومفید ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ پہلے اِسے (۱۵) پندرہ مرتبہ پڑھا جائے، پھر پانچ پانچ بار تعوذ وتسمیہ پڑھ کر اَخیر میں یہ دعا کی جائے :

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَرِنَا وَجْهَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَالاً وَمَآلاً يَقْظَةً وَمَنَامًا .

## فائدہ نمبر 77

نیز صاحب قصیدۂ بردہ اِمام بوصیری - رضی اللہ عنہ واَرضاہ - کے ایک شعر کے ذریعہ بھی انھیں دیدارِ مصطفیٰ کی اِجازت حاصل ہے۔

نَعَمْ سَرَىٰ طَيْفُ مَنْ أَهْوَىٰ فَأَرَّقَنِي
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالأَلَمِ

(طریقہ یہ ہے کہ ) اس کی تکرار جاری رکھی جائے ، یہاں تک نیند کا غلبہ ہو جائے۔ اِس طریقے کی خبر مجھے میرے برادرِ دینی حاج عمر محمد عبداللہ شداد - رحمہ اللہ - نے بھی دی تھی ، اور انھیں ٹھیک یہی معلومات اُن کے والد گرامی امام شیخ محمد عبداللہ شداد - رضی اللہ عنہ وارضاہ - سے حاصل ہوئی تھیں۔

## فائدہ نمبر 78

نیز اِجازات ومکاتباتِ حبیب عبداللہ بن ہادی الہدار ، صفحہ ۱۱ پر دیدارِ مصطفیٰ کا ایک اور طریقہ مذکور ہے ، اور وہ یوں کہ باوضو ہوکر پاک بستر ے پر آیا جائے ، جہاں دیدارِ مصطفیٰ کی نیت سے دو رکعتیں اَدا کرے ، اور پھر بارگاہِ رسالت میں (۸۰) اَسی مرتبہ اِس صیغۂ درود کا ورد کرے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

ساتھ ہی (۸۰) اَسی بار سورۂ کوثر بھی پڑھے۔

## فائدہ نمبر 79

اسی مذکور بالا کتاب میں یہ فائدہ بھی درج ہے، جس کی اِجازت انھیں سید حبیب عارف باللہ احمد بن محمد الکاف -رضی اللہ عنہ وارضاہ- سے ہے۔ کہ شب جمعہ (۱۰۰۰) ہزار بار سورۂ کوثر پڑھی جائے، اور ہر بار ختم سورت پر 'صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' کہے۔

اِس کتاب کے شروع میں فائدہ نمبر دو کے تحت ہم نے سورۂ کوثر کا فائدہ بیان کردیا ہے؛ لیکن یہاں اِختتام سورت پر ہر بار 'صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' پڑھنے کا اِضافہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

## فائدہ نمبر 80

سیدی یوسف نبہانی -رضی اللہ عنہ- نے اپنی کتاب 'سعادۃ الدارین' میں نقل فرمایا ہے کہ مندرجہ ذیل صیغۂ درود (۱۰۰۰) ہزار بار پڑھنا خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کرنے کے لیے بہت ہی فائدہ منداور مجرب ہے۔ علاوہ بریں اور بھی بہت سے فوائد وثمرات اس کی جگہ میں بیان ہوئے ہیں :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِہٖ قَدْرَ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، -إلی آخرھا- .

## فائدہ نمبر 81

'قبسات النور فی ترجمة الحبیب علی المشھور' مصنفہ حفید مترجم حبیب

ابوبکر بن علی المشہور - مدظلہ العالی - کے صفحہ ۳۶۳ پر ہے کہ شریف طیفور نے سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا اِعزاز حاصل کیا۔ آگے بیان کرتے ہیں کہ حضور رحمت عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے شرفِ ہم کلامی بخشتے ہوئے فرمایا کہ اُن سے (یعنی میرے والد) سے جا کر کہہ دو کہ وہ جب بھی میرے دیدار کا آرزومند ہو، سوتے وقت یہ اِرشادِ باری تعالیٰ پڑھ لیا کرے :

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَآؤُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا o (سورۂ نساء: ۶۴/۴)

خواب کی بات یہاں آ کر ختم ہوئی۔ کتاب 'قبسات النور' سے مذکورہ شریف طیفور والا واقعہ ۲۱ / جمادی الاوّل ۱۴۰۲ھ بوقت فجر، بروز منگل لکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

## فائدہ نمبر 82

ہم شیخ حبیب زین بن ابراہیم کے پاس تھے کہ اتنے میں صاحب یمن سید عبدالرحمٰن بھی تشریف لے آئے، اور فرمایا: سید حسین بن حامد المحضار نے مجھے یہ صیغۂ درود بتایا ہے جو دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بہت ہی مفید و مجرب ہے۔ اور یہ بات دورانِ حج مقام عرفات کی ہے۔ وہ درود یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاَةً تُغْفَرُ بِهَا الذُّنُوْبُ، وَتُسَهَّلُ بِهَا الْمَطْلُوْبُ، وَتُصْلَحُ بِهَا الْقُلُوْبُ، وَتُنْطَلَقُ بِهَا الْعَصُوْبُ، وَتَلِيْنُ بِهَا الصَّعُوْبُ وَعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ إِلَيْهِ مَنْسُوْبٌ .

حصولِ مقصدِ دیدارِ مصطفیٰ کے لیے یہ درود (۴۰) چالیس سے لے کر (۴۰۰) چار سو

مرتبہ تک پڑھا جائے۔

اِس صیغے کا ذکر حبیب ابوبکر المشہور نے بھی اپنی کتاب 'قبسات النور فی ترجمة الحبیب علي المشهور' صفحہ ۳۳۹ پر کیا ہے۔ جس کی اِجازت انھیں حبیب صالح بن محسن الحامد بن الحبیب حامد بن محمد السری سے تھی، اور ان سے حبیب علی المشہور کو ملی تھی۔ اللہ ہمیں ان سبھوں کے فیوض و برکات سے متمتع فرمائے۔

## فائدہ نمبر 83

ہمارے یہاں یہ بڑی مشہور و معروف بات ہے کہ 'تنبیه الأنام في الصلوٰة والسلام علی خیر الأنام' کو التزام و پابندی کے ساتھ پڑھنے والا خواب میں زیارتِ نبوی سے مشرف ہوتا ہے۔ بہت سے مشائخ وصالحین نے دیدارِ مصطفیٰ کے لیے اس کو مجرب و مفید بتلایا ہے۔ اسی لیے اس کی قراءت کے وقت کمالِ اَدب، اور وفورِ اخلاص ملحوظ رکھا جاتا ہے کہ یہ حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت کے ورود و نزول کا خصوصی موقع ہوتا ہے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

## فائدہ نمبر 84

'مفاتیح المفاتیح' میں آتا ہے کہ دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کے حصول کے لیے درود شریف کے وہ صیغے بھی بڑے مبارک اور تیر بہدف ہیں جو سیدنا عبد اللہ بن محمد الہاروشی الفاسی - رضی اللہ عنہ - نے اپنی کتاب 'کنوز الأسرار في الصلوٰة والسلام علی النبي المختار وآله وأصحابه الأبرار' میں جمع فرمائے ہیں، اُس کی پابندی بھی اس مقصد عظیم کے لیے مفید و مجرب ہے۔

# فائدہ نمبر 85

یہ بات فخر وریا اور اپنی بڑائی کے لیے نہیں بلکہ تحدیث نعمت کے طور پر عرض کررہا ہوں، اس فرمانِ خداوندی پر عمل کرتے ہوئے کہ 'اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کیا کرو' اَمرواقعہ یہ ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں مسجد نبوی کے اندر السید البرکہ الحبیب الفاضل الولی الکامل سید احمد مشہور الحداد- مدظلہ العالی- کی صحبت میں بیٹھے ہوئے تھے۔

اچانک ایک خوب رونو جوان شخص اُن کے سامنے نمودار ہوا، اور عرض کرنے لگا: شیخ محترم! دِل میں دیدارِ مصطفیٰ کی خواہش انگڑائیاں لے رہی ہے، بتائیں کہ اس مقصد کے لیے مجھے کیا پڑھنا چاہیے؟۔

سیدی حبیب اَحمد نے فرمایا: جاؤ جاکر ہمارے نورِ نظر حسن محمد کی کتاب' فیض الانوار فی سیرة النبی المختار ﷺ' کا مطالعہ کرلو؛ چنانچہ اس نے کتاب حاصل کرکے رات بھراس کی قراءت کی، صبح کے وقت وہ حرم شریف میں ہشاش بشاش داخل ہوا، اور ہمارے پاس آکر کہنے لگا: الحمد للہ! گزشتہ رات میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا، تو قسمت بیدار ہوئی، اور دیدارِ مصطفیٰ کی نعمت سے شادکام ہوا۔ یہ سن کر میں نے خوب خوب اللہ کا شکر اَدا کیا۔

سچی بات یہ ہے کہ جب اِنسان کا عزم پختہ، مقصد اچھا، نیت نیک ہو، اور عمل ستھرا ہو، تو اسے ایسی سعادتیں اور برکتیں نصیب ہوجایا کرتی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہمیں جملہ اعمال محض اپنی رضا کے لیے اور محبت وعشق رسالت میں ڈوب کر سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ کتاب ایسے بہت سے اَسرار وبرکات رکھتی ہے، جب وقت آئے گا تو -ان شاء اللہ- ہم اسے بیان کریں گے۔ بس اتنا یاد رکھیں کہ ہر چیز کے لیے پرخلوص نیت اورعزم

بالجزم درکار ہے؛ کیوں کہ جملہ اعمال نیتوں پر موقوف ہوا کرتے ہیں، اور ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ہی اَجر وثواب ملا کرتا ہے۔ والحمدللہ رب العالمین۔

## فائدہ نمبر 86

یہ درود وسلام شیخ سید احمد غالب بن عبدہ بن حسین حسینی دائرۂ محمد یہ کی طرف منسوب ہیں، جو مرادیں برلانے، اور مشکلیں آسان کرنے میں تیر بہدف ہیں، نیز ان کے پڑھنے سے دیدارِ مصطفیٰ کی دولت بھی نصیب ہوتی ہے۔

۲۱ رربیع الآخر ۱۴۰۸ھ میں حبیب ابوبکر بن علی المشہور کی موجودگی میں ہمیں اس کی اِجازت عطا ہوئی۔ یہ ایسا درود ہے جو خود بارگاہِ نبوت سے اَخذ کیا گیا ہے :

إِنَّ اللّٰـهَ وَمَلائِـكَتَـهُ وَأَنْبِيَـاءَهُ وَرُسُـلَـهُ وَأَوْلِيَـاءَهُ وَجَمِيْعَ خَلْقِهٖ يُـصَلُّوْنَ عَلٰى نُوْرِ الأَنْوَارِ وَسِرِّ الأَسْرَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ .

## فائدہ نمبر 87

شیخ مذکور ہی کے حوالے سے یہ بھی ہے کہ کسی نے ان سے اسم اعظم طلب کیا، اور وہ امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب کے مشاہدے میں غرق تھے۔ (یہ دیکھ کر) حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ اسے یہ دے دو :

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ يَا نُوْرَ النُّوْرِ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النُّوْرِ .

## فائدہ نمبر 88

انھیں سے یہ بھی آیا ہے کہ یہ وہ درود ہے جس سے فرشتے شروع کرکے 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' پر ختم کرتے ہیں، اور یہ عمل ہر لمحہ، ہر آن وسعت علم الٰہی کے بمقدار جاری وساری رہتا ہے۔ نیز اسے درودِ ابراہیمی پر ختم کرتے ہیں۔ (مشکلات ومہمات کے وقت پڑھا جانے والا درودِ رسول)

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے شروع ۔ یہ بڑا لطیف اور بوقت مشکل آن کی آن میں غموں کو چھانٹ کر رکھ دینے والا ہے۔ آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوات کے مواقع پر، طائف اور غارِ ثور میں اسے پڑھا تھا، اور میں نے یہ صلوات' رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے براہِ راست حاصل کیے ہیں۔ (الاہدل)

## فائدہ نمبر 89

مدینہ منورہ میں حضرت علامہ سید محمد بن علوی مالکی - دام ظلہ العالی - کے ساتھ اِکٹھا ہونے کا ایک موقع میسر آیا تو انھوں نے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کے لیے مندرجہ ذیل مجرب ومفید وظیفے کے بارے میں مجھے بتایا، جو عبد السلام ابن مشیش - علیہ الرحمہ - کی طرف منسوب ہے۔ طالبِ زیارتِ نبوی سونے سے پہلے کم از کم تین مرتبہ اِس کا ورد کرلیا کرے۔ یہ بھی - الحمدللہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَنْ مِنْهُ انْشَقَّتِ الأَسْرَارُ، وَانْفَلَقَتِ الأَنْوَارُ، وَفِيْهِ ارْتَقَتِ الْحَقَائِقُ، وَتَنَزَّلَتْ عُلُوْمُ آدَمَ فَأَعْجَزَ الْخَلاَئِقَ، وَلَهُ تَضَاءَلَتِ الْفُهُوْمُ، فَلَمْ يُدْرِكْهُ مِنَّا سَابِقٌ وَلاَ لاَحِقٌ، فَرِيَاضُ الْمَلَكُوْتِ بِزَهْرِ جَمَالِهِ مُوْنِقَةٌ، وَحِيَاضُ الْجَبَرُوْتِ

بِفَيْضِ أَنْوَارِهِ مُتَدَفِّقَةٌ، وَلاَ شَيْءَ إِلَّا وَهُوَ بِهِ مَنُوطٌ، إِنَّ لَوْلاَ الْوَاسِطَةُ لَذَهَبَ كَمَا قِيْلَ الْمَوسُوطُ، صَلاَةً تَلِيْقُ مِنْكَ إِلَيْهِ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ . اللّٰهُمَّ إِنَّهُ سِرُّكَ الْجَامِعُ الدَّالُّ عَلَيْكَ وَحِجَابُكَ الأَعْظَمُ الْقَائِمُ لَكَ بَيْنَ يَدَيْكَ . اَللّٰهُمَّ اَلْحِقْنِي بِنَسَبِهِ، وَحَقِّقْنِي بِحَسَبِهِ، وَعَرِّفْنِي إِيَّاهُ مَعْرِفَةً أَسْلَمُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْجَهْلِ وَأَكْرَعُ بِهَا مِنْ مَوَارِدِ الْفَضْلِ وَاحْمِلْنِي عَلىٰ سَبِيْلِهِ إِلٰى حَضْرَتِكَ حَمْلاً مَحْفُوْظًا بِنُصْرَتِكَ، وَاقْذِفْ بِي عَلَى الْبَاطِلِ فَاَدْمَغُهُ وَزُجَّ بِي فِي بِحَارِ الأَحَدِيَّةِ، وَانْشِلْنِي مِنْ أَوْحَالِ التَّوحِيْدِ، وَأَغْرِقْنِي فِي عَيْنِ بَحْرِ الْوَحْدَةِ حَتّٰى لاَ أَرَى وَلاَ أَسْمَعَ وَلاَ أَجِدَ وَلاَ أُحِسَّ إِلَّا بِهَا، وَاجْعَلِ الْحِجَابَ الأَعْظَمَ حَيَاةَ رُوْحِي وَرُوْحَهُ وَ سِرَّ حَقِيْقَتِي وَحَقِيْقَتَهُ جَامِعَ عَوَالِمِي بِتَحْقِيْقِ الْحَقِّ الأَوَّلِ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا ظَاهِرُ يَا بَاطِنُ اِسْمَعْ نِدَائِي بِمَا سَمِعْتَ بِهِ نِدَاءَ عَبْدِكَ سَيِّدِنَا زَكَرِيَّا وَانْصُرْنِي بِكَ لَكَ وَأَيِّدْنِي بِكَ لَكَ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ وَحُلْ بَيْنِي وَبَيْنَ غَيْرِكَ، (ثلاثا) اللّٰهُ اللّٰهُ اللّٰهُ .

إِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَادُّكَ اِلٰى مَعَادٍ، رَبَّنَا اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّءْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا رَشَدًا (ثلاثا) إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا . صَلَوَاتُ اللّٰهِ وَسَلاَمُهُ وَتَحِيَّاتُهُ وَرَحْمَتُهُ وَبَرَكَاتُهُ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ وَعَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ، سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ، وَسَلاَمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ .

یہ بھی۔ الحمدللہ۔ مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 90

مجھے حضرت حبیب عمر بن علامہ سید محمد سالم بن حفیظ نزیل بیضاء نے بتایا کہ انھیں محمد بن حبیب علوی بن شہاب الدین سے خبر پہنچی ہے کہ بعض عرفا کے بقول جو شخص ذیل کے مبارک صیغے کو پابندی کے ساتھ پڑھے، اس کے شیخ کوئی اور نہیں، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں گے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الأمِّیِّ وَعَلٰی آلِہٖ بِعَدَدِ عِلْمِکَ . (۱)

## فائدہ نمبر 91

یہ فائدہ بھی حبیب محمد بن علوی بن شہاب الدین -قدس سرہ العزیز- کی طرف سے ہے کہ انھوں نے فرمایا: جو شخص دعوت اِلی اللہ کی نیت سے نکلے اسے خواب میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل ہوگا۔ اور پھر بعض اَحباب کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ دعوت الی اللہ کی غرض سے جب نکلا تو واقعتاً اسے دیدارِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سعادت نصیب ہوئی۔

---

(۱) گزشتہ سال کیپ ٹاؤن میں بارہ ربیع الاوّل کے موقع پر شیخ حبیب عمر بن علامہ سید محمد سالم بن حفیظ تشریف لائے، تو ان سے کئی بار ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ اس دورِ قحط الرجال میں ایسی شخصیتوں کی زیارت نصیب ہی کی بات ہے۔ اللہ نے اپنے فضل واحسان سے انھیں حصہ وافر عطا کیا ہے۔ وہ بلاشبہہ عشق مصطفیٰ کے اَمین وسفیر، شریعت وطریقت کے سنگم، اَخلاق وکردار کے غازی، علم وعمل کے پیکر، تقویٰ وطہارت کے دھنی اور فضل وکمال کی رفعتوں پر فائز ہیں۔ حضر موت میں موصوف کا معروف اِدارہ 'دار المصطفیٰ' شریعت وطریقت کی تعلیم وتربیت کا اکلوتا مرکز مانا جاتا ہے۔ -چڑیا کوٹی-

اسی لیے بہت سے صالحین اپنے عقیدت مندوں کو اس کام پر لگا دیتے ہیں تو صلے میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ بھی انھیں اِس دولت بیدار سے مشرف فرمادیتا ہے۔ یہ بھی بہت ہی مجرب ومفید ہے۔ چاہیں تو آپ بھی اس کا تجربہ خود کرکے دیکھ لیں، اللہ کے فضل سے مالا مال ہواُٹھیں گے۔ یہ بھی-الحمدللہ- مجرب وآزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 92

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلاَةً وَّسَلاَماً دَائِمَیْنِ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ وَعَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ وَّالَاهُ .

حبیب عمر بن محمد بن سالم بن حفیظ نے مجھ سے بتایا کہ ان کے جدامجد حبیب سالم بن حفیظ نے اسے حبیب قطب سیدی علی بن محمد حبشی -رضی اللہ عنہ- سے حاصل کیا تھا اسی صیغے کے ساتھ، جس کے اخیر 'وعلیٰ آلہ وصحبہ ومن والاہ' کا اِضافہ ہے، اس کتاب میں ہم نے اسی کی رعایت کرتے ہوئے یہاں پورا درج کردیا ہے۔ لیکن گزشتہ اَوراق میں اصل کے مطابق کچھ یوں تھا :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ بَابِ رَحْمَةِ اللّٰهِ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِ اللّٰهِ صَلاَةً وَّسَلاَماً دَائِمَیْنِ بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ .

## فائدہ نمبر 93

حبیب عمر محمد سالم بن حفیظ بیان کرتے ہیں کہ جو شخص 'قصیدۂ بردہ' اِس ترتیب سے پڑھے کہ ہر شعر کے بعد 'مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا • عَلیٰ حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ' کی تکرار کرے، وہ کثرت کے ساتھ تاجدارِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے شرف یاب ہوگا۔

## فائدہ نمبر 94

سیدی حبیب ابوبکر بن علی المشہور اپنے دادا حبیب علوی بن عبدالرحمٰن المشہور کی سوانح میں ذکر کرتے ہیں کہ انھوں نے مکہ مکرمہ کے اندر ۱۲۹۴ھ میں سید احمد بن زینی دحلان سے اَخذِ فیض کیا تھا، اور مسجد حرام کے اندر مندرجہ ذیل صیغۂ درود شریف کی اُن سے اِجازت حاصل کی تھی :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الأمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِي الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاهِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِکَ وَأغْنِنِي بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ . اَللّٰھُمَّ أعِنِّي عَلیٰ ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ وَالْطُفْ بِي فِیْمَا جَرَیٰ بِهِ الْمَقَادِیْرُ وَاغْفِرْلِي وَلِجَمِیْعِ الْمُؤمِنِیْنَ وَارْحَمْنِي بِرَحْمَتِکَ الْوَاسِعَةِ فِي الدَّارَیْنِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ یَا کَرِیْمُ .

اِس کے بعد پھر (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ 'یَا وَھَّابُ' کا ورد کرے۔

یہ صیغۂ مبارکہ دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بڑا مجرب اور بہت ہی مفید ہے۔ اس کتاب کے اِکیاونویں فائدے میں بھی اس کا ذکر تفصیل سے مرجع دعاؤں کے ساتھ گزر چکا ہے۔ اللہ ہم سب کو اِس سے متمتع فرمائے۔

## فائدہ نمبر 95

اِس عظیم فائدے کے بارے میں سید فاضل معمر الحبیب الہدار محمد الہدار نزیل مدینہ منورہ نے مجھے بتایا تھا۔ مدینہ منورہ میں ان کے درِ دولت پر میں خصوصی طور پر اس

(۱) لوامع النور: ۴۱۸۔

فائدے کونقل کرنے کے لیے حاضر ہوا، اور انھوں نے ہم پر خاص کرم و اِحسان فرماتے ہوئے ہمیں اس کی اِجازت مرحمت فرمائی۔

وہ فرماتے ہیں کہ جوشخص سید احمد بن ادریس کی طرف منسوب اِس درود شریف کو تین بار پڑھے، اسے خواب میں آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔

نیز مجھے سید محمد علوی مالکی نے بھی اس کے بارے میں بتایا تھا کہ جوشخص فجر سے پہلے اسے (۷۰) ستر بار پڑھے دیدارِ مصطفیٰ کے لیے یہ تریاق ثابت ہوگا۔ یہ صیغۂ مبارکہ اِس کتاب کے بہترویں فائدہ کے تحت گزر چکا ہے۔

مقام براوہ کے میری ایک قریبی دوست نے بھی مجھے اس کے بارے میں بتایا کہ محض سچے عاشق ہی اس صیغۂ مبارکہ کو (۱۰۰) سو بار تک پڑھنے کی طاقت رکھتے ہیں؛ کیوں کہ اس کے اَسرار واَنوار بے شمار ہیں۔ اور یہ بالکل سچ ہے؛ کیوں کہ لوگوں کے اَحوال جداگانہ واقع ہوئے ہیں۔

## فائدہ نمبر 96

نیز سیدی الہدار محمد الہدار نے مدینہ منورہ میں مجھے بتایا کہ جوشخص شب جمعہ کو (۱۰۰) سومرتبہ درودِ فاتح پڑھے، وہ خواب میں دیدارِ مصطفیٰ سے شادکام ہوگا۔ یہ صیغہ درود اِس کتاب کے اُٹھارہویں فائدے کے تحت درج ہو چکا ہے؛ لیکن وہاں درود کے ساتھ مزید کچھ سورتیں پڑھنے کی بھی قید تھی؛ مگر یہاں بلاشرط وقید ہے۔ وہ درود مبارک یہ ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا أُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ نَاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْهَادِي إِلَى الصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيْمِ وَعَلٰى آلِهٖ حَقَّ قَدْرِهٖ وَمِقْدَارِهِ الْعَظِيْمِ .

یہ بھی - الحمدللہ - مجرب وآزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 97

سیدی الہدار محمد الہدار نے مدینہ منورہ کے اندر مجھے مندرجہ ذیل صیغہ مبارکہ کے بارے میں بھی بتایا کہ جو شخص اِسے (۳) تین مرتبہ پڑھے، زیارتِ نبوی سے سرفراز ہوگا :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الأَنْوَارِ وَسِرِّ الأَسْرَارِ وَتَرْيَاقِ الأَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَعَلٰی آلِهٖ الأَطْهَارِ وَأَصْحَابِهٖ الأَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰهِ وَأَفْضَالِهٖ صَلاَةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ .

## فائدہ نمبر 98

سیدی الہدار محمد الہدار نے مجھے یہ بھی بتایا کہ جو شخص درود شریف کا یہ صیغۂ مبارکہ تین بار پڑھے، خواب میں سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِيْ مَلَأْتَ قَلْبَهٗ مِنْ جَلاَلِكَ وَعَيْنَهٗ مِنْ جَمَالِكَ وَأُذُنَهٗ مِنْ لَذِيْذِ خِطَابِكَ فَأَصْبَحَ فَرِحًا مَسْرُوْرًا مُؤَيَّدًا مَنْصُوْرًا وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

## فائدہ نمبر 99

سیدی الہدار محمد الہدار نے مجھے یہ بھی بتایا کہ جو شخص درود شریف کا یہ صیغۂ مبارکہ تین بار پڑھے، خواب میں سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ مجرب وآزمودہ ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلاَنَا مُحَمَّدٍ بَحْرِ

أنْــوَارِکَ وَمَــعْــدِنِ أسْــرَارِکَ وَلِسَــانِ حُــجَّتِکَ وَعَــرُوْسِ مَــمْــلُــکَتِکَ وَإمَــامِ حَــضْــرَتِکَ وَطَــرِیْــقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِکَ إنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ فِي کُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلَاةً دَائِمَةً بِـدَوَامِکَ بَـاقِیَّةً بِبَـقَـائِکَ لا مُـنْتَهیً لَهَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلاةً تُرْضِیْکَ وَ تُرْضِیْهِ وَتَرْضیٰ بِهِ عَنَّا یَا أرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ .

## فائدہ نمبر 100

یہ فائدہ بھی سیدی الہدار محمد الہدار نے مجھے بتایا کہ یہ جملہ مرادوں کی برآری اور دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت سے بہرہ وری کے لیے مجرب ومفید ہے۔ مندرجہ ذیل درود شریف (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھا جائے :

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَلَّتْ حِیْلَتِيْ أدْرِکْنِيْ .

## فائدہ نمبر 101

سیدی الہدار محمد الہدار نے مجھے یہ بھی بتایا کہ مندرجہ ذیل صیغۂ درود شریف کا تین بار پڑھنا مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و دیدار کے لیے مجرب ہے :

اَلـلّٰهُـمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَـا اتَّـصَـلَـتِ الْعُیُوْنُ بِالنَّظْرِ وَتَزَخْرَفَتِ الأرْضُ بِالْمَطَرِ وَحَجَّ حَـاجٌّ وَاعْتَـمَرَ وَلَبیّٰ وَحَلَّقَ وَنَحَرَ وَطَافَ بِالْبَیْتِ الْعَتِیْقِ وَقَبَّلَ الْحَجَرَ وَعَلیٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ .

## فائدہ نمبر 102

شیخ مذکور رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ جو شخص ذیل کا صیغۂ مبارک تین بار پڑھے،

خواب میں زیارتِ شفیعِ محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادکام ہوگا۔ -واللہ اعلم-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ عَدَدَ كَمَالِ اللّٰهِ وَكَمَا يَلِيْقُ بِكَمَالِهٖ .

## فائدہ نمبر 103

یہ فائدہ بھی انھیں کے توسط سے ہاتھ آیا ہے، فرماتے ہیں کہ اِس درود شریف کو تین بار پڑھنے سے بھی مذکورہ نتیجہ حاصل ہوگا :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ عَدَدَ إِنْعَامِ اللّٰهِ وَأَفْضَالِهٖ .

## فائدہ نمبر 104

یہ فائدہ بھی انھیں کا عنایت کردہ، اور دیدارِ نبوی کے لیے آزمودہ ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِه كَمَا لاَ نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَعَدَدَ كَمَالِهٖ .

## فائدہ نمبر 105

یہ فائدہ بھی انھیں کی مہربانی سے ملا ہے، اللہ انھیں اس کا اَجر کثیر عطا فرمائے۔ یہ صیغۂ درود بھی خواب میں دیدارِ مصطفےٰ کرنے کے لیے مفید و مجرب ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيّٰتِهٖ وَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ عَدَدَ مَا فِي عِلْمِكَ صَلاَةً دَائِمَةً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰهِ .

یہ درود شریف تین بار پڑھا جانا چاہیے۔ اللہ و رسولہ اعلم۔

# فائدہ نمبر 106

شیخ مذکور ہی سے یہ فائدہ بھی معلوم ہوا ہے۔ یہ دُعائے خضرؑ علیہ السلام کے نام سے بھی معروف ہے، اور خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کے لیے نہایت ہی مجرب ومفید ہے :

**بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ رب العالمین ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا عَلِمْتَ وَزِنَةَ مَا عَلِمْتَ وَمِلْأَ مَا عَلِمْتَ، إلٰھِي بِجَاہِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اسْتَجِبْ لَنَا . اَللّٰھُمَّ کَمَا لَطَفْتَ فِي عَظَمَتِکَ دَوْنَ اللُّطَفَاءِ وَعَلَوْتَ بِعَظَمَتِکَ عَلَی الْعُظَمَاءِ، وَعَلِمْتَ مَا تَحْتَ أرْضِکَ کَعِلْمِکَ بِمَا فَوْقَ عَرْشِکَ، وَکَانَتْ وَسَاوِسُ الصُّدُوْرِ کَالْعَلانِیَّةِ عِنْدَکَ، وَعَلانِیَّةُ الْقَوْلِ کَالسِّرِّ فِي عِلْمِکَ، وَانْقَادِ کُلِّ شَیْءٍ لِعَظَمَتِکَ، وَخَضَعَ کُلُّ ذِيْ سُلْطَانٍ لِسُلْطَانِکَ، وَصَارَ أمْرُ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ کُلُّہُ بِیَدِکَ، اِجْعَلْ لِي مِنْ کُلِّ ھَمٍّ أصْبَحْتُ أوْ أمْسَیْتُ فِیْہِ فَرَجًا وَمَخْرَجًا، اَللّٰھُمَّ إنَّ عَفْوَکَ عَنْ ذُنُوْبِي، وَتَجَاوُزَکَ عَنْ خَطِیْئَتِي وَسِتْرَکَ عَلٰی قَبِیْحِ عَمَلِي، أطْمَعَنِي أنْ أسْألَکَ مَا لا أسْتَوْجِبُہُ مِنْکَ مِمَّا قصرتُ فِیْہِ، أدْعُوْکَ آمِنًا وَأسْألُکَ مُسْتَأنِسًا، وَأنَّکَ الْمُحْسِنُ إلَيَّ، وَأنَا الْمُسِيْءُ إلٰی نَفْسِي فِیْمَا بَیْنِي وَبَیْنَکَ، تَتَرَدَّدُ إلَيَّ بِنِعْمَتِکَ وَأتَبَغَّضُ إلَیْکَ بِالْمَعَاصِي وَلٰکِنَّ الثِّقَةَ بِکَ حَمَلَتْنِي عَلَی الْجُرْأةِ عَلَیْکَ فَعُدْ بِفَضْلِکَ وَإحْسَانِکَ عَليَّ، إنَّکَ أنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ، وَصَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ .**

## فائدہ نمبر 107

سیدی حبیبی سید احمد مشہور طہ الحداد- مدظلہ العالی- نے مجھے بتایا کہ اُن کے عقیدت مندوں میں سے کوئی آ کرعرض کرنے لگا کہ مجھے کوئی ایسا وظیفہ تعلیم فرمائیں جس سے خواب میں زیارتِ سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سعادت پاسکوں۔ چنانچہ انھوں نے اُسے 'قصیدۂ بردہ' کا مندرجہ ذیل شعر اِس شرط کے ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا کہ جب بھی یہ شعر پڑھے ساتھ ہی بارگاہِ رسالت میں (۱۰) دس بار درود شریف بھی بھیجے۔

حکم کی تعمیل میں اس نے جب یہ وظیفہ کیا اور تحفۂ درود وسلام پیش کیا، اُس کی قسمت بیدار ہوگئی، اور اسے آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف مل گیا۔ 'قصیدۂ بردہ' کا وہ شعر یہ ہے ۔

نَعَمْ سَرَىٰ طَيْفُ مَنْ أَهْوَىٰ فَأَرَّقَنِي
وَالْحُبُّ يَعْتَرِضُ اللَّـذَّاتِ بِالألَمِ

یہ فائدہ اِس کتاب کے ستہترویں فائدے کے تحت گزر چکا ہے۔ فرق بس اِتنا ہے کہ وہاں بات محض یہ شعر پڑھنے کی تھی اور یہاں ساتھ ہی ہر بار (۱۰) دس مرتبہ درود شریف کا اہتمام بھی مشروط ہے۔

نیز بعض عرفا نے اس کا خاص عدد متعین کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ (اِس مقصد عظیم کے حصول کے لیے) قصیدۂ بردہ کے اِس شعر کو (۴۰) چالیس مرتبہ پڑھا جائے۔ واللہ اعلم۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم، والحمد للہ رب العالمین۔

## فائدہ نمبر 108

یہ عظیم فائدہ ہم نے صاحب قاموس علامہ فیروز آبادی کی کتاب 'الصّلاۃُ والبشر فی

الصلوٰۃ علیٰ خیر البشر ﷺ' صفحہ ۸۵ سے نقل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔

اُسی سند مذکور کے ساتھ حضراتِ خضر و الیاس علیہما السلام کے حوالے سے آتا ہے کہ انھوں نے فرمایا: ایک شخص شام کی سرزمین سے چل کر بارگاہِ رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوا، اور عرض کرنے لگا: یارسول اللہ! میرے والد شام کے بہت بڑے شیخ مگر بوڑھے اِنسان ہیں، آپ کی محبت میں سرشار رہتے ہیں، اور دل میں آپ کی زیارت کی حسرت وتمنا رکھتے ہیں۔

آقاے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انھیں لے کر یہاں آجاؤ۔ عرض کی: آنکھوں سے معذور ہیں، یہاں تک آنا ان کے لیے دشوار اَمر ہے۔

فرمایا: واپس جا کر اُن سے کہہ دو کہ مسلسل سات راتیں 'صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ' کا ورد کریں، خواب میں نہ صرف وہ میری زیارت سے شرف یاب ہوں گے؛ بلکہ مجھ سے روایتِ حدیث بھی کرسکیں گے۔

چنانچہ انھوں نے ایسا ہی کیا، اور پھر خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت سے بہرہ یاب ہوئے۔ اور پھر آگے حدیثیں بھی روایت کیا کرتے تھے۔ یہ بھی - الحمدللہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 109

اِس مقصد عظیم کی برآری کے لیے مندرجہ ذیل صیغۂ مبارکہ (۴۰۰) چار سو مرتبہ پڑھنا بھی بہت ہی مفید ہے۔ یہ بھی - الحمدللہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ صَلاةً
نَسْعَدُ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَالدِّيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ أَجْمَعِيْنَ .

مشہد عظیم کے اندر مجھے یہ صیغہ اِلہامی طور پر عطا ہوا تھا۔ جلب مراد کے لیے - الحمدللہ تعالیٰ - مجرب وآزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 110

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ، مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ الصَّادِقُ الْوَعْدُ الأمِیْنُ ﷺ.

نیز دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ صیغہ بھی بہت اہمیت کا حامل ہے :

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاۃً تَفْتَحُ لَنَا بَابَہٗ، وَتُسْمِعُنَا لَذِیذَ خِطَابِہٖ، وَعَلٰی آلِہٖ وَسَلِّمْ .

یہ صیغہ، قطب ربانی عارفِ صمدانی استاذ شیخ احمد طیب بن بشیر کی طرف منسوب ہے۔

اس کا طریقہ یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونے کے لیے پہلے اِسے (۳) تین مرتبہ، پھر (۱۰) دس بار، اور پھر (۳۰۰) تین سو مرتبہ پڑھا جائے، جس کا مجموعہ (۳۱۳) تین سو تیرہ بنتا ہے۔

یہ صیغہ مبارکہ عبد فانی عوض عثمان احمد سودانی کا عطا فرمودہ ہے۔ اس کو پڑھنے کے بعد ہمارے سعادت مند بیٹے دیدارِ مصطفیٰ کی دولت پانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ ہمیں بھی رازدارانہ طور پر اس کی اِجازت حاصل ہے؛ مگر اس کے لیے ہمیں بار بار مطالبہ ودرخواست کرنی پڑی؛ بالآخر فقیر کے بارے میں اُن کے حسن ظن نے ہمیں اِس دولت سے سرفرازی بخشی۔ وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 111

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاۃً تَشَعْشَعُ فِي الْوُجُوْدِ مَضْرُوْبًا بَعْضُھَا فِي بَعْضٍ حَتّٰی تَغِیْبَ الأعْدَادُ، وَیُفَاضُ عَلَیْنَا مِنْ ذٰلِکَ الْفَیْضِ

وَالإِمْدَادِ فَيْضًا عَمِيْمًا يَكْفِيْنَا مُئُوْنَةَ الْحَيَاتَيْنِ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ .

یہ صیغہ بھی زیارتِ نبوی کے لیے مجرب اور دارین کی سعادتوں کے لیے مفید ہے۔

یہ عارف باللہ شیخ ابراہیم حلمی قادری -رضی اللہ عنہ- کا معروف ومقبول صیغۂ درود ہے۔

## فائدہ نمبر 112

یہ صیغۂ مبارکہ بھی شیخ مذکور ہی کی جانب منسوب ہے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کے علوم وفیوض سے ہمیں مالا مال فرمائے :

بِسْـمِ الـلّٰـهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُـحَمَّدٍ صَلاةً تَشَعْشَعُ وَتَـجَـدَّدُ بِانْفِعَالِ الْمُنْفَعِلاتِ الْكَوْنِيَّةِ، وَتَتَـكَـرَّرُ بِـحَرَكَاتِ الذَّرَّاتِ الْوُجُوْدِيَّةِ مَـضْـرُوْبًـا بَعْضُهَا فِي بَـعْـضٍ حَتـىّٰ تَـغِيْـبَ الأَعْدَادَ، وَيُفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْفَيْضِ وَالإِمْـدَادِ فَيْـضًـا عَـمِيْـمًـا يَأْخُذُ بِأَيْدِيْنَا مِنْ مُهَامَةِ الْغَفَلاتِ إِلٰى رَوْضَاتِ الأُنْسِ وَالهَبَّاتِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ .

## فائدہ نمبر 113

یہ صیغۂ مبارکہ بھی شیخ مذکور ہی کی جانب منسوب ہے :

بِسْـمِ الـلّٰـهِ الـرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّـدِنَا مُحَمَّدٍ صَلاةً مُشَعْشَعَةً فِي الْوُجُوْدِ، كَشَعْشَعِ الشَّمْسِ فِي الـطُّـلُـوْعِ وَالـصُّعُوْدِ، بِأَنْوَاعِ الضِّيَاءِ الْمَمْدُوْدِ، مَـضْرُوْبًا بَـعْضُهَا فِي بَعْضٍ حَتـىّٰ تَغِيْبَ الأَعْدَادُ، وَيُفَاضَ عَلَيْنَا مِنْ ذٰلِكَ الْـفَيْـضِ وَالإِمْـدَادِ فَيْـضًا عَمِيْمًا تَعُمُّنَا أَنْوَارَهُ فِي جَمِيْعِ جِهَاتِنَا

**السِّتِّ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا .**

اِن مذکورہ تینوں صیغے کا اَخذِ فیض ہم نے شیخ سید محمد یوسف مصری سے کیا ہے، اور انھیں یہ سعادت براہِ راست صاحب صیغہ عارف باللہ شیخ ابراہیم حلمی قادری سے نصیب ہوئی۔ نیز شیخ یوسف نے ہمیں اس کی اجازت بالکل اسی طرح عطا فرمائی جس طرح انھیں اس کے مولف سے عطا ہوئی تھی۔ یہ اَخذِ فیض مدینہ منورہ کی سہانی فضاؤں میں ۲۷؍رجب ۱۴۰۸ھ کو ہوا۔ یہ بھی - الحمدللہ - بہت ہی مفید اور مجرب ہے۔

## فائدہ نمبر 114

سیدی یوسف نبہانی - رضی اللہ عنہ - ’سعادۃ الدارین‘ میں رقم طراز ہیں کہ سیدی محمد ابی شعر الشامی کا مندرجہ ذیل صیغۂ درود خواب میں دیدارِ مصطفےٰ پانے یا حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کرنے کے لیے بڑا مفید ہے :

**اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الأَعْظَمِ الْمَکْتُوْبِ مِنْ نُوْرِ وَجْھِکَ الأَعْلیٰ الْمُؤَبَّدِ الدَّائِمِ الْبَاقِي الْمُخَلَّدِ فِي قَلْبِ نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ، وَأَسْأَلُکَ بِاسْمِکَ الأَعْظَمِ الْوَاحِدِ بِوَحْدَۃِ الأَحَدِ الْمُتَعَالِي عَنْ وَحْدَۃِ الْکَمِّ وَالْعَدَدِ الْمُقَدَّسِ عَنْ کُلِّ أَحَدٍ وَبِحَقِّ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: قُلْ ھُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ، اَللّٰہُ الصَّمَدُ، لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ، وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ، أَنْ تُصَلِّيَ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سِرِّ حَیَاۃِ الْوُجُوْدِ وَالسَّبَبِ الأَعْظَمِ لِکُلِّ مَوْجُوْدٍ صَلَاۃً تُثْبِتُ فِي قَلْبِي الإِیْمَانَ وَتَحْفَظُنِي الْقُرْاٰنَ وَتُفَھِّمُنِي مِنْہُ الْاٰیَاتِ وَتَفْتَحُ لِي بِھَا نُوْرَ الْجَنَّاتِ وَنُوْرَ النَّعِیْمِ وَنُوْرَ النَّظَرِ إِلیٰ وَجْھِکَ الْکَرِیْمِ وَعَلیٰ آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ .**

# فائدہ نمبر 115

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِيْ وَيَسِّرْلِي أمْرِيْ بِحَقِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ.

اِسے (۱۰۰) سومرتبہ پڑھا جائے، خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کرانے کے لیے یہ بھی مفید و مجرب ہے۔ یہ صیغہ قطب زمانہ حبیب علی بن محمد حبشی کی طرف منسوب ہے۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔

# فائدہ نمبر 116

سرزمین سیوون سے ہمارے بعض احباب نے ایک پیغام بھیجا، جس کے اندر یہ فائدہ مرقوم تھا: ہمیں سید علی با شیخ بلفقیہ کی اپنی تحریر میں لکھا ہوا ملا کہ مجھے سید علامہ محدث سالم بن احمد بن جندان سے اجازت حاصل ہوئی، کہ اِخلاص کے ساتھ سورۂ فاتحہ کا (۳۰۰) تین سومرتبہ پڑھنا، اور باوضو ہوکر سونا عاشقانِ اولیاء وصالحین کے لیے اُن کی زیارت کا سامان کردیتا ہے۔ تو ظاہر ہے مشتاقانِ دیدِ نبوی کے لیے دیدارِ مصطفیٰ علیہ السلام کی راہ بدرجہ اولیٰ ہموار کردے گا!۔

# فائدہ نمبر 117

ابوالقاسم سبکی نے اپنی کتاب 'الدر المنظّم فی المولد المعظم' میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص مجھ پر یوں درود بھیجے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الأَرْوَاحِ ، وَّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الأَجْسَادِ ، وَعَلٰى قَبْرِهٖ فِي الْقُبُوْرِ .

اُسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی۔ اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عرصۂ قیامت میں بھی میرے دیدار سے مشرف کیا جائے گا۔ اور جو بھی مجھے قیامت میں دیکھ لے اسے میری شفاعت سے ضرور حصہ ملے گا۔ اور جس کی میں شفاعت کردوں، وہ میرے حوضِ کوثر سے سیراب ہوگا، اور اس کے اوپر آتشِ جہنم حرام ہوگی۔(۱)

## فائدہ نمبر 118

شیخ احمد عبدالجواد مدنی اپنی کتاب 'صلاۃ الانوار وسرالاسرار لرویۃ النبی المختار ﷺ' کے تحت فرماتے ہیں کہ یہ صیغہ ہائے درود دیدارِ مصطفیٰ کے ساتھ اور بھی بہت سے فوائد کے جامع ہیں۔

## فائدہ نمبر 119

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفٰى وَرَسُوْلِكَ الْمُقْتَفٰى صَلَاةً وَّسَلَامًا تَجْمَعُنَا بِهِمَا مَعَ الْمُصْطَفٰى جَهْرًا وَخَفاءً مَعَ الصِّدْقِ وَالْحُبِّ وَالصَّفَا وَالأَوْلِيَاءِ وَالْخُلَفَاءِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

یہ فائدہ بھی اُن عظیم فوائد میں سے ایک ہے جو خواب میں دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت سے مالا مال کردے۔

## فائدہ نمبر 120

سیدی یوسف نبہانی - رضی اللہ عنہ - کی کتاب 'الاسمی فی الاسماء' میں ہے، وہ فرماتے

(۱) سعادۃ الدارین، سیدی یوسف نبہانی: ۴۸۴...... اِکتیسویں فائدے کے تحت یہ صیغہ گزر چکا ہے۔ چڑیا کوٹی۔

ہیں کہ جو شخص خواب میں زیارتِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواہش وتمنا رکھے، اسے چاہیے کہ دو رکعتیں پڑھے، دو رکعت میں جن سورتوں کی چاہے تلاوت کرے، اس کے بعد پھر ایک سو مرتبہ (۱۰۰) اس کا ورد کرے :

يَـا نُوْرَ النُّوْرِ يَا مُدَبِّرَ الأُمُوْرِ بَلِّغْ عَنِّي رُوْحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَحِيَّةً وَّسَلاَمًا .

اِس عبارت سے ملتا جلتا ایک صیغہ ہم نے اِسی کتاب کے سولھویں فائدے میں درج کیا ہے؛ لیکن سعادتوں کے حصول کے مختلف اَوقات ہوا کرتے ہیں، (نہ معلوم کب اور کیا پڑھنے سے مولا کی رحمت برس پڑے!)۔

## فائدہ نمبر 121

مندرجہ ذیل صیغہ بھی آقائے کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ودیدار کے لیے بہت ہی مجرب اور مفید بتایا گیا ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْقَلْبِ الْمُنَوَّرِ وَالْجَاهِ الأَكْبَرِ وَالْحَوْضِ وَالْكَوْثَرِ صَلاَةً بِهَا كُلُّ عَسِيرٍ يَتَيَسَّرُ، وَكُلُّ قَلِيْلٍ يُكَثَّرُ، وَكُلُّ مَكْسُوْرٍ يَجْبُرُ، وَكُلُّ ذَنْبٍ يُغْفَرُ، وَكُلُّ عَيْبٍ يُسْتَرُ، صَلاَةً فِي صَلاَةٍ فِي صَلاَةٍ عَدَدَ الْمَلاَيِيْنَ فِي كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ يَتَكَرَّرُ وَعَلىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ .

اِس درود شریف کا (۳۱۳) تین سو تیرہ مرتبہ ورد کیا جائے۔ اہل محبت کو پتا ہوگا کہ اس عدد میں کیا اِشارہ مخفی ہے!۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب اور آزمودہ ہے۔ اور یہ ان درودوں میں سے ہے جو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے میرے دل پر اِلقا فرما دیا ہے۔ فالحمدللہ۔

# فائدہ نمبر 122

خواب و بیداری میں سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت وملاقات کے لیے وہ عمل بھی بڑا مجرب ومفید ہے جسے 'بدایۃ الہدایۃ' میں ذکر کیا گیا ہے۔جیسا کہ ہمارے سادات ِکرام نے کیا ہے۔اللہ ان کے فیوض وبرکات سے ہمیں مالا مال فرمائے۔

# فائدہ نمبر 123

یہ فائدہ دراصل اُن فائدوں میں سے ایک ہے جو عاشق کو کھینچ کر محبوب علیہ السلام کی دہلیز کے قریب لے آتا ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ وَدَلِيْلِ الْمُحْتَارِ وَالْهَادِيْ إِلَى رِضَا الْغَفَّارِ صَلاَةً تَخْلَعُ بِهَا عَلَيْنَا خِلَعَ الْقُبُوْلِ وَالإِقْبَالِ وَالأَنْوَارِ، وَالْوُصُوْلِ وَالاتِّصَالِ وَالأَنْوَارِ، وَتَكْتُبُنَا بِهَا فِي دِيْوَانِ الأَخْيَارِ، وَتُطِيْلُ بِهَا الأَعْمَارَ، وَتَجْمَعُنَا بِهَا مَعَ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ، وَالأَوْلِيَاءِ الأَبْرَارِ، وَالأَصْفِيَاءِ الأَطْهَارِ، بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا غَفَّارُ، وَعَلىٰ آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ فِي آنَاءِ اللَّيْلِ وَأَطْرَافِ النَّهَارِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

-الحمدللہ- یہ بھی اُن صیغوں میں سے ہے جو بفضل الٰہی مجھ پر اِلقا ہوا۔

# فائدہ نمبر 124

۲۱ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ، پیر کی شب میرا حاج شیخ محمد حبیب سید کے ساتھ ایک جگہ جمع ہونے کا اِتفاق ہوا، تو انھوں نے مجھے مندرجہ ذیل 'دعواتِ ادریسیہ' کی اجازت مرحمت

فرمائی۔قضائے حوائج کے لیے اِن کا (۹۹) ننانوے مرتبہ، نیز دیدارِ مصطفیٰ کے لیے (۴۱) اکتالیس بار پڑھنا مجرب ومفید ہے۔مزید وہ فرمارہے تھے کہ خود میرے ایک بھتیجے نے جب اسے پڑھا تو اسے خواب میں زیارتِ نبوی کی دولت نصیب ہوئی۔ وہ مبارک دعا یہ ہے :

يَا غَيَاثِي عِنْدَ كُلِّ كُرْبَةٍ، وَمُجِيبِي عِنْدَ كُلِّ دَعْوَةٍ، وَّمَعَاذِيْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ، وَيَا رَجَائِي حِيْنَ تَنْقَطِعُ حِيْلَتِيْ .

## فائدہ نمبر 125

وہ فائدہ جس کا ذکر ذرا سا پہلے گزرا، وہ یوں ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهٖ وَسَلِّمْ .

کم ازکم صبح وشام (۵۰۰) پانچ سومرتبہ، اور زیادہ سے زیادہ (۲۲۰۰۰) بائیس ہزار مرتبہ۔اس کے پڑھنے والوں پر اللہ کا کرم ہوا، اور انھوں نے بحمدہٖ تعالیٰ دیدارِ مصطفیٰ کی دولت پائی۔ ہمارے یہاں مشہور ہے کہ ایک شخص یہ درود ہر روز (۲۲۰۰۰) بائیس ہزار مرتبہ پڑھتا ہے، اور روزانہ محسن کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار سے شرف یاب ہوتا ہے۔

الحمد للہ! مجھے اس کی اِجازت وقراءت کا شرف حاصل ہے۔اور اس سے میرے مقاصد بھی پورے ہوئے ہیں، اور مرادیں بھی برآئی ہیں۔والحمد للہ رب العالمین۔

## فائدہ نمبر 126

ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ، پیر کی شب جدہ کے اندر میں نے سیدی الحبیب عبدالرحمٰن الکاف کی زیارت وملاقات کا شرف پایا۔ساتھ میں یہ اَربابِ محبت وسلوک بھی تھے: سید احمد بن

صالح الحامد، پسر عزیز محبّ عباس بن شیخ محمد باشیخ، اور فرزند ارجمند محبّ خالد باعباد۔

جب رنگ محفل بدلا اور وہ جوبن پر آ گئی، تو میں نے حبیب عبدالرحمٰن سے خواب میں دیدارِ مصطفیٰ کے حوالے سے اہل محبت کے درمیان مشہور ومعروف اِجازت طلب کی؛ چنانچہ انھوں نے فرمایا: میں مدینہ منورہ کی پر کیف فضاؤں میں تھا۔ ایک رات کی بات ہے کہ میں نے دیکھا کہ ایک شخص مجھ سے بات کررہا ہے، مگر نظر نہیں آرہا۔

باتوں کے درمیان اس نے مجھ سے پوچھا: کیا آپ نے کچھ اَچھے خواب دیکھے ہیں؟۔ میں نے کہا: نہیں۔ وہ کہنے لگا: (۲۰۰) دوسو مرتبہ 'أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ' پڑھ لیں۔ مزید کہا کہ میں آپ کو اس کی اِجازت دیتا ہوں۔

یہ سن کر نورِ نظر عباس نے پوچھا: کیا اس میں 'صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم' بھی ملالیا جائے؟ فرمایا: اگر یہ شامل کرلو، پھر تو بہت ہی بہتر ہے!۔

چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل میں ایسا ہی کیا، اور اُسے پڑھنے کے نتیجے میں دیدارِ مصطفیٰ کی سعادت نصیب ہوئی۔ والحمد للہ رب العالمین، وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 127

مدینہ منورہ کے اندر ہمارے برادرِ دینی محبّ عباس کا شیخ حاج ماء العیون محمد بویا کے ساتھ ملنے کا اِتفاق ہوا، اور انھیں اپنے جد امجد کی کتاب 'الستر الداهم للمذنب الهائم' سے اِس صیغے کی اِجازت مرحمت فرمائی :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَظْهَرِ أَسْرَارِكَ وَمَنْبَعِ أَنْوَارِكَ الدَّالِّ عَلَى حَضْرَةِ ذَاتِكَ صَلَاةً تَرْضَاهَا مَنَالُهُ مَا دَامَ مُوسٰى نَجِيًّا وَإِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَبِيْبًا.

جو شخص اس صیغۂ درود کو (۴۰) چالیس مرتبہ (۴۰) چالیس راتیں پڑھے، اُسے ضرور زیارتِ نبوی اور دیدارِ مصطفیٰ کی دولت نصیب ہوگی۔

شیخ عباس نے اس صیغے کی مجھے بالکل اسی طرح اِجازت دی جس طرح انھیں شیخ سے عنایت ہوئی تھی۔ چنانچہ جو مقصد تھا وہ حاصل ہوا، اور ساری تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں وہ جس چیز میں جو اور جیسے چاہے اِرادہ فرمائے۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم، والحمدللہ السمیع البصیر، وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد السراج المنیر والبشیر النذیر، وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 128

سرکارِ گرامی وقار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے شاد کام ہونے کے لیے ہماری کتاب 'الفتح التام للخاص والعام في الصلوٰة والسلام علیٰ خیر الأنام سیدنا محمد علیه الصلوٰة والسلام' کا مطالعہ بھی مجرب ومفید ہے۔ اس کی قراءت سے بہت سے لوگوں نے فتح کبیر اور خیر کثیر حاصل کرلی ہے۔ آپ بھی آگے بڑھیں، اُسے پڑھیں اور فضل خداوندی کا کرشمہ دیکھیں۔ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 129

ماہِ ربیع الاوّل ۱۴۰۹ھ شب دوشنبہ کی بات ہے، کہ میں خواب اور بیداری کی ملی جلی کیفیات سے دوچار تھا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اِس صیغۂ مبارکہ کا مجھ پر اِلقا ہوا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلىٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْجَمَالِ وَالْكَمَالِ وَأَرِنِي وَجْهَهُ الصَّبِيْحَ فِي الْحَالِ .

اور پھر مجھے اپنا مطلوب ومقصود پانے میں کامیابی نصیب ہوئی۔ اِسے (۱۰۰) سو مرتبہ، زیادہ سے زیادہ (۹۹۹) نوسو ننانوے مرتبہ پڑھا جائے۔ یہی عدد مجھے بتایا گیا

ہے۔ والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 130

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِفْتَاحِ الْمَعَارِفِ وَعَلیٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ عَدَدَ حَسَنَاتِ كُلِّ عَارِفٍ وَّغَارِفٍ .

شیخ احمد طیب بن بشیر اپنی کتاب ُسرالاسرار والصلوٰات الطیبۃ ٗصفحہ ۵۶ پر فرماتے ہیں کہ جو شخص مذکورہ درود شریف کی پابندی کرے، اس کی زندگی میں آسانیاں ہوں گی، قلب وباطن روشن ہو اُٹھیں گے، اور وہ کثرت کے ساتھ ذاتِ برکات سید کائنات علیہ التسلیمات کے دیدار وملاقات سے مشرف ہوگا۔ یہ بھی -الحمدللہ- مجرب وآزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 131

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاجْمَعْ بَيْنِي وَبَيْنَهٗ فِي الدُّنْيَا قَبْلَ الْاٰخِرَةِ فِي خَيْرٍ وَّلُطْفٍ وَّعَافِيَّةٍ .

یہ تحفۂ جمیلہ ہمیں سیدی شہاب الدین بن علی المشہور کے ذریعہ موصول ہوا۔ اِس مقصد عظیم کے حصول کے لیے یہ بہت ہی مجرب ہے۔ اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو، اور توفیق خیر سے نوازے۔ والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

## فائدہ نمبر 132

نیز دیدارِ مصطفیٰ کی دولت پانے کے لیے حبیب عبدالرحمٰن بن احمد بن عبداللہ الکاف کا عطا فرمودہ یہ صیغۂ مبارکہ بھی بڑا اہم اور مفید ہے :

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَ بَارِکْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِهِ بِعَدَدِ نِعَمِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهِ وَأَفْضَالِهِ .

یہ بھی - الحمدللہ - مجرب اور آزمودہ ہے۔

## فائدہ نمبر 133

سیدی احمد بدوی ابوفراج کا صیغہ 'شجرۃ الاصل النورانیۃ' مکمل پڑھا جائے۔ یہ درود قضاے حاجات، اور فتح مہمات کے لیے بہت ہی مجرب مانا گیا ہے۔ جب بھی کوئی اہم ضرورت درپیش ہو، یہ درود مسلسل تین روز تک نمازِ فجر کے بعد پوری توجہ کے ساتھ (۱۰۰) سو مرتبہ پڑھا جائے۔ یقیناً اس کی برکت سے مرادیں برآئیں گی، بلکہ اگر چاہ لے تو باذن اللہ پہاڑ بھی اپنی جگہ سے کھسک جائے گا۔

اور اگر دیدارِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشتاق ہے تو ستھرا کپڑا پہنے، پاک بستر لگائے، اور سوتے وقت تازہ وضو کرکے، اور غسل کرلے تو اور بہتر ہے، پہلے دو رکعت نماز اَدا کرے، اور پھر قبلہ رو، اپنے دائیں کروٹ، بستر ے پر لیٹے لیٹے (۱۰۰) سو مرتبہ اِس کا ورد کرے۔ اَخیر میں یہ پڑھے :

يَا مُحْسِنُ يَا مُجَمِّلُ ، اَرِنِي وَجْهَ نَبِيِّکَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ .

## فائدہ نمبر 134

حالت بیداری میں دیدارِ مصطفیٰ کا شرف حاصل کرنے کا نسخہ کیمیا۔ شب جمعہ مندرجہ ذیل درود (۱۰۰۰) ہزار مرتبہ پڑھا جائے :

اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ جَمِيْعَ أَذْكَارِ الذَّاكِرِيْنَ وَجَمِيْعَ صَلَوَاتِ

الْمُصَلِّيْنَ وَاجْعَلْ لِيْ جَمِيْعَ الأَذْكَارِ لِذِكْرِيْ وَجَمِيْعَ الصَّلَوَاتِ لِصَلاتِي عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ وَعَلىٰ آلِهٖ الْمُطَهَّرِيْنَ الْكَامِلِيْنَ .

اس کی اِجازت حبیب زین بن سمیط سے حاصل ہوئی۔اورانھوں نے شیخ تیجانی عبد الحمید تیجانی مصری سے پائی۔ ۲۷؍رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ۔

مرتب فوائد ہذا،اور اُمیدوارِ رحمت کردگار عرض گزار ہے کہ بتوفیق مولا جتنا ممکن ہوسکا اس کتاب کے اندر ہم نے فوائد جمع کردیے۔اور میں سمجھتا ہوں خاص اِس مبارک موضوع پر یہ اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ہے۔لہٰذا خیر وسعادت کے اِس موجیں مارتے سمندر سے اپنی قلبی پیاس کی سیرابی کا سامان کرنا نہ بھولیں۔بلاشبہ اعمال نیتوں پر موقوف ہوتے ہیں،اور ہر شخص اپنی نیت ہی کی بمقدار پاتا ہے۔

جس مقصد کو پانے کے لیے یہ کتاب ترتیب دی گئی ہے وہ مقصد بڑا عظیم وجلیل ہے۔ اس کی طلب وتجسس بس وہی کرسکتا ہے جس کی بصارت وبصیرت کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے حقیقی روشنی عطا کردی ہو۔جو دلِ بینا کا حامل ہوتا ہے، وہ بہت سی چیزوں کا کھلی آنکھوں مشاہدہ کرلیتا ہے۔

یوں ہی فائدہ نمبر انٹھانوے،ننانوے،ایک سوایک،اورایک سودووغیرہ کے تحت ہم نے کچھ چھوٹے فوائد بھی ذکر کیے ہیں جن کو رنگ عمل دینا،اور جن کو کرگزرنا کوئی مشکل اَمر نہیں،ایک تو ان کا حجم چھوٹا ہے،اور پھر تین ہی مرتبہ پڑھنا ہے۔

ہاں! کچھ ایسے بھی سعادت مند حضرات ہیں، جو بڑی عجیب شانوں کے حامل ہیں؛ کیوں کہ وہ بظاہر یہ سب فوائد ووظائف پڑھے بغیر ہی دیدارِ مصطفٰے کا شرف پالیتے ہیں۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ سرتاپا سنت محمدی کے رنگ میں رنگے ہوتے ہیں۔

لیکن ہرکوئی تو ایسے اِمتیازات کا مالک نہیں ہوتا!،ہمیں تو محنت اور جدوجہد ہی کرنی

ہے، اور زیادہ سے زیادہ اُس اِرشادِ نبوی کی روشنی میں عمل کرنا ہے، جو آپ نے کسی سائل کے جواب میں فرمایا تھا کہ 'اگر مزید کچھ بڑھالو تو تمہارے حق میں اور بہتر ہوگا'۔ کسی کہنے والے نے کتنے پتے کی بات کہی ہے ؎

زد إن ترد خيرا فإن صلاته

نعم من الله العظيم عظيم

یعنی جتنا ہو سکے، اس بارگاہِ عالی وقار میں صلوٰۃ وسلام کا تحفہ گزارتے رہو؛ کیوں کہ یہ درود اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، اور اللہ کی ہر نعمت 'عظیم ہوتی ہے۔

اِس لیے میں نے اپنا فرضِ منصبی سمجھا کہ عاشقانِ مصطفیٰ کے شوق وولولہ کو مہمیز لگا تا چلوں؛ تا کہ وہ درود وسلام کی تعداد بڑھاتے جائیں، (اور وہ کچھ دیکھ لیں جس کو دیکھنے کے لیے خالق نے یہ آنکھیں بنائی ہیں؛ ورنہ اُن کے جمالِ جہاں آرا کو دیکھے بغیر اِن آنکھوں کا مقصد ہی کیا ہے!)۔ اللہ کے فضل وکرم کی نہ کوئی حد ہے اور نہ ٹھکانا۔ نہ ہی وہ کسی کے ساتھ خاص ہے، بلکہ پروردگار جس کو چاہتا ہے اس سے حصہ عطا فرما دیتا ہے۔ اور وہی بے پایاں فضل کا تنہا مالک ہے۔

یہاں آکر میری یہ جمع وترتیب - بحمد اللہ - اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ نے محض اپنے فضل سے اس کی طباعت واِشاعت کے مرحلے بھی آسان فرما دیے۔ دعا ہے کہ پروردگارِ عالم اس کا نفع عام وتام فرمائے۔ اور اگر کسی کو اِس کتاب کے اندر کچھ سقم وخلل نظر آئے، تو وہ اس کی تصحیح وخانہ پُری کرنے کی کوشش کرے؛ کیوں کہ غلطی کرنا شیوۂ آدمیت ہے۔ جسے اس کتاب میں کچھ خیر وخوبی نظر آئے، قلب ونظر کے بند تالے کھل پڑیں، اور اَحوال بدل جائیں تو یہ محض اُس مالک ومولا کا کرم ہے، (میرا اپنا اس میں کچھ کمال نہیں)۔

خدا کرے میری یہ عاجزانہ کوشش بارگاہِ خداوندی میں محض اس کی رضا کے لیے شرفِ قبولیت سے ہمکنار ہو، سرکارِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرب وتعلق کا باعث

ہو، اور قیامت کے اُس لرزہ خیز دن کے لیے ذخیرہ بن جائے جس دن قلب سلیم کے سوا نہ کچھ مال کام آئے گا نہ کوئی اَولاد۔

والحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

حسن محمد عبداللہ شداد بن عمر باعمر

مترجم: محمد افروز قادری چریاکوٹی

**نوٹ:** اِس کتاب کے اِختتام پر نظم ونثر میں بہت سے مقتدر مشائخ کرام اور اکابر واَساطین اُمت کی تقریظات ثبت تھیں؛ مگر بخوفِ طوالت ہم نے قصداً اُنھیں حذف کردیا۔ یہاں صرف اُن مقرظین کے اَسماے گرامی کے ذکر پر اِکتفا کیا جاتا ہے، جسے دیکھنے کا شوق ہو وہ اَصل کتاب کی طرف رجوع فرمائیں:

شیخ عبدالقادر بن احمد السقاف۔ — شیخ حبیب احمد مشہور الحداد۔
شیخ ابوبکر علی المشہور۔ — شیخ محمد بن علوی المالکی الحسنی۔مکۃ المکرّمۃ
شیخ محمد بن احمد بن عمر شاطری۔ جدہ۔ — شیخ عبدالرحمٰن بن سالم البیض۔جدہ۔
شیخ کمال عمر اَمین۔مدینہ منورہ۔ — شیخ ہاشم العیدروس۔
شیخ عبداللہ سراج الدین۔ — شیخ موسیٰ عبدہ یوسف۔
شیخ عبدالقادر جیلانی سالم خرد۔ — شیخ صالح الشیخ العباسی۔حلب، شام۔
شیخ احمد البدوی شیخ بن شیخ عثمان البراوی۔ براوہ۔
شیخ عبدالرحمٰن بن احمد بن عبداللہ بن علی الکاف الہجرانی۔
شیخ علی بن عبداللہ حسین السقاف۔
شیخ محمد بن سعید بن عبداللہ بن سالم باعلوی۔مقدیشو۔
شیخ صالح حسین المسیلی۔ — شیخ علی موسیٰ تلمیذ شیخ عبدالرحیم۔

-: تمت و بالخیر عمت :-

وہ چہرہ آج بھی والضحیٰ کی تابانیاں لیے ہوئے ہے، اور وہ سرگیں آنکھیں آج بھی 'مازاغ' کی امین ہیں۔ دیکھنے والی آنکھوں کے سامنے کوئی پردہ نہیں ہوتا، وہ ہر رنگ میں محبوب کو پہچان لیتی ہیں۔ اور چشم گستاخ کے لیے پردہ ہی پردہ ہے، اور حجاب ہی حجاب!۔ ع: کافر کی نظر اور ہے مومن کی نظر اور

ایک دیکھنے والی آنکھ وہ بھی تھی جو حجاب موت کے پرے سے بھی آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ضیا بار کرنوں کو ہر شب دیکھتی رہی۔ اور بے نور آنکھیں تو اس وقت بھی چہرۂ حق نما دیکھنے سے محروم رہیں جب وہ مہر نبوت ٹھیک خط نصف النہار پر تھا۔ دل بیدار رکھنے والوں کا عالم تو یہ ہے کہ صدیاں گزر جانے کے بعد بھی لذت دید سے اُن کی آنکھیں سرشار ہیں، اور ایک لمحے کے لیے بھی اُس چہرۂ دل ربا سے دوری کا عذاب برداشت نہیں کر سکتیں، اور بے تابانہ کہہ اٹھتی ہیں کہ 'اگر وہ رخ روشن ایک لمحے کے لیے بھی ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جائے تو ہم اس لمحہ خود کو مومن تصور نہ کریں'۔ بلکہ اہل نظر اور دیدہ ور کے نزدیک تو معاملہ اس سے بھی آگے کا ہے، وہ تو حالت بیداری ہی میں اُس مکین گنبد خضرا ﷺ کی زیارت سے شرف یاب ہوتے رہتے ہیں؛ مگر کور چشموں اور ظاہر بینوں کو کوئی کیسے بتائے اور سمجھائے!۔